فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

تم میرے فرماں بردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا (آل عمران)

جہانِ مسعود

آر۔ بی۔ مظہری

ایم۔ اے۔ ایم فل

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ)

کراچی (پاکستان)

جہانِ مسعود

مرتبہ

آر۔ بی۔ مظہری
(ایم۔ اے، ایم۔ فل)
ریسرچ اسکالر سندھ یونیورسٹی
حیدرآباد۔ سندھ

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی
پاکستان

کتاب	جہانِ مسعود
مصنف	آر۔ بی۔ مظہری
تبییض	مولانا محمد مرید احمد چشتی سیالوی
کاتب	محمد الیاس صدیقی
طباعت	۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء
مطبع	
ناشر	ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی
اشاعت	اوّل
تعداد	۲ ہزار
قیمت	۲۵ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبۂ رضویہ، فیروز شاہ اسٹریٹ، آرام باغ، کراچی
فون نمبر ۲۳۹۷۱۴

۲۔ انٹرنیشنل پبلی کیشنز، ۱۹/سی ۲۲۶۲، جھورا مل لین
حیدرآباد سندھ فون نمبر ۲۶۰۶۱

اِنتَسابْ

حضرت مفتیِ اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ
رحمۃ اللہ علیہ (شاہی امام مسجد جامع فتحپوری، دہلی)
کے نام نامی جن کی تربیت اور دعاؤں کے طفیل
پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے زندگی کی منزلیں
طے کیں اور جن سے شرفِ بیعت حاصل کر کے
میری روحانی دنیا آباد ہوئی۔

مظہری

حرفِ اوّل

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ادارہ ہذا کے نہ صرف سرپرست اعلیٰ ہیں بلکہ جب سے یہ ادارہ جناب ریاست علی قادری کی قیادت میں قائم ہوا ہے ڈاکٹر صاحب کا علمی تعاون اسے حاصل رہا ہے۔ پیشِ نظر کتاب "جہانِ مسعود" میں انھیں کے حالات، اور علمی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ کتاب سندھ کی ایک پابندِ شرع، محقق، قلمکار محترمہ آر۔ بی۔ مظہری کی تحقیقی کاوش ہے۔ فاضلہ موصوفہ اس سے پہلے انڈیا آفس لندن کے ایک نادرِ روزگار مخطوطے پر سندھ یونیورسٹی میں تحقیقی کام کر چکی ہیں۔ اسی جامعہ سے انھوں نے امام احمد رضا پر ایم۔ فل کیا ہے۔ ایک اور تحقیقی مقالہ امام احمد رضا دنیائے صحافت میں بھی قلمبند کر چکی ہیں۔ جو "انوارِ رضا" میں شائع ہو چکا ہے۔

کتاب ہذا میں فاضلہ نے ڈاکٹر صاحب کے مجمل سوانحی خاکہ اور علمی خدمات کا جائزہ پیش کیا ہے۔ محترمہ آر۔ بی۔ مظہری نے یہ کام کئی برس پہلے مکمل کر لیا تھا لیکن کتاب کی طباعت ہوتے تک انھوں نے ایک ضمیمہ بھی تیار کر لیا جو آخر میں شامل کر دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب ایک طویل عرصہ سے امام احمد رضا کی شخصیّت اور علمی کارناموں پر جدید انداز میں مختلف جہتوں سے تحقیقی کام کر رہے ہیں انہوں نے اعلیحضرت کی عبقری شخصیّت کو نہ صرف ملکی بلکہ عالمی سطح پر روشناس کرانے کی عظیم اور بے لوث خدمت انجام دی ہے آج وہ امام احمد رضا پر ایک اتھارٹی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ادارہ ایسی عظیم ہستی کے حالاتِ زندگی اور علمی کارناموں سے قارئین کو متعارف کرانے کیلئے زیرِ نظر کتاب کو شائع کرانے کی سعادت حاصل کر رہا ہے

پروفیسر مجید اللہ قادری

معتمد

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

حرفِ آغاز

ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی شخصیت گزشتہ ۲۵ سالوں میں نہ صرف پاک و ہند بلکہ بیرونی ممالک میں بھی متعارف ہو چکی ہے، وہ قارئین کی نظر میں ایک محقق، مؤرخ اور قلمکار کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں مگر اکثر قارئین شخصیت کے مزید گوشے جاننا چاہتے ہیں اور اس کے لئے بے تاب ہیں، اس لئے اس سوانحی خاکے کی تدوین کی طرف توجہ کی گئی اور ایک دو سال کی طویل مدت میں حقائق و شواہد جمع کر کے کتابی شکل میں مرتب کئے گئے۔

شاید قارئین کرام کو تعجب ہو کہ صرف سوانحی خاکہ پیش کرنے پر کیوں اکتفا کیا گیا اور تفصیلاً عرض نہیں کیا گیا۔ ایسا اس لئے کیا گیا کہ سوانح نگار کی نظر میں تو شخصیت محجوب ہوتی ہے اصل چیز یہ ہے کہ شخصیت کے بارے میں دوسرے لوگ کیا کہتے ہیں تو دوسرے بہت سے حضرات کے تاثرات اس سوانحی خاکے کے باب نمبر ۲ میں جمع کر دیئے گئے ہیں، ان تاثرات اور دوسرے بہت سے حقائق سے شخصیت کے مختلف گوشے سامنے آجائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ قارئین کرام مزید تشنگی محسوس نہ کریں گے۔

پھر بھی اگر مزید کچھ جاننا چاہیں تو مندرجہ ذیل مآخذ سے رجوع کریں:

۱۔ پروفیسر محمد مسعود احمد : تذکرۂ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء

۲۔ مولانا محمد صدیق ہزاروی : تعارفِ علمائے اہلِ سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

۳۔ مولانا محمد عبدالستار قادری چشتی : مرآۃ التصانیف، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۰ء

۴۔ پروفیسر محمد عارف : ضمیمہ تذکرۂ مسعود، سیرت مجدد الف ثانی، ۱۹۸۳ء کراچی

۵۔ شاہجہاں بیگم : ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے نام ڈاکٹر غلام مصطفٰی خاں کے مطبوعہ خطوط مقالہ برائے ایم اے اردو) سندھ یونیورسٹی، حیدرآباد سندھ، ۱۹۸۰ء

۶۔ سلطانہ جہاں : پاکستانی یونیورسٹیوں کے ادباء، مقالہ برائے ایم اے اردو،

سندھ یونی ورسٹی حیدرآباد سندھ، ۱۹۶۶ء

۷۔ مولانا محمد احمد مصباحی : مقدمہ فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، مطبوعہ الٰہ آباد، ۱۹۸۱ء۔

۸۔ مولانا محمد یٰسین اعظمی : مقدمہ امام اہل سنت، مطبوعہ الٰہ آباد، ۱۹۸۱ء

۹۔ مولانا افتخار احمد قادری : مقدمہ گناہِ بے گناہی، مطبوعہ الٰہ آباد، ۱۹۸۱ء

۱۰۔ پروفیسر محمد اقبال مجددی : مآثر المعاصرین (زیر ترتیب)، لاہور، ۱۹۸۴ء

۱۱۔ کرن سنگھ : میرپور خاص کی ادبی سرگرمیاں، مقالہ برائے ایم اے اردو، سندھ یونیورسٹی برائے سال ۱۹۸۴ء

اس کتاب میں سوانحی حالات کے علاوہ ۱۹۵۷ء سے ۱۹۸۵ء کے درمیانی ۲۸ سالہ مدت کی علمی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے ۱۹۸۵ء کے بعد جو خدمات سامنے آئیں گی ان کو آئندہ ایڈیشنوں میں شامل کیا جاتا رہے گا۔

اس کتاب میں مختلف مآخذ سے مدد لی گئی ہے :۔

۱۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد اور دیگر حضرات کے تصانیف۔

۲۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے نام مختلف حضرات کے خطوط اور دیگر بہت سے خطوط۔

۳۔ پاکستان اور ہندوستان کے اخبارات، رسائل اور کتابیں وغیرہ۔

۴۔ اور خود ڈاکٹر محمد مسعود احمد سے بھی ذاتی طور پر استفادہ کیا گیا۔

مآخذ کی تفصیلی فہرست آخری باب میں دیدی گئی ہے۔

کتاب کی ترتیب اس طرح رکھی گئی ہے :۔

پہلے باب میں سوانحی اشارے ہیں ـــــ دوسرے باب میں علمی آثار کی تفصیلات ہیں ـــــ تیسرے باب میں بہت سے علماء و صوفیہ، پروفیسر و ڈاکٹر اور دانشوروں کے تأثرات ہیں ـــــ چوتھے باب میں ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے نام بہت سے فضلاء کے مکتوبات کو جمع کیا گیا ہے ـــــ اور پانچویں باب میں ان کتابوں، رسالوں اور اخباروں کا تفصیلی اشاریہ ہے، جن سے اس کتاب کی تدوین میں مدد لی گئی یا جن

میں ڈاکٹر محمد مسعود احمد کا کسی نہ کسی عنوان سے ذکر آیا ہے۔

دوسرے باب میں تصانیف اور تالیفات کے ساتھ ان کا مختصر تعارف کرایا گیا ہے۔ مگر مقالات و مضامین کے لیے یہ طرز اختیار نہیں کیا گیا، کیونکہ اس طرح کتاب حجم اور بڑھ جاتا اور یہ مرحلہ بھی دقت طلب تھا، اس کے لئے تمام مقالات و مضامین کا ایک مطالعاتی جائزہ لینا پڑتا ـــــ تیسرے باب میں باعتبارِ تاریخ و سنین منتخب تأثرات کو نقل کیا گیا ہے، حروفِ تہجی کا حساب نہیں رکھا گیا ـــــ تأثرات لکھنے والوں کا تعارف بھی ضروری تھا، مگر اس کام کیلئے محنت اور وقت کی ضرورت تھی، اس لئے یہ کام آئندہ پر چھوڑ دیا گیا، ـــــ اس طرح چوتھے باب میں بھی باعتبار تاریخ و سنین منتخب مکاتیب مرتب کیے گئے ہیں، یہاں بھی مکتوب منہم کے مختصر تعارف کی ضرورت تھی، مگر اس کو بھی آئندہ کیلئے چھوڑ دیا گیا اور صرف ایک سطری تعارف پر اکتفا کیا گیا ـــــ انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں مکاتیب و مضامین کے تعارفی نوٹس، تأثرات لکھنے والوں اور خطوط لکھنے والوں کا مختصر تعارف بھی شامل کر دیا جائیگا۔

ڈاکٹر صاحب کا حلقۂ احباب کافی وسیع ہے۔ دنیا کے تین سو سے زیادہ شہروں میں ان کے سینکڑوں عقیدت مند اور احباب پھیلے ہوتے ہیں۔ عالمی محققین سے انکی مراسلت بھی ہے۔ اس طرح علمی مکاتیب کا ایک عظیم ذخیرہ ان کے پاس محفوظ ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب کے نام صرف ایک محقق کے خطوط پر ایک فاضلہ نے کام کر کے ایم اے کیلئے سندھ یونیورسٹی میں مونو گراف پیش کیا تھا۔

ڈاکٹر صاحب زیادہ تر خلوت میں رہتے ہیں، جلوت میں بہت کم نظر آتے ہیں، پھر بھی سال میں دس، پندرہ تقریریں ضرور کرتے ہیں۔ اگر یہ تقاریر جمع کر لی جائیں تو دو تین جلدیں بن جائیں۔ اس کتاب میں ان تقاریر کی تفصیلات شامل نہیں کی گئیں کیونکہ اس کی تیاری میں وقت لگتا۔ آئندہ ایڈیشن میں یہ کمی پوری کر دی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ بہرحال تلاش و تحقیق کے بعد جو کچھ معلوم ہو سکا اور جو کچھ مل سکا وہ انتخاب و اختصار کے ساتھ قارئین کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ امید ہے یہ کتاب ہماری نوجوان

نسل کے لیئے مہمیز کا کام دیگی اور خصوصاً علمی اداروں کے اساتذہ اس سے یہ سبق حاصل کریں گے کہ وہ وقت جو بیکار باتوں میں ضائع کر دیا جاتا ہے۔ اگر اس سے کام لیا جائے اور اس کو نظم و ضبط کے ساتھ صرف کیا جائے تو زندگی میں بہت کیا جا سکتا ہے اور میر تقی میر کی اس نصیحت پر عمل کیا جا سکتا ہے ع

ایسا کچھ کر کے چلو یاں کہ بہت یاد رہو!

ڈاکٹر صاحب نے ثلث صدی میں جو کچھ کیا اور جو کچھ کر رہے ہیں یہ حیران کن ہے، لیکن اگر اسلاف کے نقشِ قدم پر چلا جاتے تو ایسے حیرت انگیز کام کیے جا سکتے ہیں۔ ہمارے اسلاف سراپا کردار تھے اور ہم سراپا گفتار ہیں۔ ہماری پوری تاریخ دوسری قوموں کے مقابلے میں حیرت انگیز ہے، مگر ہم غافل اور بے خبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اسلاف کے نقشِ قدم پر چلائے تاکہ ہم اور اہل ہمت بھی ایسا کام کر دکھائے جو ڈاکٹر صاحب نے کر دکھائے اور اپنے اسلاف کا نام روشن کر دیا۔ آمین۔

آخر میں جناب مولوی انوار احمد صاحب (کراچی) جناب فرید الدین صاحب (کراچی) جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری (صدر مرکزی مجلس رضا، لاہور) سید ریاست علی صاحب قادری (کراچی) جناب مولوی محمد مرید احمد چشتی (پنڈ دادنخان) کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ ان حضرات نے مسودے کی تبییض، فلموں کی تیاری، کتابت اور طباعت وغیرہ میں بھرپور تعاون کیا۔ مولائے کریم جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

مظہری

عکس

۱۔ ایم۔اے کی ڈگری جو سندھ یونیورسٹی (حیدرآباد، سندھ، پاکستان) کی طرف سے ڈاکٹر محمد مسعود احمد کو ۱۹۵۸ء میں دی گئی۔

۲۔ سلور میڈل جو ۱۹۵۸ء میں سندھ یونیورسٹی کی تمام جدید اور کلاسیکل زبانوں کے امتحانات میں اول آنے پر وائس چانسلر کی طرف سے دیا گیا۔

۳۔ گولڈ میڈل، جو ۱۹۵۸ء میں سندھ یونیورسٹی کے تمام ایم۔اے اور ایم ای ڈی کے امتحانات میں اوّل آنے پر چانسلر کی طرف سے دیا گیا۔

۴۔ پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری جو سندھ یونیورسٹی کی طرف سے ۱۹۷۱ء میں ڈاکٹر محمد مسعود احمد کو دی گئی۔

۵۔ سندھ یونیورسٹی حیدرآباد کی سابقہ عمارت کا شعبۂ اردو، جہاں ایم۔اے کی تعلیم مکمل کی۔

۶۔ مدرسہ عالیہ مسجد جامع فتح پوری، دہلی، جہاں سے ۱۹۴۰ء میں ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے اپنی تعلیم کا باقاعدہ آغاز کیا۔

۷۔ مسجد جامع فتح پوری، دہلی کی محراب اور مغربی دالانوں کا ایک منظر۔

۸۔ ایس۔اے۔ایل گورنمنٹ ڈگری کالج، میرپور خاص (ضلع تھرپارکر سندھ) جہاں سے ۱۹۵۸ء میں ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے اپنی ملازمت کا آغاز کیا۔

۹۔ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان (صدر شعبۂ اردو، سندھ یونیورسٹی) کا صداقت نامہ جو ۱۹۷۰ء میں ڈاکٹر محمد مسعود احمد کو ان کی تعلیمی، تصنیفی اور تحقیقی خدمات کے اعتراف کے طور پر دیا گیا۔

۱۰۔ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان (صدر شعبۂ اردو، سندھ یونیورسٹی) کا صداقت نامہ جو ۱۹۷۶ء میں ڈاکٹر محمد مسعود احمد کو ان کی علمی خدمات کے اعتراف کے طور پر دیا گیا۔

تمغات وسندات

UNIVERSITY OF SIND

MASTER OF ARTS (By THESIS)

1958

This is to certify that Mr Muhammad Masood Ahmed S/o Mufti Muhammad Mazharullah having been examined in 1958, was found qualified for the Degree of Master of Arts (By Thesis).

in URDU

Class First

Registrar,
University of Sind.

Chancellor,
University of Sind.

Hyderabad Sind. Dated 5th February, 1959.

M.A.
ALL

University of Sind

Book No. Certificate No.

Mr./Miss Muhammad Masood Ahmed S/o Mufti Muhammad Mazharullah

is awarded a *Medal/Chem* ~~Medal~~ for securing highest number of

marks amongst all candidates at *M.A. (All the Modern and Classical Languages)*

Examinations held in the year *195[illegible]*.

Hyderabad (W. Pak).

Date ....

Mohammad Husain

Assistant Registrar,
University of Sind.

M.M.

University of Sind

Book No. 1 Certificate No. 14

Mr. ~~Mrs.~~ Muhammad Masood Ahmed S/o Mufti Muhammad Mazharullah

is awarded ~~a Medal~~ Chancellor's Medal for securing highest number of

marks amongst all candidates at All the M.A. and M.Ed.

Comm[illegible] 19[illegible]

[illegible]

~~Assistant~~ Registrar,
University of Sind.

[illegible] (W. P.)

UNIVERSITY OF SIND

DOCTOR OF PHILOSOPHY

1971

This is to certify that Mr. Muhammad Masud Ahmad S/o. Mufti Muhammad Mazharullah Farooqi having been found to be duly qualified on examination of his thesis on "Urdu Men Qurani Tarajim Wa Tafaseer" was admitted to the Degree of Doctor of Philosophy in Urdu in this University in the year 1971.

Ahmed Ali		Raana Liaquat Ali Khan
Registrar,	Vice-Chancellor,	Chancellor,
University of Sind.	University of Sind.	University of Sind.

University of Sind, Sind (Pakistan). Dated 5th February, 1974.

١٨

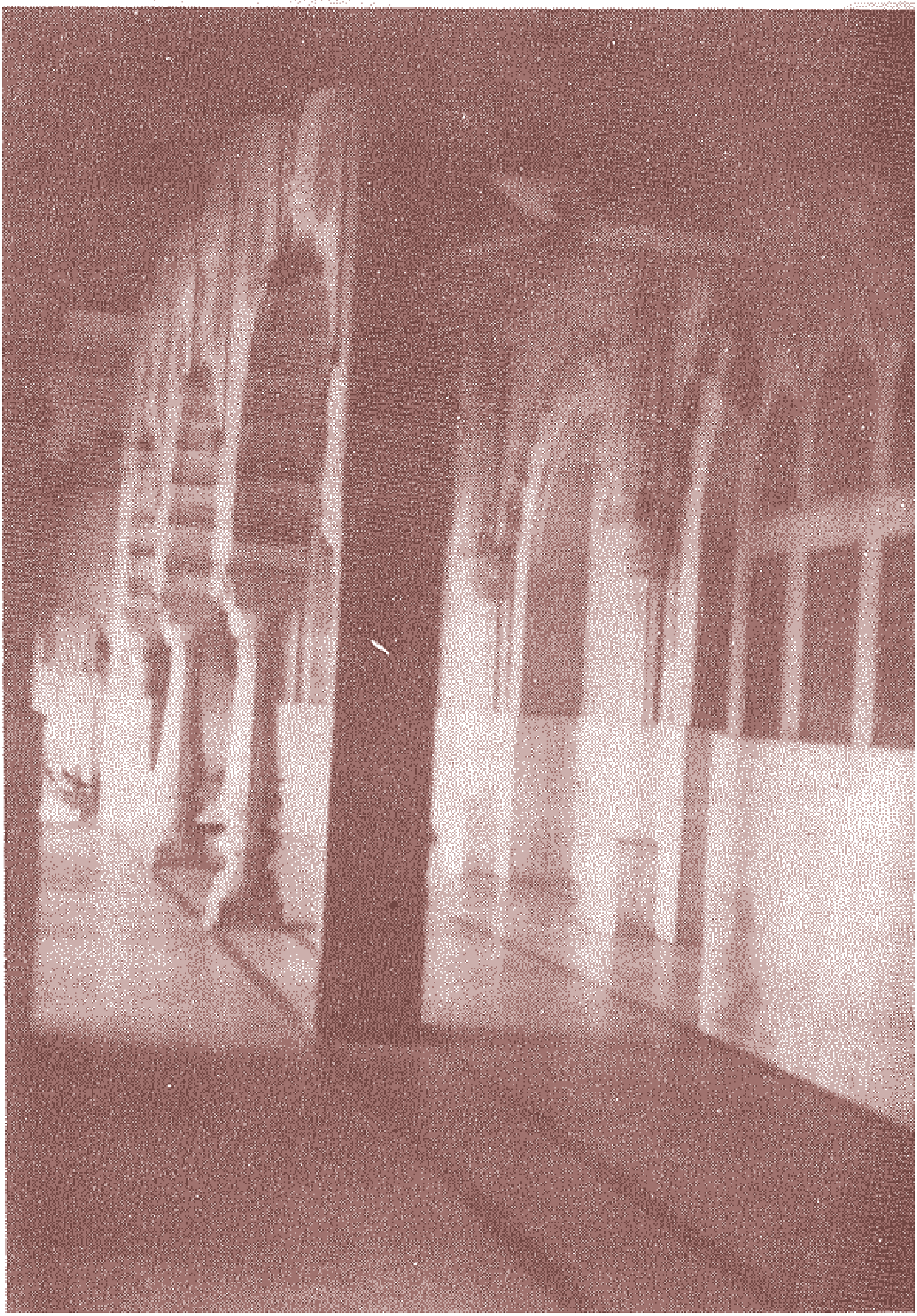

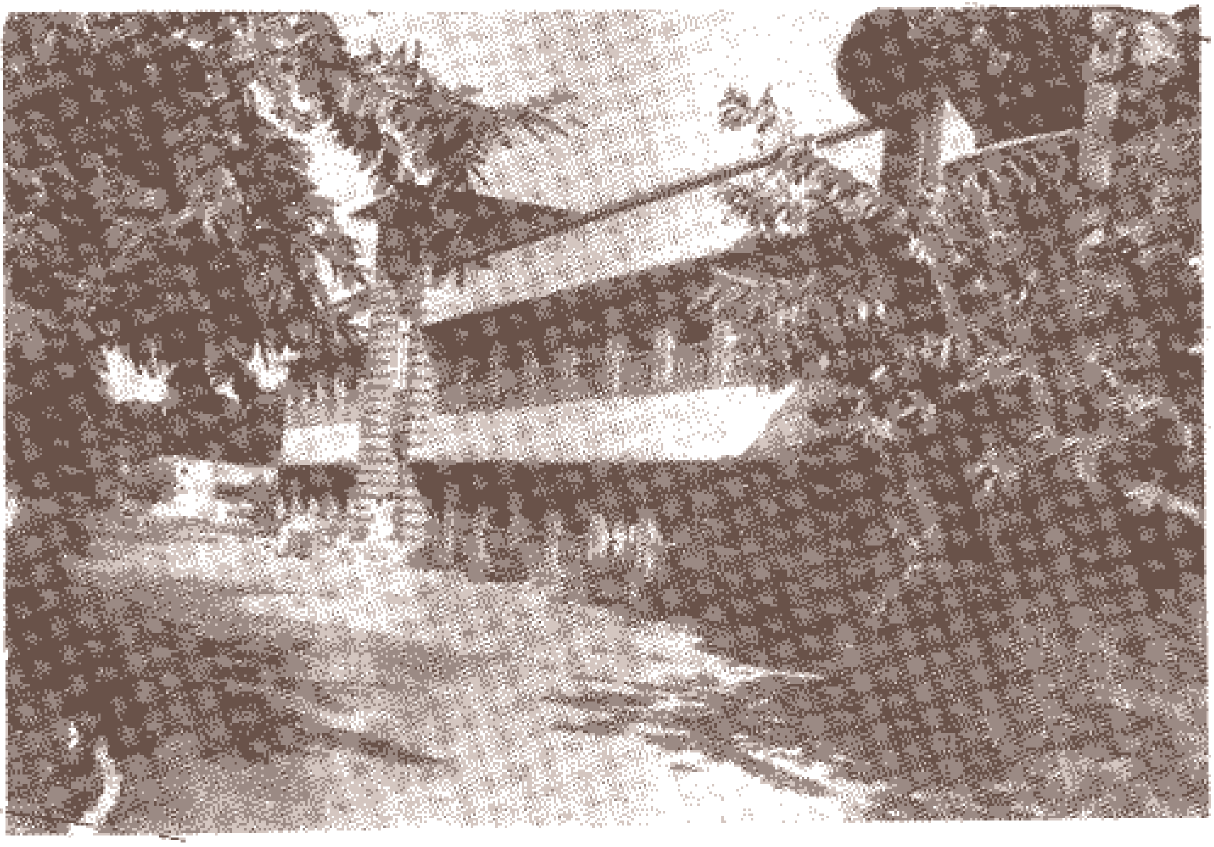

PROFESSOR
Ghulam Mustafa Khan
M.A., LL.B., Ph.D., D.Litt.
HEAD OF THE DEPARTMENT OF URDU

UNIVERSITY OF SIND
HYDERABAD

Dated ' February 1971

Certified that Mr. Mohammad Masood Ahmad, having passed his M.A. (Urdu) in the First Class (First position and winner of Gold Medal), has now been awarded Ph.D. degree in Urdu, on his meritorious work, entitled : اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر

It is my proud privilege to say that he is one of the top-most Research Scholars of the country — having published several works and a number of high-ranking articles. I wish him all success in life.

— Ghulam Mustafa Khan

PROFESSOR
Ghulam Mustafa Khan
M.A., LL.B., Ph.D., D.Litt.

2, OLD UNIVERSITY CAMPUS,
HYDERABAD, SIND.

Dated 10.9.76

Certified that Dr. M. Masood Ahmad has been my student in his M.A. classes and taken guidance in his PH.D. thesis. He had topped the list of M.A. students and was awarded a gold medal for the same.

He is a Professor of Urdu and a very efficient teacher of the students for several graduate and post-graduate levels. He is now again a Principal in a Government College of Sind. He is an author of several meritorious works and a jewel of our University. Personally I take pride in him and in his career.

He belongs to a very learned and respectable family and bears excellent moral character. With full confidence I can present him before any august body of learning.

Ghulam Mustafa Khan

فہرست

پہلا باب ——— حیات،

دوسرا باب ——— آثارِ علمیہ،

تیسرا باب ——— تأثرات،

چوتھا باب ——— مکتوبات،

پانچواں باب ——— اشاریات،

پہلا باب

حیات

۱ خاندان

۲ تعلیم

۳ تدریسی خدمات

۴ اِمتحانی خدمات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام:- محمد مسعود احمد

والد ماجد:- مفتیٔ اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ، دہلوی، شاہی امام مسجد جامع فتح پوری، دہلی (بھارت)

سلسلۂ نسب:- صدیقی [1]

والدۂ ماجدہ:- سیدہ عائشہ بیگم بنت شیرِ اسلام سید واحد علی شاہ

سلسلۂ نسب:-

سنہ ولادت و مقام ولادت:-

(الف) سن ولادت، ۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۰ء

(ب) مقام ولادت، دہلی (بھارت)

مسلک:- سنی (حنفی)

مشرب:- نقشبندی مجددی،

نسب:- (۱) صدیقی (والد کی جانب سے)

(۲) سید (والدہ کی جانب سے)

ددھیالی اکابر

(الف) مفتی محمد مسعود شاہ محدث دہلوی ـــــــ پردادا

(استاد حضرت سید صادق علی شاہ مکان شریفی و شیخ طریقت مولانا محمد رکن الدین شاہ الوری)

---

[1] محمد مسعود شاہ محدث دہلوی: درۃ الیتیم فی قرآن العظیم، مصنفہ ۱۲۸۵/۱۸۸۱ء مطبوعہ دہلی
محمد مسعود شاہ محدث دہلوی: رسالہ وجدیہ، مکتوبہ ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء، قلمی دہلی،

(ب) مفتی محمد سعید دہلوی ـــــــــــ دادا
(ج) مفتی عبد المجید دہلوی ثم الاجمیری ـــــ برادر جد امجد

ننھیالی اکابر

(الف) شیرِ اسلام مولانا سید واحد علی شاہ دہلوی ـــــ نانا
(ب) فخرِ اسلام مولانا سیّد نیاز علی شاہ دہلوی ـــــ پرنانا

شیوخِ طریقت

(الف) مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی، شاہی امام مسجد فتحپوری، دہلی ـــ شیخِ طریقت سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ
(ب) مفتی محمد محمود شاہ الوری ـــ شیخِ مجاز سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ (حیدرآباد، سندھ)
(ج) پیر زین العابدین شاہ گیلانی ـــــ شیخِ مجاز سلسلۂ عالیہ قادریہ (لوارئی شریف، سندھ)

اکابر شیوخِ طریقت سلسلۂ نقشبندیہ

۱۔ امام علی شاہ (مکان شریف)
۲۔ شاہ محمد مسعود محدث دہلوی
۳۔ سیّد صادق علی شاہ (مکان شریف)

اکابر شیوخِ طریقت، سلسلۂ قادریہ

۱۔ شیخ محمد سالم (بغداد شریف)
۲۔ شیخ احمد بن مختار (طائف شریف)

۳۔ شیخ احمد شرف الدین،
۴۔ شیخ مصطفیٰ قادری،
۵۔ شیخ محمدؒ،

خلفاء

مولانا ڈاکٹر محمد سعید احمد ـــــ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ خواجہ باقی اللہ علیہ الرحمہ، دہلی۔

مولانا مفتی محمد مکرم احمد ـــــ شاہی امام وخطیب مسجد جامع فتحپوری دہلی

جناب جاوید اقبال مظہری، کراچی

برادران

۱۔ مفتی محمد مظفر احمد مرحوم
۲۔ مفتی محمد مشرف احمد مرحوم
۳۔ مولانا محمد احمد مرحوم
۴۔ مولانا محمد منوّر احمد مرحوم
۵۔ مولانا محمد منظور احمد مرحوم
۶۔ ڈاکٹر مولوی محمد سعید احمد

ہمشیرگان و برادران نسبتی

۱۔ اختر بیگم، زوجہ مفتی محمد محمود احمد الوری مدظلہ العالی (حیدرآباد سندھ)
۲۔ فاطمہ بیگم، زوجہ حافظ قاری سید حفیظ الرحمٰن علیہ الرحمہ (بھاول پور)
۳۔ عائشہ بیگم، زوجہ مولوی شفیق احمد علیہ الرحمہ (کراچی)
۴۔ آمنہ بیگم، زوجہ حاجی محمد عبدالخالق علیہ الرحمہ (حیدرآباد سندھ)
۵۔ خدیجہ بیگم مرحومہ،

۶۔ صدیقہ بیگم، زوجہ مرزا فریدالدین بیگ (دہلی)
۷۔ امینہ بیگم، زوجہ عبدالعزیز صدیقی (اندور)
۸۔ سعیدہ بیگم مرحومہ
۹۔ نسیمہ بیگم، زوجہ محمد نسیم صاحب (دہلی)

پاکستان ہجرت — ۱۳۶۸ھ / ۱۹۴۸ء

نکاح مسنون

۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ مطابق
۲ اگست ۱۹۶۴ء کراچی (پاکستان)
سیّدہ نعیمہ بیگم بنت سید مظہر علی مرحوم

سسرالی اکابر

۱۔ حکیم سیّد بو علی دہلوی
۲۔ ڈپٹی سید اکبر علی (ڈپٹی کلکٹر انہار)
۳۔ حکیم سیّد قاسم علی دہلوی، ۴۔ سیّد امیر علی (ڈسٹرکٹ جج)
۵۔ حکیم سید صادق علی دہلوی، ۶۔ حکیم سید جعفر علی دہلوی۔
۷۔ سید وزیر علی (وزیر ریاست نابھہ، ہند)

اولاد

۱۔ آنسہ کوکب جہاں، (ولادت ۲۴ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ / ۱۴ جولائی ۱۹۶۶ء)
۲۔ آنسہ ثروت جہاں، (ولادت ۱۲ شعبان ۱۳۸۸ھ / ۴ نومبر ۱۹۶۸ء)
۳۔ محمد مسرور احمد، (ولادت ۱۱ شوال ۱۳۹۰ھ / ۱۱ دسمبر ۱۹۷۰ء)
۴۔ سعدیہ بیگم (ولادت ۲۳ محرم ۱۳۹۵ھ / ۵ فروری ۱۹۷۵ء

مستقل رہائش

کراچی، پاکستان!

(۲/۱۷۔سی، پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی، کراچی۔۲۹)

تعلیم و تربیت

ڈپلوما/ڈگری

ڈپلوما/ڈگری	جامعہ	سال
۱۔ فاضل فارسی	مشرقی پنجاب یونیورسٹی، سولن	۱۳۶۸ھ/۱۹۴۸ء
۲۔ میٹریکولیشن	پنجاب یونیورسٹی، لاہور	۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ء
۳۔ فاضل اردو	پنجاب یونیورسٹی، لاہور	۱۳۷۳ھ/۱۹۵۳ء
۴۔ انٹرمیڈیٹ	″ ″	۱۳۷۳ھ/۱۹۵۳ء
۵۔ بی۔اے	″ ″	۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء
۶۔ ایم۔اے	سندھ یونیورسٹی، حیدرآباد سندھ	۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء
۷۔ پی۔ایچ۔ڈی	″ ″	۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء

انعامات و تمغات

انعام/تمغہ	جامعہ	سال
۱۔ پہلا انعام	مقابلہ مضمون نویسی، سندھ یونیورسٹی، حیدرآباد، سندھ	۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء
۲۔ سلور میڈل (نقرئی تمغہ)	سندھ یونیورسٹی حیدرآباد، سندھ (یونیورسٹی کے جدید اور کلاسیکل زبانوں کے امتحانات میں اوّل آنے پر)	۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء
۳۔ گولڈ میڈل (طلائی تمغہ)	سندھ یونیورسٹی حیدرآباد، سندھ (یونیورسٹی کے تمام ایم اے اور ایم۔ای۔ڈی کے امتحانات میں اوّل آنے پر)	۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء

درس نظامیہ

ممتاز اساتذہ علوم قدیمہ و جدیدہ	مدرسہ	مدت
۱۔ مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی	مسجد جامع فتحپوری دہلی	۱۹۳۴ء تا ۱۹۴۴ء ۱۳۵۳ء تا ۱۳۶۴ء
۲۔ مولانا محمد شریف اللہ	مدرسہ عالیہ مسجد فتحپوری، دہلی	۱۳۵۹ / ۱۹۴۰ء ۱۳ر شوال / ۱۶ر ستمبر
۳۔ مولانا اشفاق الرحمٰن	″	
۴۔ مولانا ولایت احمد	″	
۵۔ مولانا عبدالرحمٰن	″	
۶۔ مولانا سجاد حسین	″	
۷۔ مولانا عبدالقادر	″	تا
۸۔ مولانا ناصر خلیق	″	۱۳۶۴ھ / ۱۹۴۴ء
۹۔ مولانا عبدالحنان	دارالعلوم نعمانیہ، دہلی	

علومِ شرقیہ

۹۔ مولانا محبوب الٰہی	اورینٹل کالج دہلی	۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۵ء
۱۰۔ مولانا محمد ادریس	″	تا ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۷ء
۱۱۔ مولانا عبدالسمیع	ادارہ شرقیہ دہلی	۱۳۶۸ھ / ۱۹۴۸ء

علومِ جدیدہ

۱۲۔ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفٰے خان	سندھ یونیورسٹی حیدرآباد (سندھ)	۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۶ء
۱۳۔ پروفیسر غلام مرتضیٰ	″	
۱۴۔ پروفیسر ڈاکٹر خان رشید اللہ خاں	″	
۱۵۔ پروفیسر ڈاکٹر سید سخی احمد ہاشمی	″	تا ۱۳۷۸ھ / ۱۹۵۸ء
۱۶۔ پروفیسر عبدالرشید	حیدرآباد	۱۹۵۰ء تا ۱۹۵۱ء

اساتذۃ الاساتذہ

۱۔ مفتی محمد مسعود شاہ، محدث دہلوی
۲۔ پروفیسر مولانا ضیاء احمد بدایونی
۳۔ پروفیسر مولانا سید سلیمان اشرف بہاری
۴۔ مولانا احسن مارہروی
۵۔ پروفیسر مولانا ابوبکر شیث
۶۔ مولوی رشید احمد گنگوہی
۷۔ مولوی محمود حسن دیوبندی
۸۔ مولوی انور شاہ کشمیری
۹۔ مفتی اعزاز علی دیوبندی۔
۱۰۔ مولوی حسین احمد دیوبندی

تقرری اور سلیکشن

عہدہ	مجاز ادارہ یا شخص	سال تقرری
(الف) لیکچرر (عارضی)	ناظم تعلیمات صوبہ سندھ کراچی	۱۳۷۸ھ / ۱۱ اگست ۱۹۵۸ء
(ب) لیکچرر کلاس II	سلیکشن، پاکستان پبلک سروس کمیشن، لاہور۔	۱۳۷۸ھ / ۱۹۵۸ء
	تقرری: گورنر مغربی پاکستان لاہور	۱۳۷۸ھ / ۱۹۵۸ء
(ج) پروفیسر کلاس I (جونیئر)	سلیکشن: مغربی پاکستان پبلک سروس کمیشن لاہور تقرری: گورنر مغربی پاکستان	۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء

عہدہ	مجاز ادارہ یا شخص	سالِ تقرری
(د) پرنسپل گورنمنٹ کالج، لورالائی (بلوچستان)	ناظمِ تعلیمات بلوچستان کوئٹہ	۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء
(ھ) پرنسپل گورنمنٹ کالج، ٹنڈو محمد خاں (سندھ)	گورنر مغربی پاکستان، لاہور	۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء
(و) پرنسپل گورنمنٹ کالج کیپرو (سندھ)	سکریٹری تعلیمات، حکومت سندھ، کراچی	۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء
(ز) پرنسپل گورنمنٹ کالج مِٹھی (سندھ)	سکریٹری تعلیمات، حکومت سندھ کراچی	۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء
(ح) پرنسپل گورنمنٹ سائنس کالج، سکرنڈ (سندھ)	سکریٹری تعلیمات، حکومت سندھ کراچی	۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء
(ط) پروفیسر کلاس I (سینئر) گریڈ — ۱۹	گورنر سندھ و وزارت تعلیمات حکومت سندھ کراچی	۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

تدریس

نام کالج	مدتِ تدریس
(الف) ایس اے ایل گورنمنٹ ڈگری کالج، میرپور خاص (ضلع تھرپارکر، پاکستان) (بحیثیت لیکچرر و صدر شعبۂ اردو)	سنہ ۱۳۷۸ھ تا سنہ ۱۳۸۶ھ / سنہ ۱۹۵۸ء تا سنہ ۱۹۶۶ء
(ب) گورنمنٹ ڈگری کالج، کوئٹہ (بلوچستان) (بحیثیت پروفیسر شعبۂ اردو)	سنہ ۱۳۸۶ھ تا سنہ ۱۳۹۰ھ / سنہ ۱۹۶۶ء تا سنہ ۱۹۷۰ء
(ج) گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹنڈو محمد خاں (ضلع حیدرآباد) (بحیثیت پرنسپل و پروفیسر)	سنہ ۱۳۹۰ھ تا سنہ ۱۳۹۴ھ / سنہ ۱۹۷۰ء تا سنہ ۱۹۷۴ء

مدت تدریس	نام کالج
۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء	(د) گورنمنٹ کالج، کھپرو (ضلع تھرپارکر، سندھ) (بحیثیت پرنسپل)
۱۳۹۴ھ تا ۱۳۹۸ھ، ۱۹۷۴ء تا ۱۹۷۸ء	(ھ) گورنمنٹ کالج، مٹھی (ضلع تھرپارکر، سندھ) (بحیثیت پرنسپل)
۱۳۹۸ھ تا ۱۳۹۹ھ، ۱۹۷۸ء تا ۱۹۸۰ء	(و) گورنمنٹ سائنس کالج، سکرنڈ، (ضلع نوابشاہ، سندھ) (بحیثیت پرنسپل)
۱۳۹۹ھ / ۱۹۸۰ء سے تاحال	(ز) گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ (سندھ) (بحیثیت پرنسپل)

ریویور، ممتحن، ممبر بورڈ آف اسٹڈیز

سال	برائے	مجاز ادارہ یا اشخاص
۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء	کتب نصاب اردو	ا۔ ریویور، نظامت تعلیمات، کراچی
		ب۔ ممبر بورڈ آف اسٹڈیز،
۱۳۸۰ھ تا ۱۴۰۲ھ، ۱۹۶۰ء تا ۱۹۸۲ء	تدوین نصاب اردو بی اے، ایم اے (اردو)	سندھ یونیورسٹی حیدرآباد (سندھ)
		(ج) ممتحن،
۱۳۸۰ھ تا ۱۴۰۰ھ، ۱۹۶۰ء تا ۱۹۸۰ء	امتحانات بی اے اور ایم اے	ا۔ سندھ یونیورسٹی، حیدرآباد (سندھ)
۱۳۸۹ھ / ۱۹۶۹ء	امتحانات بی۔ اے	۲۔ پنجاب یونیورسٹی، لاہور
۱۳۸۲ھ تا ۱۴۰۴ھ، ۱۹۶۲ء تا ۱۹۸۴ء	امتحانات ایف اے اور ادیب عالم	۳۔ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، حیدرآباد، سندھ
۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء	امتحانات ایف اے	۴۔ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، کوئٹہ
۱۴۰۱ھ تا ۱۴۰۴ھ، ۱۹۸۱ء تا ۱۹۸۴ء	امتحانات پی سی ایس	۵۔ پبلک سروس کمیشن، حیدرآباد

۶. گورنر مغربی پاکستان — امتحان کلاس ون افسران بلوچستان سنہ ۱۳۸۸ھ / سنہ ۱۹۶۸ء

۷. مرکزی وزارت مذہبی امور اسلام آباد — مقابلہ کتب سیرت انگریزی سنہ ۱۴۰۳ھ / سنہ ۱۹۸۳ء

نگرانِ امتحانات اور افسر مجاز برائے امتحانات

مجاز ادارہ یا اشخاص	برائے	سال
بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ ایجوکیشن، حیدرآباد (سندھ)	امتحانات میٹرک اور ایف۔اے وغیرہ	سنہ ۱۴۰۱ھ / سنہ ۱۹۸۰ء

(د) نگران امتحانات:

۱. بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، حیدرآباد (سندھ)	امتحانات ایف۔اے	سنہ ۱۴۰۰ھ تا سنہ ۱۴۰۴ھ / سنہ ۱۹۸۰ء تا سنہ ۱۹۸۴ء
۲. سندھ یونیورسٹی، جام شورو حیدرآباد	امتحانات بی۔اے اور ایم۔اے وغیرہ	سنہ ۱۴۰۱ھ تا سنہ ۱۴۰۴ھ / سنہ ۱۹۸۱ء تا سنہ ۱۹۸۴ء

متفرقات:

۱. پریذائڈنگ آفیسر	انتخابات بنیادی جمہوریت، پاکستان	سنہ ۱۳۸۴ھ / سنہ ۱۹۶۴ء
۲. انچارج کنٹرول روم میرپورخاص	پاک بھارت جنگ	سنہ ۱۳۸۵ھ / سنہ ۱۹۶۵ء
۳. ممبر ایجوکیشنل کونسل (تھرپارکر۔ سندھ)	صوبہ سندھ	سنہ ۱۳۹۴ھ / سنہ ۱۹۷۴ء
۴. ریٹرننگ آفیسر، بلدیاتی انتخابات تعلقہ سکرنڈ (ضلع نواب شاہ)	صوبہ سندھ	سنہ ۱۳۹۹ھ / سنہ ۱۹۷۹ء
۵. صدر ریجنل لیکچرار ایسوسی ایشن، حیدرآباد ریجن		———

سفارشات

سفارش یا نامزدگی برائے	سفارش کنندہ	ماہ و سال
۱۔ ممبر نیشنل کمیٹی برائے نصاب تعلیم حکومت پاکستان اسلام آباد،	ناظم تعلیمات حیدرآباد ڈیژن، حیدرآباد سندھ	۱۹۸۰ء
۲۔ ممبر ایکسپرٹ کمیٹی کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی جدہ (سعودی عرب)	″ ″	جنوری ۱۹۸۱ء
۳۔ مصحح مسوّدات کتب نصاب (برائے جماعت ہائے یازدہم و دوازدہم)	″ ″	جنوری ۱۹۸۱ء
۴۔ کتب نصاب کی تعلیم پر تحقیقی مطالعہ	″	اپریل ۱۹۸۱ء
۵۔ پریذیڈنٹ ایوارڈ حکومت پاکستان	″	۱۹۸۲ء
۶۔ چیئر ان اردو اینڈ پاکستان اسٹڈیز، یونیورسٹی آف اردن (اومان)	″	فروری ۱۹۸۲ء
۷۔ قائد اعظم چیئر ان اردو اینڈ پاکستان اسٹڈیز، یونیورسٹی آف رباط (مراکش)	″	نومبر ۱۹۸۲ء
۸۔ علامہ اقبال فیلوشپ، ہیڈل برگ یونیورسٹی (مغربی جرمنی)	″	اگست ۱۹۸۳ء
۹۔ علامہ اقبال فیلوشپ کیمبرج یونیورسٹی، کیمبرج (انگلینڈ)	″	فروری ۱۹۸۴ء
۱۰۔ سول ایوارڈ، حکومت پاکستان	″	۱۹۸۵ء
۱۱۔ ریذیڈنٹ ڈائریکٹر، نظامت تعلیم بالغان۔ کراچی،	″	۱۹۸۵ء
۱۲۔ آرڈر آف امتیاز، حکومت پاکستان	″	۱۹۸۵ء

سفارش یا نامزدگی برائے	سفارش کنندہ	ماہ و سال
۱۳- ممبر کمیٹی برائے قومی زبان اُردو بحیثیت ذریعہ تعلیم حکومت پاکستان	ناظم تعلیمات حیدرآباد سندھ حیدرآباد سندھ	فروری ۱۹۸۵ء
۱۴- اسسٹنٹ پروفیسر اردو اینڈ پاکستان اسٹڈیز میک گل یونیورسٹی کینیڈا	،، ،،	مئی ۱۹۸۵ء

کانفرنسوں میں دعوت اور شرکت

سال	مقام	کانفرنس
سنہ ۱۳۸۳ھ/سنہ ۱۹۶۳ء	سندھ یونیورسٹی حیدرآباد	۱۔ "آل پاکستان اسلامک اسٹڈیز کانفرنس"۔ نوٹ: اس کانفرنس میں مندرجہ ذیل عنوان پر تحقیقی مقالہ پیش کیا۔ "بارھویں صدی ہجری میں قرآن پاک کے تراجم و تفاسیر"۔
		(یہ مقالہ سہ ماہی نوائے ادب (بمبئی) کے شمارے جولائی سنہ ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا)
سنہ ۱۹۷۳ء تا سنہ ۱۹۷۳ء ۱۲ مارچ ۱۷ مارچ	لاہور	۲۔ "جشن صد سالہ پنجاب یونیورسٹی" اورینٹل کالج
سنہ ۱۳۹۵ھ/سنہ ۱۹۷۵ء	کراچی یونیورسٹی کراچی	۳۔ "فرسٹ نیشنل کانفرنس برائے فروغِ عربی"
سنہ ۱۳۹۸ھ/سنہ ۱۹۷۸ء	بریڈ فورڈ (انگلستان)	۴۔ "سیکنڈ ورلڈ کانفرنس ورلڈ اسلامک مشن"
سنہ ۱۳۹۸ھ/سنہ ۱۹۷۸ء	اسلام آباد	۵۔ "انٹرنیشنل سیرت کانفرنس"
سنہ ۱۴۰۰ھ/سنہ ۱۹۸۰ء	اسلام آباد	۶۔ "بین الاقوامی کانفرنس برائے تقریبات پندرھویں صدی ہجری"[1]
سنہ ۱۴۰۲ھ/سنہ ۱۹۸۲ء	تھیوسوفیکل ہال کراچی	۷۔ امام احمد رضا کانفرنس
۷ دسمبر ۱۹۸۳ء/۱۴۰۳ھ	انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل، کراچی	۸۔ امام احمد رضا کانفرنس
دسمبر ۱۹۸۳ء/۱۴۰۳ھ	اسمبلی ہال، اسلام آباد	۹۔ سیرت کانفرنس[2]
۱۹ تا ۲۲ مئی سنہ ۱۹۸۴ء/سنہ ۱۴۰۴ء	کری کولم ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ سینٹر، جام شورو (سندھ)	۱۰۔ نیشنل کمیٹی برائے تدوین نصاب
۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء	شیرٹن ہوٹل، کراچی	۱۱۔ سندھی ادبی عالمی کانفرنس
۹ جون ۱۹۸۴ء/۱۴۰۴ھ	کراچی	۱۲۔ تعلیم بالغان کانفرنس
۲۴ جون ۱۹۸۴ء/۱۴۰۴ھ	شیرٹن ہوٹل	۱۳۔ تقریب رونمائی کیسٹ "کنزالایمان"

[1] اس کانفرنس کیلئے مندرجہ ذیل عنوان پر ۷ ہزار الفاظ پر مشتمل ایک تحقیقی مقالہ پیش کیا۔ "مولانا احمد رضا خاں بریلوی بحیثیت سیاست دان"۔ [2] اس کانفرنس میں ایک تحقیقی مقالہ بعنوان "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم نظام معیشت" پڑھا۔ مظہری۔

دوسرا باب

آثارِ علمیہ

۱ ——— تصنیفات

۲ ——— تالیفات

۳ ——— تراجم

۴ ——— مقالات

۵ ——— مضامین

۶ ——— مقدمات

۷ ——— پیغامات

۸ ——— مکتوبات

۹ ——— تبصرے

تصنیفات

(۱) شاہ محمد غوث گوالیاری   مطبوعہ میرپورخاص ۱۹۶۴ء

عہدِ اکبری کے مشہور صوفی حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری (م - ۹۷۰/۱۵۶۲) کے حالات پر پہلی محققانہ تصنیف جس کو ملک اور بیرونِ ملک قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا، بالخصوص امریکہ اور انگلستان کے فاضلوں نے اس سے استفادہ کیا۔
شائع کردہ سید خطیر الدین شاہ، کراچی

(۲) تذکرۂ مظہر مسعود   مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء

دہلی کے مشہور عالم اور صوفی حضرت فقیہ الہند مفتی محمد مسعود شاہ محدث دہلوی (۱۳۹۹/۱۸۹۴) اور مفتی اعظم ہند حضرت شاہ محمد مظہر اللہ (۱۳۸۶/۱۹۶۶) کے حالات اور علمی کارناموں پر ایک محققانہ تصنیف۔
شائع کردہ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی

(۳) اردو میں قرآنی تراجم وتفاسیر   قلمی ۱۹۷۰ء

مقالۂ ڈاکٹریٹ جو ۱۹۷۰ء میں سندھ یونیورسٹی (حیدرآباد سندھ) میں پیش کیا گیا اور ۱۹۷۰ء میں اس پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری ملی —— اس مقالے میں ۶۰۰ سے زیادہ اردو تراجم وتفاسیر کی تفصیلات پیش کی ہیں اور

مقدمہ میں ۵۰ سے زیادہ زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم و تفاسیر کا تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے۔

(۴) فاضلِ بریلوی اور ترکِ موالات مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء

پاک و ہند کے مشہور عالم مولانا احمد رضا خان بریلوی (م۔ ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) کی سیاسی بصیرت پر ایک علمی مقالہ جس کو ملک اور بیرونِ ملک قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اب تک اس کے سات ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں ــــ شائع کردہ مرکزی مجلسِ رضا، لاہور، رضا پبلی کیشنز، لاہور وغیرہ۔

(۵) فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں مطبوعہ لاہور ۱۹۷۳ء

مولانا احمد رضا خان بریلوی کی تبحر علمی اور حرمین شریفین میں آپ کی مقبولیت پر ایک تحقیقی مقالہ، جس نے پہلی بار مولانا مرحوم کا موثر تعارف کرایا۔ اب تک اس کے چھ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

شائع کردہ مرکزی مجلس رضا، لاہور، المجمع الاسلامی، مبارک پور (ضلع اعظم گڑھ، یو۔پی، بھارت)

رضا پبلی کیشنز، لاہور

(۶) حیاتِ مظہری مطبوعہ کراچی ۱۹۷۴ء

مفتیٔ اعظم ہند حضرت شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ کی نہایت جامع، مختصر، دلپذیر و دلنشین سوانح ــــ شائع کردہ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی

(۷) عاشقِ رسول   مطبوعہ لاہور   ۱۹۷۶ء

اس رسالے میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کے متعلق فضلاء کی آراء کو دل نشین انداز میں مرتب کیا گیا ہے ـــــ اب تک اس کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں ـــ شائع کردہ مرکزی مجلس رضا لاہور۔

(۸) سیرت مجدد الف ثانی   کراچی   ۱۹۷۷ء

پاک و ہند کے مشہور و معروف عالم و صوفی حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی (م ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) کے حالات اور علمی و اصلاحی خدمات پر ایک عظیم تصنیف جس میں سینکڑوں نایاب مآخذ سے استفادہ کیا گیا ہے اور بہت سے نادر عکس بھی شامل کیے گئے ہیں۔ ـــ ۱۹۸۴ء میں مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی نے شائع کر دیا ہے۔

(۹) موجِ خیال   مطبوعہ کراچی   ۱۹۷۷ء

مقبول سلسلہ تأثرات کا مجموعہ جو ۱۹۷۲ء اور ۱۹۷۶ء کے درمیان ماہنامہ رشاد (سیالکوٹ)، اور ماہنامہ ضیائے حرم (لاہور) میں شائع ہوتا رہا
اس مجموعے میں ۱۳۰ ذیلی عنوانات پر مؤثر و دل نشین انداز میں اظہارِ خیال کیا گیا ہے ـــ شائع کردہ مدینہ پبلشنگ کمپنی ـــ کراچی۔

(۱۰) NEGLECTEDGENIUS OF THE EAST, LAHORE, 1978

مولانا احمد رضا خان بریلوی کے حالات اور علمی کارناموں پر ایک تحقیقی مقالہ، جس نے مغربی دنیا میں مولانائے مرحوم کا تعارف کرایا اور فضلا کو متوجہ کیا ـــــ شائع کردہ مرکزی مجلس رضا، لاہور

(۱۱) تنقیدات و تعاقباتِ امام احمد رضا لاہور ۱۹۷۸ء

اس کتاب میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کے نادر و نایاب عربی و فارسی اشعار کی روشنی میں ان کے سیاسی مسلک کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے اور دلائل و شواہد کی روشنی میں ان کے عہد کے سیاسی ماحول کا بھی تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے ـــــ یہ کتاب تاریخ تحریکِ آزادیٔ ہند میں قابل قدر اضافہ ہے۔ یہ کتاب ہنوز غیر مطبوعہ ہے ـــــ مرکزی مجلس رضا، لاہور عنقریب شائع کرنے والی ہے۔

(۱۲) شاعرِ محبت لاہور ۱۹۷۸ء

اس کتاب میں سندھ کے مشہور صوفی شاعر حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی کے سندھی کلام کی روشنی میں ان کے عارفانہ کلام، افکار و خیالات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ شائع کردہ مکتبہ رضویہ، گجرات

(۱۳) تحریکِ آزادی ہند اور السواد الاعظم لاہور ۱۹۷۹ء

اس مقالے میں مراد آباد کے ماہنامہ السواد الاعظم کی روشنی میں پاک و ہند کے علمائے اہلِ سنت و جماعت بالخصوص مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی اور

مولانا مفتی محمد عمر نعیمی کی سیاسی بصیرت کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ تقسیم ہند کی مفصل تجویز ۱۹۲۵ء میں پیش کی جا چکی تھی اس کے علاوہ اس پر ایک مبسوط مقدمہ لکھا ہے جس میں تحریک آزادی ہند پر جامع بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب تاریخ آزادی ہند میں ایک قیمتی اضافہ ہے۔ شائع کردہ رضا پبلی کیشنز، مین بازار داتا صاحب، لاہور

(۱۴) حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال لاہور ۱۹۸۰ء

اس مقالے میں علامہ اقبال کے افکار و خیالات پر حضرت مجدد الف ثانیؒ کے اثرات کا محققانہ جائزہ لیا گیا ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ علامہ اقبال کا تصوّر خودی، حضرت مجدد کے تصوّر وحدۃ الشہود سے مستفاد ہے، اقبالیات کے سلسلے میں یہ مقالہ بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔

شائع کردہ اسلامی کتب خانہ، اقبال روڈ، سیالکوٹ

(۱۵) محبت کی نشانی کراچی ۱۹۸۰ء

اس کتاب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم سنت داڑھی کے بارے میں نئے انداز سے فقیہانہ، عارفانہ اور عاشقانہ بحث کی گئی ہے اس کی تاثیر سے عوام و خواص میں بہت سے حضرات سنّت سے آراستہ ہو گئے۔

شائع کردہ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی

(۱۶) حیاتِ مولانا احمد رضا خان بریلوی سیالکوٹ ۱۹۸۱ء

اس کتاب میں نہایت جامعیت کے ساتھ مولانا احمد رضا خان بریلوی کے

حالاتِ زندگی اور عقائد و افکار وغیرہ جدید تحقیقی معیار کے مطابق پیش کئے گئے ہیں۔ ابتدا میں بہت سے فضلاء و دانشوروں کے تاثرات ہیں، پھر مولانا بریلوی اور ان کے والد ماجد مولانا نقی علی خان کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ نادر نگارشات کے پچاس عکس ہیں۔ اس کے بعد حالاتِ زندگی اور افکار و عقائد وغیرہ پھر مآخذ و مراجع کی ایک طویل فہرست ہے۔
شائع کردہ اسلامی کتب خانہ، اقبال روڈ، سیال کوٹ۔

(۱۷) گناہِ بے گناہی مطبوعہ لاہور، الہ آباد ۱۹۸۱ء

مولانا احمد رضا خان بریلوی پر ایک الزام یہ تھا کہ تحریکِ خلافت (۱۹۱۹ء) اور تحریکِ ترکِ موالات (۱۹۲۰ء) کے زمانے میں انہوں نے انگریزوں سے ساز باز کی۔ اس کتاب میں تاریخی شواہد کی روشنی میں یہ بتایا گیا ہے کہ مولانا بریلوی انگریزی تہذیب و تمدن، انگریزی سیاست، انگریزی تعلیم، انگریزی افکار و سیاست، انگریزی عدالت و حکومت اور انگریز بادشاہوں سے نفرت کرتے تھے اور یہ الزام ان پر سراسر بہتان ہے۔ اس دعوے کی تائید میں ڈاکٹر صاحب نے دستاویزی شہادتیں بھی پیش کی ہیں۔ اس کتاب کا ایک ایڈیشن مبارکپور (ضلع اعظم گڑھ، یو۔پی بھارت) سے شائع ہوا ہے دو ایڈیشن لاہور سے شائع ہو چکے ہیں۔ (شائع کردہ مرکزی مجلس رضا ــــ لاہور) اور چوتھا ایڈیشن مجلس رضا، کراچی نے ۱۹۸۴ء میں شائع کیا ہے۔ پانچواں ایڈیشن ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۱۸) دائرۂ معارفِ امام احمد کراچی ۱۹۸۲ء

مولانا احمد رضا خان بریلوی کی پندرہ جلدوں پر مشتمل مجوزہ بسیط سوانح کا

تفصیلی خاکہ، جو عالمی جامعات، کلیات اور تحقیقی اداروں کیلئے مرتب کیا گیا ہے۔
اس میں مولانا بریلوی کی غیر مطبوعہ تصانیف کے نادر عکس بھی شامل ہیں ——
شائع کردہ ادارۂ تحقیقات امام رضا، کراچی۔

(۱۹) امامِ اہلسنت (مقالہ فکر و نظر) مطبوعہ لاہور، الہ آباد ۱۹۸۲ء

ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد (پاکستان) کے ماہنامہ فکر و نظر میں تین اقساط میں مولانا احمد رضا خان بریلوی پر ایک تحقیقی مقالہ شائع ہوا تھا —— اس میں نہایت جامعیت و اختصار کے ساتھ مولانا بریلوی کے حالات و عقائد اور کارناموں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ تحقیقی مقالہ کتابی صورت میں المجمع الاسلامی، مبارک پور (اعظم گڑھ، یو۔ پی بھارت)، رضا کے فاؤنڈیشن، فیصل آباد (پاکستان) —— مجلس رضا، کراچی اور مرکزی مجلس رضا، لاہور نے شائع کیا ہے۔

(۲۰) حیات مبارک امام اہل سنت واہ کینٹ ۱۹۸۳ء

امام احمد رضا کے حالات اور علمی خدمات پر یہ ایک مختصر تحقیقی مقالہ ہے جس کو سپریم کورٹ حکومت پاکستان کی شریعت بنچ کے جسٹس پیر سید کرم صاحب ازہری کے ایک مقالے کیساتھ واہ کینٹ سے مجلس رضا نے شائع کیا ہے۔

(۲۱) اجالا کراچی ۱۹۸۳ء

امام احمد رضا کے حالات و افکار پر یہ مقالہ قلم برداشتہ لکھا گیا ہے، مگر ۵۰

سے زیادہ کتابوں کے حوالے اس میں موجود ہیں۔ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (کراچی) نے اس کو شائع کیا۔ اس کے دو دو ہزار کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ مبارک پور (ہندوستان) سے المجمع الاسلامی نے بھی اس کو شائع کیا ہے ـــــ اس کا گجراتی ترجمہ کراچی سے شائع کیا گیا ہے اور اس کا پشتو ترجمہ کراچی یونیورسٹی کے پروفیسر عبدالرشید صاحب کر رہے ہیں۔

(۲۲) تقسیم ہند کی پہلی تجویز اور اس کا محرک   کراچی   ۱۹۸۳ء

بالعموم سمجھا یہ جاتا ہے کہ ۱۹۳۰ء میں تقسیم ہند کی تجویز پیش کی گئی مگر ڈاکٹر مسعود احمد نے ثابت کیا ہے کہ تقسیم ہند کی مفصل تجویز ۱۹۲۵ء میں پیش کی جا چکی تھی اور سنہ مذکورہ ہی میں چھپ کر شائع ہو گئی تھی۔ انہوں نے تقسیم کی تجویز اور اس کے محرکات پر تفصیلی بحث کی ہے ـــــ تاریخ پاکستان میں یہ کتاب بنیادی اہمیت کی حامل ہے ـــــ یہ مقالہ حکومت سندھ کے ماہنامہ اظہار (کراچی) میں شائع ہو چکا ہے۔

(۲۳) سندھ میں اسلام، عہد نبوی سے محمد بن قاسم تک   کراچی   ۱۹۸۴ء

بالعموم سندھ کی اسلامی تاریخ کا محمد بن قاسم کے حملے سے آغاز کیا جاتا ہے حالانکہ اس حملے سے بہت قبل سندھ میں مسلمان آ چکے تھے۔ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہاں بھیجا ـــــ ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے تاریخ کے اس دور کو چمکایا ہے جو تاریکی میں چھپا ہوا تھا اور عام لوگوں کی نظروں سے اوجھل تھا ـــــ انہوں نے بہت سے حقائق سے پردہ اٹھایا ہے ـــــ یہ کتاب تاریخ سندھ میں ایک قابل قدر اضافہ ہے ـــــ ادارۂ

تحقیقاتِ امام احمد رضا اس کو کراچی سے شائع کر رہا ہے۔

(۲۴) حیاتِ امام احمد رضا خان بریلوی (لبسیط)۔ زیر تدوین۔ ۱۹۸۴ء

مولانا احمد رضا خان بریلوی کی لبسیط سوانح جو ابھی زیر تدوین ہے۔ اس میں مولانا بریلوی کی سوانح و افکار و عقائد، علوم و فنون، سیاست و ادب وغیرہ پر نادر معلومات جمع کی جائیں گی ــــ اس میں دائرۂ معارفِ امام احمد رضا کی مجوزہ پندرہ جلدیں، پندرہ ابواب کی جگہ لیں گی اور بہت سے نادر عکس شامل کیے جائیں گے۔

(۲۵) آخری پیغام ــــ کراچی ــــ ۱۹۸۴ء

یہ کتاب دراصل عجائب القرآن کا مقدمہ ہے جو خواجہ ابوالخیر محمد عبداللہ جان مدظلہ العالی کی فرمائش پر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے قلم بند کیا تھا۔ عجائب القرآن اپنی معمولی ضخامت، سائز، وزن اور بوقلمونی تحریر کے اعتبار سے تاریخ اسلام کا نادر قرآن حکیم ہے جو لاہور (پاکستان) میں مدینہ قرآن کمپنی کے زیر اہتمام جناب خورشید گوہر رقم کتابت کر رہے ہیں۔

یہ مقدمہ خواجہ ابوالخیر مدظلہ العالی ہی کی خواہش اور تعاون سے سرہند پبلیکیشنز کراچی کے منیجنگ ڈائرکٹر شیخ صبور احمد صاحب کتابی صورت میں شائع کر رہے ہیں۔ ــــ ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے اس کا عنوان آخری پیغام تجویز کیا ہے، آٹھ ابواب پر تقسیم کیا ہے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا انتساب کیا ہے

ــــ انتساب کیا ہے گویا آئینۂ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے ؎

اس میں قرآنِ حکیم کے تقریباً ہر پہلو پر فاضلانہ اور محققانہ بحث کی گئی ہے

اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں قرآن حکیم کے کئی مکمل نسخے موجود تھے، اس کے علاوہ اختصار و جامعیت کے ساتھ بہت سے مباحث کو سمیٹ دیا ہے۔ قرآن حکیم کی تاریخ کے ساتھ ساتھ عہدِ نبوی سے دورِ جدید تک قرآن حکیم کے اسالیب خطاطی پر بھی جامع بحث کی ہے۔ ایک سو سے زیادہ عربی فارسی، اردو اور انگریزی کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ قرآنیات میں یہ کتاب بنیادی اہمیت کی حامل ہے کیوں کہ جن مباحث کو اس میں سمیٹا گیا ہے وہ کسی کتاب میں یکجا نظر نہیں آتے؛

(۲۶) جمالِ خوباں ــــــــ کراچی ــــــــ ۱۹۸۶ء

قرآن حکیم میں حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سے جس انداز سے خطاب فرمایا ہے، ان کے جو مقامات بیان کئے ہیں، ان کی جو شانیں دکھائی ہیں، ان کے علوم کی جو نہریں بہائی ہیں، ان کے اختیار و اقتدار کے جو کمالات دکھائے ہیں ان کو جو عام انسانوں سے بلند و بالا کر کے اپنا پیارا بنایا ہے اور پھر سرتاجوں کا سرتاج بنایا ہے، ان کے لئے اپنی عطاؤں کے دریا بہائے ہیں، ان پر اپنے احسانات کا جو مینہ برسایا ہے ــــ ان سب کی تفصیل اس کتاب میں ہوگی جس سے اندازہ ہوگا کہ اللہ کے برگزیدہ بندوں کی شان ہی نرالی ہے، وہ عام انسانوں جیسے نہیں۔ بلند اور بہت بلند ہیں ــــ ان کی شان وہ جانیں یا اللہ جانے ــــ یہ کتاب عقائد کی درستگی کے لئے اکسیرِ اعظم ہوگی۔ ــــ زیرِ تدوین ہے، ــــ سرہند پبلی کیشنز، کراچی سے شائع کرے گا۔ انشاء اللہ!

۵۳

(۲۷) آئینۂ رضا ــــــ کراچی ــــــ ۱۹۸۶ء (غیر مطبوعہ)

یہ کتاب مولانا احمد رضا خاں بریلوی پر لکھی جانے والی ۲۷ کتابوں پر پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کے ۲۱ مطبوعہ مقدمات کا نادر مجموعہ ہے جس میں مولانا بریلوی کی شخصیت و فکر کے مختلف گوشوں کے بارے میں نہایت نادر معلومات جمع کر دی گئی ہیں۔ یہ محققین اور دانشوروں، خصوصًا رضویات پر کام کرنے والوں کیلئے ایک علمی اثاثہ ہے۔

تالیفات

(۱) دائمی تقویم — مطبوعہ کوئٹہ — ۱۹۶۷ء

کراچی کے اوقات سے متعلق مولانا محمد منظور احمد (م - ۱۹۴۹ء) ابن مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ کی تالیف جس کو نئے انداز سے مرتب کیا گیا ہے اور مؤلف کے سبق آموز حالات کا اضافہ کر کے اس کو اور مفید بنا دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ڈاکٹر صاحب نے خود شائع کیا تھا۔

(۲) مظہر الاخلاق — مطبوعہ کراچی — ۱۹۶۸ء

مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ کی تصنیف جس میں اخلاقی فضائل و رذائل بیان کئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے از سر نو مرتب کر کے حضرت مصنف کے حالات بھی شامل کر دیئے ہیں ۔۔۔ شائع کردہ، مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی

(۳) ارکانِ دین — مطبوعہ کراچی — ۱۹۶۹ء

نماز، روزہ، حج اور قربانی سے متعلق ضروری مسائل پر مشتمل حضرت مفتی اعظم ہند کی تصنیف جس کو نئے سرے سے مرتب کر کے مفید اضافے کئے گئے ہیں۔ اس رسالے کا پہلا ایڈیشن دہلی سے شائع ہوا، دوسرا کراچی سے اور تیسرا قصور سے۔ (شائع کردہ انجمن غلامان مصطفیٰ قصور)

و مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی

(۴) مکاتیبِ مظہری مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء

حضرت مفتیٔ اعظم کے سات سو سے زیادہ مکتوبات شریف کا نادر مجموعہ جس میں مکتوبات کے بہت سے عکس بھی شامل کئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے اس میں قابلِ قدر اضافے کئے ہیں ــــــ شائع کردہ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی

(۵) مواعظِ مظہری مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء

حضرت مفتیٔ اعظم ہند کے مواعظ کا قابلِ قدر مجموعہ جس کو بڑی محنت سے جدید انداز میں مرتب کیا گیا ہے اور بہت سے مفید اضافے کئے گئے ہیں ــــــ شائع کردہ، مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی

(۶) فتاویٰ مظہری مطبوعہ کراچی ۱۹۷۰ء

حضرت مفتیٔ اعظم ہند کے ۳۰۰ علمی و فقہی فتووں کا مجموعہ ڈاکٹر صاحب نے اس میں حضرت مفتیٔ اعظم کے حالات زندگی کے ساتھ ساتھ ایک مبسوط مقدمہ بھی لکھا ہے۔ جس سے یہ مجموعہ فتاویٰ نہایت مفید و ممتاز ہوگیا ہے۔ شائع کردہ، مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی۔

اس کا دوسرا ایڈیشن اسی ادارہ نے ۱۹۸۴ء میں شائع کردیا ہے۔

اس ایڈیشن کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حضرت مفتی اعظم کے اصل فتووں کے دس بارہ عکس بھی شامل کیے گئے ہیں۔

(۷) مظہر العقائد مطبوعہ سیالکوٹ ۱۹۷۶ء

عقائد اہل سنت وجماعت سے متعلق حضرت مفتی اعظم ہند کا جامع رسالہ، جس کو ڈاکٹر صاحب نے جدید اضافے کے ساتھ از سر نو مرتب کیا ہے اور زیادہ مؤثر بنا دیا گیا ہے ــــ شائع کردہ مکتبہ نعمانیہ، سیالکوٹ

(۸) فتاویٰ مسعودی سیالکوٹ مرتبہ ۱۹۷۸ء

فقیہ الہند حضرت شاہ محمد مسعود دہلوی (م۔ ۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۲ء) کے ۲۰۰ سے زیادہ محققانہ اور فاضلانہ فتووں کا نادر مجموعہ جس کو ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے ۴ سال کی عرق ریزی کے بعد مرتب کیا ہے اور اس میں بہت سے مفید اضافے کئے ہیں۔ نیز بہت سے نادر عکس اور قلمی سے اس کو آراستہ کیا ہے)
شائع کردہ، مکتبہ نعمانیہ، سیالکوٹ

(۹) اکرام امام احمد رضا لاہور ۱۹۸۱ء

مولانا احمد رضا خان بریلوی کے خلیفہ مفتی محمد برہان الحق جبلپوری نے مولانا بریلوی سے متعلق اپنی یادداشتیں قلمبند کر کے ڈاکٹر صاحب کو بھیجی تھیں جس کو جدید انداز سے مرتب کر کے مولانا بریلوی کی نادر نگارشات کے عکس بھی شامل کئے گئے ہیں ــــ مرکزی مجلس رضا، لاہور اس کے دو ایڈیشن

شائع کر چکی ہے۔

(۱۰) امام احمد رضا اور عالمِ اسلام مطبوعہ کراچی ۱۹۸۲ء

مولانا احمد رضا خان بریلوی نے مکہ معظمہ میں تین کتابیں عربی میں تصنیف فرمائیں۔ ان کتابوں پر علمائے عرب نے اظہارِ خیال کیا تھا۔ جس کا اصل فائل بریلی سے موصول ہوا۔ اس فائل سے اصل تقاریظ کے ۲۰ سے زیادہ عکس لیکر اردو تلخیص اور مولانا بریلوی کے حالاتِ زندگی کے ساتھ مرتب کیے گئے ہیں' ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی نے اس کو شائع کر دیا ہے۔

(۱۱) یادگارِ حسنین لاہور مرتبہ ۱۹۸۲ء

مولانا احمد رضا خان بریلوی کے بھتیجے مولانا حسنین رضا خان (ابن مولانا حسن رضا خان) نے مولانا بریلوی سے متعلق یادداشتیں قلمبند فرمائی تھیں جو ان کے صاحبزادے مولانا تحسین رضا خان (صدر مدرس دار العلوم منظرِ اسلام، بریلی) نے ڈاکٹر صاحب کو بھیجی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی نگرانی میں سید محمد مظہر قیوم (بی۔ ایس۔ سی) نے اس کو مرتب کیا ہے۔
مرکزی مجلس رضا، لاہور اس کو شائع کرا رہی ہے۔

(۱۲) نور و نار لاہور ۱۹۸۳ء

اس رسالے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد و فضائل کے ساتھ ساتھ "تقویتہ الایمان" کی بعض عبارات کا غیر جانبدارانہ تجزیہ کیا گیا ہے، اور

آیات و احادیث کی روشنی میں ان پر تنقید کی گئی ہے۔ یہ تنقید جارحانہ نہیں بلکہ محققانہ و دلپذیر ہے، جس سے دلوں میں حق و صداقت کی عظمت جاگزیں ہوتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کا اندازہ ہوتا ہے۔
یہ رسالہ المجمع الاسلامی۔ مبارک پور (بھارت)، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے شائع کیا ہے اور عظیم پبلی کیشنز۔ لاہور اسے شائع کر رہا ہے۔
کراچی ایڈیشن میں اختتامیہ کا اضافہ کیا گیا ہے جس میں ڈاکٹر صاحب نے مولوی اسمٰعیل دہلوی اور مولوی سید احمد بریلوی کی تحریک کا مؤرخانہ اور محققانہ جائزہ پیش کیا ہے اور تقویۃ الایمان کے تاریخی اور فکری پس منظر کو اجاگر کیا ہے۔

(۱۳) ماہ و انجم سیالکوٹ ۱۹۸۳ء

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور عالم و عارف حضرت سید امام علیشاہ مکان شریفی کے خلیفہ مولانا احمد علی دھرم کوٹی کی فارسی تصنیف آیات القیومیہ کے بعض حصوں کا اردو ترجمہ اور تلخیص، جس میں مندرجہ ذیل بزرگوں کے احوال و معارف درج ہیں:

۱۔ حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی
۲۔ حضرت سید صادق علی شاہ مکان شریفی
۳۔ حضرت محمد مسعود شاہ محدث دہلوی

یہ کتاب تحقیقی نقطۂ نظر سے نہایت مستند ہے، اس میں بعض نوادرات کے عکس بھی ہیں، مرآۃ المحققین، تفسیر صادقی، فتاوٰی مسعودی اور آیات القیومیہ وغیرہ۔ یہ تفصیلات پہلی بار منظر عام پر آئی ہیں۔

۵۹

(۱۴) شجرۂ طیّبہ | کراچی | ۱۹۸۴ء

یہ ڈاکٹر مسعود احمد کے خاندان طریقت کے شجروں کا مجموعہ ہے، اس میں شجروں کے علاوہ قلب انسانی، اصطلاحاتِ تصوف، اذکار و اعمال وغیرہ کے متعلق بھی کچھ تفصیلات ہیں۔ پچھلے تیس چالیس برسوں میں ہندوستان اور پاکستان سے اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے اس کو از سرِ نو مرتب کیا اور اس میں برادرانِ طریقت کیلئے مفید ہدایت کا اضافہ کیا ہے۔

تراجم

(۱) حیدرآباد کی معاشی تاریخ مطبوعہ حیدرآباد (سندھ) ۱۹۵۸ء

سندھ یونیورسٹی کے سابق رجسٹرار محمد حسین ترک کی انگریزی تالیف

THE ECONOMIC HISTORY OF HYDERABAD

کا اردو ترجمہ — اس کتاب میں دورِ قدیم سے لے کر ۱۹۵۸ء تک حیدرآباد (سندھ) کے معاشی و اقتصادی حالات کا جائزہ لیا گیا ہے۔
شائع کردہ انٹرنیشنل بک کارپوریشن، حیدرآباد سندھ۔

(۲) تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات مطبوعہ لاہور ۱۹۶۴ء

ہندوستان کے مشہور فاضل آنجہانی ڈاکٹر تاراچند کی انگریزی تالیف

INFLUENCE OF ISLAM ON INDIAN CULTURE

کا اردو ترجمہ — اس کتاب میں مؤلف نے سرزمین پاک و ہند میں پہلی صدی ہجری سے تیرھویں صدی ہجری تک آنے والے مسلمان صوفیہ، علماء، فاتحین اور تاجروں کے ہندوستانی تمدن پر اثرات کا محققانہ جائزہ پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ترجمہ کرکے اس پر مبسوط مقدمہ کا اضافہ کیا ہے۔
شائع کردہ، مجلس ترقیٔ ادب، لاہور

(۳) ویرونا کے دو شریف زادے مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء

شکسپیئر کے انگریزی ڈرامے

THE TWO GENTELMAN OF VERONA

کا اردو ترجمہ، اصل میں یہ ترجمہ ۱۹۵۹ء میں کیا تھا پھر ۱۹۷۰ء میں اس پر نظر ثانی کی اور اس ترجمے کے ساتھ دوسرے ضروری اضافے کر کے گراں قدر بنا دیا ہے۔ یہ ترجمہ مکتبہ شاہکار نے لاہور سے شائع کیا ہے۔

تصریحات بابت تصنیفات و تالیفات

۱۔ حیات امام اہل سنت کا پہلا ایڈیشن ساہیوال سے شائع ہوا۔ پھر دوسرا ایڈیشن مبارک پور (ہندوستان) سے شائع ہوا۔ اس کے بعد تیسرا ایڈیشن مجلس رضا، کراچی نے ۱۹۸۴ء میں شائع کیا، پھر چوتھا ایڈیشن مجلس رضا لاہور نے اسی سال شائع کیا، اس کے بعد پانچواں ایڈیشن مجلس رضا، کراچی نے بھی اسی سال شائع کیا اس طرح یہ کتاب دو تین سال کے اندر اندر دس ہزار کی تعداد میں شائع ہوئی

۲۔ گناہ بے گناہی کا ایک ایڈیشن المجمع الاسلامی، مبارک پورہ، ہندوستان نے شائع کیا۔ دوسرا تیسرا اور چوتھا اڈیشن مجلس رضا، لاہور نے شائع کیا ایک ایک اڈیشن ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی، نے ۱۹۸۴ء میں شائع کیا مولانا محمد مومن رضوی حصیر (تھرپارکر، سندھ) نے اس کا سندھی میں ترجمہ کیا ہے۔

۳۔ اجالا کا پہلا اڈیشن ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے شائع کیا ہے، پھر دوسرا ایڈیشن المجمع الاسلامی، مبارک پور (ہندوستان) نے شائع کیا۔ اس کے بعد تیسرا اڈیشن مجلس رضا، کراچی نے شائع کیا۔ چوتھے اڈیشن کی تیاری جناب

محمد شفیع رضوی کر رہے ہیں ـــــــ اس کا سندھی میں ترجمہ مولانا عبدالرسول قادری مگسی نے ۱۹۸۴ء میں مکمل کیا جس پر پروفیسر محمد عبدالباری صدیقی نے نظر ثانی کی ـــــــ رضا اکیڈمی بمبئی نے علامہ سعید بن عزیز کا مقالہ "کنزالایمان اہل حدیث کی نظر میں"، ۱۹۸۴ء میں شائع کیا تھا۔ اس میں امام احمد رضا کے حالات اجالاً سے اخذ کر کے شامل کئے گئے ہیں۔ ـــــــ ماہنامہ سنی دنیا (بریلی) اکتوبر ۱۹۸۴ء سے برابر قسط وار شائع کر رہا ہے؛

۴۔ نور و نار کا پہلا ایڈیشن المجمع الاسلامی، مبارک پورہ (ہندوستان) نے شائع کیا، پھر دوسرا خوبصورت ایڈیشن ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے ۱۹۸۴ء میں شائع کیا ـــــــ خواجہ ابوالخیر محمد عبداللہ جان نقشبندی مجددی (پشاور) نے جناب حاجی علی محمد میمن سے ۱۹۸۴ء میں اس کا سندھی میں ترجمہ کرایا جس کی پروفیسر عبدالباری صدیقی نے نظر ثانی کی اس کے ساتھ ہی خواجہ موصوف اس کا پشتو میں بھی ترجمہ کرا رہے ہیں؛

۵۔ محبت کی نشانی کا تیسرا ایڈیشن ہندوستان سے غالباً المجمع الاسلامی مبارک پور نے شائع کیا ہے؛

۶۔ ۱۹۸۳ء میں مولانا عبدالمجید رضوی نے ہندوستان سے موج خیال کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا ہے؛ تیسرا اڈیشن بمبئی سے شائع ہوا ہے؛

۷۔ فاضل بریلوی اور ترک موالات"، کا مولانا محمد مومن رضوی نے سندھی میں ترجمہ مکمل کر لیا ہے؛

۸۔ فتاوی مظہری کا دوسرا اڈیشن مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی نے شائع کیا ہے اس اڈیشن میں مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ کے متعدد اصل فتووں کے عکس بھی شامل کئے ہیں؛

۹۔ مولانا حسن رضا خاں بریلوی کے صاحبزادے مولانا حسنین رضا خاں بریلوی نے مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے حالات سے متعلق اپنی یادداشتیں محفوظ کی تھیں

ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی نگرانی میں ان یادداشتوں کو سید محمد منظر قیوم نے یادگار حسنین کے نام سے ۱۹۸۴ء میں مرتب کیا ہے۔ یادگار حسنین مجلس رضا، لاہور شائع کررہی ہے۔ یہ کتاب ہندوستان سے بھی شائع ہورہی ہے ـــــ یادگار حسنین کی تدوین مولانا تحسین رضا خاں بریلوی کے ایما پر ہوئی۔ موصوف ہی نے قلمی یادداشتیں فراہم کیں ؛

۱۰۔ مرکزی انجمن پیغام مصطفےٰ (فیصل آباد) نے ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے ایک مضمون کو نظامِ مصطفےٰ کے عنوان سے ۱۹۸۴ء میں فیصل آباد سے شائع کیا ہے ؛

۱۱۔ مولانا ظفر الدین بہاری کی حیات اعلیٰ حضرت (جلد اوّل) کو ڈاکٹر محمد مسعود نے از سرِ نو مدوّن کیا ہے جس کو ادارہ تصنیفات امام احمد رضا، کراچی شائع کررہا ہے ؛

موج خیال، بمبئی کے دو مختلف اداروں نے شائع کی ہے اور اب تک اس کے کئی ایڈیشن نکل چکے ہیں ؛

پروفیسر ظفر علی احسن، گورنمنٹ کالج، گوجرہ (ضلع شیخوپورہ، پنجاب پاکستان) اجالا اور گناہِ بے گناہی کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ؛

ڈاکٹر صاحب کی تصانیف، تالیفات اور تراجم کی تفصیلات اوپر گزریں جن کی مجموعی تعداد ۴۴ ہے، لیکن ان کے پاس اب بھی اتنا مواد موجود ہے کہ بآسانی نو، دس کتابیں مدوّن ہوسکتی ہیں۔ مثلاً حضرت مجدد الف ثانی پر انھوں نے ایک مفصل و مبسوط کتاب لکھی ہے جو تقریباً پانچ سو صفحات پر مشتمل ہے، لیکن ڈاکٹر صاحب کے پاس اتنا مواد موجود ہے کہ حضرت مجدد کی ایک اور ضخیم سوانح تیار ہوسکتی ہے۔ اس طرح ڈاکٹر صاحب، مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی مجمل سوانح لکھ چکے ہیں اور اب مبسوط سوانح لکھ رہے ہیں، لیکن مواد اتنا ہے کہ کئی ضخیم مجلدات مرتب ہوسکتی ہیں ـــــ نوادرات کا ذخیرہ الگ ہے۔ یہ جمع کیا جائے

تو مرقع رضوی کے عنوان سے ایک ضخیم کتاب مدوّن ہو سکتی ہے ــــــ اسی طرح ڈاکٹر صاحب نے اپنے والد ماجد مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ کے حالات و کارناموں پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں، لیکن اس کے باوجود ان کے پاس مکاتیب کا ایک عظیم ذخیرہ اب بھی موجود ہے جو مکاتیبِ مظہری، جلد دوم میں سمیٹا جائیگا۔ مفتی اعظم کے بہت سے قلمی فتوے بھی ڈاکٹر صاحب کے پاس ہیں۔ جو مرقع مظہری کے عنوان سے ایک ضخیم جلد بن سکتے ہیں ــــ ڈاکٹر صاحب کے پاس مشاہیر کے خطوط کا بھی ایک عظیم ذخیرہ ہے جو خطوطِ مشاہیر کے نام سے مرتب کیا جا سکتا ہے۔ عبدالواحد یکتا دہلوی شاگرد بیخود دہلوی کے خطوط کی تو ایک پوری فائل ہی جو مکاتیب عبدالواحد یکتا دہلوی کے عنوان سے مرتب ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے بہت سے مکاتیب مختلف احباب و عقیدتمندوں کے پاس ہیں۔ یہ بھی مکاتیبِ مسعودی کے نام سے مرتب ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح ان کی تقاریر کو بھی یکجا کر کے مواعظِ مسعودی کے نام سے شائع کیا جا سکتا ہے۔ الغرض ڈاکٹر صاحب نے جتنا کچھ لکھا ہے، وہی بس نہیں، بلکہ ابھی بہت کچھ علمی ذخیرہ ان کے پاس ہے۔

اب مقالات اور مضامین کی تفصیلات پیش کی جاتی ہیں۔

تحقیقی مقالات

موضوع مقالہ	مجلہ	شمارہ
۱۹۵۷ء دلی اور جالسہ	مقالہ انعام یافتہ مقابلۂ مضمون نگاری منعقدہ ۱۹۵۷ء سندھ یونیورسٹی حیدرآباد (پاکستان)	
۱۹۵۹ء (۲) اسلامی رواداری	(ا) لطیف (میرپور خاص)	۱۹۵۹ء
	(ب) سروش (نیو کیس، انگلستان)	۱۹۶۰ء
۱۹۶۰ء (۳) حضرت غمگین غالب کی نظر میں[1]	اردو (کراچی)	اکتوبر ۱۹۵۹ء
(۴) حضرت غمگین شاہ جہاں آبادی	(ا) اردو (کراچی)	اپریل ۱۹۶۰ء
	(ب) برہان (دہلی)	مئی تا جولائی ۱۹۶۰ء
(۵) خواجہ خورد اور ان کی فارسی رباعیات	معارف (اعظم گڑھ)	(ا) اکتوبر ۱۹۶۰ء
		(ب) دسمبر ۱۹۶۰ء
(۶) جمال الدین ہانسوی الخطیب	برہان (دہلی)	(ا) نومبر ۱۹۶۰ء
		(ب) دسمبر ۱۹۶۰ء
۱۹۶۱ء (۷) حضرت غمگین شاہ جہاں آبادی	برہان (دہلی)	(ا) اپریل ۱۹۶۱ء
		(ب) مئی ۱۹۶۱ء
(۸) حضرت غمگین اور مرزا غالب کے جواب میں ان کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب	معارف (اعظم گڑھ)	مئی ۱۹۶۱ء
۱۹۶۲ء شیخ احمد سرہندی[2]	معارف (اعظم گڑھ)	جون ۱۹۶۲ء تا فروری ۱۹۶۳ء

[1] انجمن ترقی اردو، کراچی نے غالب نام آور کے نام سے غالب کی صدسالہ برسی کے موقع پر رسالہ اُردو کا پچاس سالہ انتخاب شائع کیا تھا۔ یہ مقالہ جدید اضافوں کے ساتھ اس مجموعہ میں شامل کیا گیا ہے۔

[2] ڈاکٹر محمد مسعود نے سیرت مجدد الف ثانی کے عنوان سے اس مقابلے کو از سر نو مرتب کیا ہے۔ اور قابلِ قدر اضافے کئے ہیں۔ مدینہ پبلشنگ کمپنی نے ۱۹۸۳ء میں اس کو شائع کیا ہے۔ (مظہری)

موضوع مقالہ	مجلہ	شمارہ
(۱۰) شاہ محمد غوث گوالیاریؒ	معارف (اعظم گڑھ)	جولائی تا دسمبر ۱۹۶۲ء
(۱۱) شیخ احمد سرہندی	الفرقان (لکھنؤ)	جنوری ۱۹۶۱ء تا اپریل ۱۹۶۲ء
(۱۲) الجواھر الخمسہ	برہان (دہلی)	اپریل ۱۹۶۲ء
(۱۳) غالبؔ کے متصوفانہ خیالات[1]	صریر خامہ (شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی حیدرآباد)	۱۹۶۲ء
۱۹۶۳ء (۱۴) میر سید علی غمگینؔ	نوائے ادب (بمبئی)	اپریل ۱۹۶۳ء
(۱۵) مکاتیب غالبؔ	لطیف (میرپورخاص)	۱۹۶۳ء
(۱۶) بارھویں صدی ہجری میں قرآن پاک کے اردو تراجم و تفاسیر	نوائے ادب (بمبئی)	جولائی ۱۹۶۳ء
۱۹۶۴ء (۱۷) علامہ اقبال اور حضرت مجدد الف ثانی	(ا) اقبال (کراچی) (ب) مخزن (ہالہ)	جنوری ۱۹۶۴ء
(۱۸) اقبال کے فلسفہ خودی میں مقام عبدیت	اقبال ریویو (کراچی)	جولائی ۱۹۶۴ء
(۱۹) پاک و ہند میں قرآن حکیم کا پہلا ہندی ترجمہ اور تفسیر	لطیف (میرپورخاص)	۱۹۶۴ء
(۲۰) مرزا غالبؔ کا ایک غیر مطبوعہ فارسی مکتوب	اردو نامہ (کراچی)	اکتوبر، دسمبر ۱۹۶۴ء
۱۹۶۵ء (۲۱) شریعت و طریقت افکار اقبال کی روشنی میں[2]	اقبال ریویو (کراچی)	جنوری ۱۹۶۵ء

---

[1] یہ مقالہ ۱۹۶۴ء میں حیدرآباد سندھ اور کراچی سے کتابی شکل میں شائع ہوا تھا۔ بیرونِ ملک اس مقالے کو قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ [2] مندرجہ ذیل تین مقالات "حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال" کے عنوان سے کتابی شکل میں مرتب کر دیئے گئے ہیں۔ یہ کتاب ۱۹۸۱ء میں سیالکوٹ (پاکستان) سے شائع ہو گئی ہے۔ (الف) علامہ اقبال اور مجدّد الف ثانی۔
(ب) اقبال کے فلسفہ خودی میں مقام عبدیت (ج) شریعت و طریقت افکارِ اقبال کی روشنی میں۔
مظہری

موضوع مقالہ	مجلہ	شمارہ
(۲۲) حضرت مجدد مغرب میں	فکر و نظر (اسلام آباد)	ستمبر ۱۹۶۵ء
(۲۳) رباعیاتِ غمگین	لطیف (میرپور خاص)	۱۹۶۵ء
۱۹۶۶ء (۲۴) اُردو کے مختلف نام اور ان کی تاریخ	نوائے ادب (بمبئی)	جولائی تا اکتوبر ۱۹۶۶ء
۱۹۶۷ء (۲۵) عبدالرشید خان لائق	قومی زبان (کراچی)	(الف) اکتوبر ۱۹۶۷ء
		(ب) نومبر ۱۹۶۷ء
(۲۶) آقائے سرہندی	قومی زبان (کراچی)	۱۹۶۷ء
(۲۷) شاہ محمد مسعود	ثقافت (لاہور)	نومبر ۱۹۶۷ء
۱۹۶۹ء (۲۸) یکتا دہلوی	قومی زبان (کراچی)	(الف) اپریل ۱۹۶۹ء
		(ب) مئی ۱۹۶۹ء
۱۹۷۱ء (۲۹) مرآۃ حقیقت	فکر و نظر (اسلام آباد)	جون ۱۹۷۱ء
۱۹۷۲ء (۳۰) حیاتِ شوکت	(قلمی)	جون ۱۹۷۲ء
۱۹۷۴ء (۳۱) فاروق اعظم کا غیر مسلموں سے حسنِ سلوک	ضیائے حرم (لاہور) (فاروقِ اعظم نمبر)	مئی۔جون ۱۹۷۳ء
(۳۲) کلام یکتا دہلوی	قومی زبان (کراچی)	جون۔جولائی۔نومبر ۱۹۷۴ء
(۳۳) اُردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر	فکر و نظر (اسلام آباد)	(ا) دسمبر ۱۹۷۴ء
۱۹۷۵ء (۳۴) اُردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر	فکر و نظر (اسلام آباد)	(ب) جنوری ۱۹۷۵ء
		(ج) فروری ۱۹۷۵ء
(۳۵) حضرت عبدالمجید مجیدی	ضیائے حرم (لاہور)	فروری ۱۹۷۵ء
(۳۶) ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کی علمی خدمات	العلم (کراچی)	جنوری تا مارچ ۱۹۷۵ء
۱۹۷۶ء (۳۷) حیاتِ اقبال	السیف (اسلام آباد)	فروری ۱۹۷۶ء
(۳۸) طبِ روحانی	الجامعہ (محمدی شریف)	جولائی ۱۹۷۶ء
۱۹۷۷ء (۱) اُردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر (قسط اوّل)	الجامعہ (محمدی شریف)	اکتوبر، نومبر ۱۹۷۷ء

موضوعِ مقالہ	مجلہ	شمارہ
(ب) اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر	(قسط دوم) الجامعہ (محمدی شریف)	دسمبر ۱۹۷۷ء
۱۹۷۸ء (ج) اُردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر	(قسط سوم) الجامعہ (محمدی شریف)	مارچ ۱۹۷۸ء
(۴۰) مکتوبات حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ	(غیر مطبوعہ)	۱۹۷۸ء
(۴۱) ابو حنیفہ ثانی حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ	(غیر مطبوعہ)	۱۹۷۸ء
۱۹۷۹ء (۴۲) شاہ محمد مسعود محدث دہلوی	نور اسلام (شرقپور شریف) اولیائے نقشبند نمبر	۱۹۷۹ء
(۴۳) حضرت مفتی اعظم ہند مولانا محمد مظہر اللہ	” ” ”	۱۹۷۹ء
(۴۴) امام احمد رضا بحیثیت سیاستدان	برائے تقریبات پندرھویں صدی ہجری کمیٹی، اسلام آباد	۱۹۷۹ء
۱۹۸۰ء (۴۵) حیات مبارک (احمد رضا خاں)	مشمولہ ۱۴ صدی کے مجدد، مطبوعہ لاہور	۱۹۸۰ء
(۴۶) اعلیٰحضرت احمد رضا خاں بریلوی	اخبارِ جہاں (کراچی)	۱۴ تا ۲۰ جنوری ۱۹۸۰ء
(۴۷) شاعرِ محبت	ماہنامہ اظہار (کراچی)	جنوری ۱۹۸۰ء
(۴۸) تقسیم ہند کی پہلی مفصل تجویز اور اس کا مصنف	ماہنامہ اظہار (کراچی)	مارچ ۱۹۸۰ء
(۴۹) مولانا منور احمد علیہ الرحمہ	ہفت روزہ افق (کراچی)	مارچ ۱۹۸۰ء
(۵۰) (الف) احمد رضا خاں بریلوی	فکر و نظر (اسلام آباد)	قسط اوّل اپریل ۱۹۸۰ء
(ب) احمد رضا خاں بریلوی	فکر و نظر (اسلام آباد)	قسط دوم مئی ۱۹۸۰ء
(۵۱) شاہ محمد مظہر اللہ	افق (کراچی)	جون ۱۹۸۰ء
(۵۲) عطیۃ الوہاب الفاصلۃ بین الخطاء والصواب	نور اسلام (شرقپور شریف) (حضرت مجدد نمبر)	جون ۱۹۸۰ء

موضوع مقالہ	مجلہ	شمارہ
(۵۳) مبلغِ اسلام مولانا محمد عبدالعلیم میرٹھی	برائے مینارۂ نور کراچی	مرتبہ ۱۹۸۰ء
(ج) احمد رضا خان بریلوی	فکر و نظر (اسلام آباد)	جون ۱۹۸۰ء
(۵۴) جدید و قدیم سائنسی افکار و نظریات اور امام احمد رضا	(أ) معارف رضا (سالنامہ) کراچی	۱۹۸۰ء
	(ب) اشرفیہ (مبارک پور)	اگست ستمبر ۱۹۸۰ء
۱۹۸۱ء (۵۵) مخطوطات کتب خانہ خیاری شریف	الجامعہ (محمدی شریف)	جمادی الاول ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء
۱۹۸۲ء (۵۶) عالمی جامعات اور امام احمد رضا	معارفِ رضا مطبوعہ کراچی	صفر ۱۴۰۳ھ ۱۹۸۲ء
۱۹۸۳ء (۵۷) حضور اکرم بحیثیت دہندۂ نظام معیشت	مجلہ وزارت امور مذہبی حکومت پاکستان، اسلام آباد	۱۴۰۳ھ ۱۹۸۳ء
(۵۸) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (قبل بعثت تا بعثت)	برائے نصاب سیرت طیبہ (بی اے) علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد	۱۹۵۸ء
(۵۹) مفتی اعظم محمد مظہر اللہ	برائے "پچاس بڑے مسلمان" مرتبہ محمد صادق قصوری (زیر ترتیب) لاہور	۱۹۸۶ء
(۶۲) مولانا احمد رضا خاں بریلوی	برائے نیشنل ہجرہ کونسل اسلام آباد	نومبر ۱۹۸۵ء

مقالات برائے انسائیکلوپیڈیا آف اسلام دانش گاہ پنجاب ـــ لاہور

(۶۰) میر سید علی غمگین، مشمولہ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، جلد دہم

(۶۱) احمد رضا خان بریلوی، مشمولہ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، جلد دہم

مضامین

عنوان مضمون	مجلہ	شمارہ
۱۹۵۷ء (۱) نقطۂ کمال	معمار حرم (لاہور)	اپریل ۱۹۵۷ء
۱۹۵۹ء (۲) غمگین دہلوی	فاران (کراچی)	ستمبر ۱۹۵۹ء
۱۹۶۰ء (۳) ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد	فاران (کراچی)	مارچ ۱۹۶۰ء
(۴) جگر مرادآبادی	مجلّہ حیدرآباد	۱۹۶۰ء
۱۹۶۱ء (۵) اسلام اغیار کی نظر میں	الاسلام (دہلی)	۱۹۶۱ء
(۶) اقبال اور نظریۂ پاکستان	فاران (کراچی)	اگست ۱۹۶۱ء
۱۹۶۲ء (۷) دلی کے محاسن سخن	لطیف (میرپورخاص)	۱۹۶۲ء
(۸) بابائے اردو سے چند ملاقاتیں	قومی زبان (کراچی)	یکم مئی ۱۹۶۲ء
۱۹۶۳ء (۹) FALLACY OF POSSESSION	لطیف (میرپورخاص)	۱۹۶۳ء
(۱۰) رسالہ "فتوتیہ"	(الف) الفرقان (ب) المظہر (کراچی)	مئی ۱۹۶۲ء
(۱۱) THE NUT AND THE SHELL	لطیف (میرپورخاص)	۱۹۶۵ء
۱۹۶۶ء (۱۲) فارسی پر اردو کے اثرات	لطیف (میرپورخاص)	۱۹۶۶ء
(۱۳) THE WORD	لطیف (میرپورخاص)	۱۹۶۶ء
۱۹۶۷ء (۱۴) غیر ملکی زبانوں میں تصانیفِ اقبال کے تراجم	صریر خامہ (شعبۂ اردو) سندھ یونیورسٹی حیدرآباد	۱۹۶۷ء
(۱۵) آدابِ نبوی	سلسبیل (لاہور)	نومبر ۱۹۶۷ء
۱۹۶۸ء (۱۶) شعر و شاعری	فاران (کراچی)	اگست ۱۹۶۸ء
(۱۷) اردو کی ترقی پر تقسیم ہند کے اثرات	چلتن (کوئٹہ)	۱۹۶۸ء
(۱۸) حضرت مفتی اعظم محمد مظہر اللہ	(الف) سعادت (لائلپور) (ب) پیام مشرق (دہلی)	۱۹۶۸ء ۲۸ مارچ ۱۹۶۹ء

عنوان مضمون	مجلہ	شمارہ
۱۹۶۹ء (۱۹) اہل علم و دانش نے کہا.....!	نعرۂ حق (کوئٹہ)	۱۳ اپریل ۱۹۶۹ء
(۲۰) جہاد	جہاں نما (لاہور)	۱۹۶۹ء
۱۹۷۰ء (۲۱) حیات مظہریؒ	بزم ارباب طریقت (لاہور)	۱۹۷۰ء
۱۹۷۱ء (۲۲) سردار جوگندر سنگھ۔ ایک نومسلم	ضیائے حرم (لاہور)	اپریل ۱۹۷۱ء
(۲۳) حیرت افزا	حنفی (لاہور)	اپریل ۱۹۷۱ء
(۲۴) علمائے پاک و ہند کی چند تفسیریں	سیارہ (لاہور)	مئی ۱۹۷۱ء
(۲۵) سعادت	ضیائے حرم (لاہور)	جون ۱۹۷۱ء
(۲۶) اسرارِ خودی کا اجمالی جائزہ	سیارہ (لاہور)	جولائی ۱۹۷۱ء
(۲۷) قرآنِ حکیم	الکریم (ٹنڈو محمد خاں)	۱۹۷۱ء
۱۹۷۲ء (۲۸) وابستگانِ دامنِ رسالت سے اقبال کی عقیدت	ترجمانِ اہلسنت (کراچی)	مئی ۱۹۷۲ء
(۲۹) مرزا غالب۔ غم اور ضبطِ غم	الزبیر (بہاولپور)	اپریل تا جون ۱۹۷۲ء
(۳۰) محشر بداماں	رشاد (سیالکوٹ)	۱۹۷۲ء
(۳۱) مرزا غلام احمد۔ اقبال کی نظریں	ترجمانِ اہلسنّت (کراچی)	ستمبر ۱۹۷۲ء
(۳۲) افکار پریشان	رشاد (سیالکوٹ)	دسمبر ۱۹۷۲ء
۱۹۷۳ (۳۳) افکار پریشان	رشاد (سیالکوٹ)	جنوری ۱۹۷۳ء
(۳۴) حضرت مولانا مفتی محمد مظہر احمد	ترجمانِ اہلسنت (کراچی)	فروری ۱۹۷۳ء
(۳۵) فاضل بریلوی مولانا احمد رضا بریلوی	ترجمانِ اہلسنت (کراچی)	مارچ ۱۹۷۳ء
(۳۶) تاثرات	(الف) رشاد (سیالکوٹ)	فروری ۱۹۷۳ء
(۳۷) "	(ب) " "	مارچ / اپریل ۱۹۷۳ء
(۳۸) "	(ج) " "	مئی ۱۹۷۳ء
(۳۹) حضرت مجدد۔ غم اور ضبطِ غم	ضیائے حرم (لاہور)	جون ۱۹۷۳ء

عنوان مضمون	مجلہ	شمارہ
(۴۰) تاثرات	ضیائے حرم (لاہور)	جولائی ۱۹۷۳ء
(۴۱) ”	ضیائے حرم (لاہور)	جولائی ۱۹۷۳ء
(۴۲) میرے استاد	رشاد (سیالکوٹ)	(الف) اگست/ستمبر ۱۹۷۳ء
		(ب) اکتوبر ۱۹۷۳ء
(۴۳) تاثرات	رشاد (سیالکوٹ)	اگست، ستمبر، اکتوبر ۱۹۷۳ء
۱۹۷۴ء (۴۴) تاثرات	ضیائے حرم (لاہور)	(الف) جنوری ۱۹۷۴ء
		(ب) فروری ۱۹۷۴ء
(۴۵) تاثرات و تجاوزات	ترجمانِ اہلسنت (کراچی)	فروری ۱۹۷۴ء
۱۹۷۴ء (۴۶) تحریکِ پاکستان پر فاضل بریلوی کے اثرات	فیضِ رضا (لائل پور)	مارچ ۱۹۷۴ء
(۴۷) تاثرات	ضیاء حرم (لاہور)	اپریل ۱۹۷۴ء
(۴۸) HAZRAT MUHAMMAD		
(۴۹) صلی اللہ علیہ وسلم	الکریم (ٹنڈو محمد خان)	۱۹۷۴ء
(۵۰) تاثرات	ضیائے حرم (لاہور)	جولائی ۱۹۷۴ء
(۵۱) تاثرات	ضیائے حرم (لاہور)	اگست ۱۹۷۴ء
(۵۲) شہیدِ محبت	قومی زبان (کراچی) (بابائے اردو نمبر)	اگست ۱۹۷۴ء
(۵۳) حیات شاہ رکن الدین الوری	مشمولہ رکن دین (کتاب صلوٰۃ) (سیالکوٹ)	۱۹۷۴ء
(۵۴) تاثرات	ضیائے حرم (لاہور)	ستمبر ۱۹۷۴ء
(۵۵) مولانا احمد رضا خاں بریلوی	آفاق (لاہور)	۲۷ اکتوبر ۱۹۷۴ء
(۵۶) تاثرات	ضیائے حرم (لاہور)	اکتوبر ۱۹۷۴ء
(۵۷) تاثرات	ضیائے حرم (لاہور)	نومبر ۱۹۷۴ء

عنوان مضمون	مجلہ	شمارہ
(۵۸) ۱۹۷۵ء تاثرات	ضیائے حرم (لاہور)	جنوری ۱۹۷۵ء
(۵۹) اعجاز فاروقی	ضیائے حرم (لاہور)	جنوری ۱۹۷۵ء
(۶۰) حضرت شاہ محمد رکن الدین	انوار الصوفیہ (قصور)	جنوری ۱۹۷۵ء
(۶۱) حالات مبارک علامہ مفتی محمد محمود الوری	مشمولہ رکن دین حصہ دوم (سیالکوٹ)	۱۹۷۵ء
(۶۲) اعلیٰحضرت حضرت فاضل بریلوی کی نعتیہ شاعری	المجاہد (کانپور)	۲۸ مارچ ۱۹۷۵ء
(۶۳) تاثرات	ضیائے حرم (لاہور)	مئی ۱۹۷۵ء
(۶۴) امیر ملت قدس سرہٗ (پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری)	انوار الصوفیہ (قصور)	مئی / جون ۱۹۷۵ء
(۶۵) تاثرات	ضیائے حرم (لاہور)	جون ۱۹۷۵ء
(۶۶) گردش ایام	المجاہد (کانپور)	یکم اگست ۱۹۷۵ء
(۶۷) تاثرات	ضیائے حرم (لاہور)	اگست ۱۹۷۵ء
(۶۸) مفتی محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ	الہام (بہاول پور)	اکتوبر ۱۹۷۵ء
(۶۹) فاضل بریلوی شیخ الاسلام مولانا احمد رضا خان	الہام (بہاول پور)	اکتوبر ۱۹۷۵ء
(۷۰) تاثرات	ضیائے حرم (لاہور)	اکتوبر ۱۹۷۵ء
(۷۱) تاثرات	″ ″	نومبر ۱۹۷۵ء
(۷۲) تاثرات	″ ″	دسمبر ۱۹۷۵ء
۱۹۷۶ء (۷۳) تاثرات	ضیائے حرم (لاہور)	جنوری ۱۹۷۶ء
(۷۴) حیات فاضل بریلوی	مشمولہ رسالہ الاستمداد (لاہور) مصنفہ مولانا احمد رضا خاں	۱۹۷۶ء

عنوان مضمون	مجلہ	شمارہ
۱۹۷۶ء (۷۵) نظامِ مصطفیٰ	ترجمان اہلسنت (کراچی)	۷ مارچ ۱۹۷۶ء
(۷۶) احمد رضا خان بریلوی	شاہکاران انسائیکلوپیڈیا، لاہور	۱۵ اپریل ۱۹۷۶ء
(۷۷) تاثرات	ضیائے حرم (لاہور)	اپریل ۱۹۷۶ء
(۷۸) "	" "	مئی ۱۹۷۶ء
(۷۹) "	" "	جون ۱۹۷۶ء
(۸۰) "	" "	جولائی ۱۹۷۶ء
(۸۱) (الف) حیرت کدہ مٹھی	ضیائے حرم (لاہور)	ستمبر ۱۹۷۶ء
(۸۲) وجود و شہود	الجامعہ (محمدی شریف)	ستمبر ۱۹۷۶ء
(ب) حیرت کدہ مٹھی	ضیائے حرم (لاہور)	اکتوبر ۱۹۷۶ء
(ج) حیرت کدہ مٹھی	" "	نومبر ۱۹۷۶ء
(۸۳) سیٹھ احمد میمن	مشمولہ تحریکِ پاکستان کے کارکن مرتبہ حکیم آفتاب احمد قریشی لاہور	
۱۹۷۷ء (د) حیرت کدہ مٹھی	ضیائے حرم (لاہور)	جنوری ۱۹۷۷ء
(۸۴) مولانا احمد رضا کی تصانیف	جنگ (کراچی)	۱۲ فروری ۱۹۷۷ء
(۸۵) مولانا احمد رضا خان کے خلفاء	جنگ (کراچی)	۱۲ فروری ۱۹۷۷ء
(۸۶) مولانا احمد رضا خاں بریلوی	جنگ (کراچی)	۱۹ فروری ۱۹۷۷ء
(ھ) حیرت کدہ مٹھی	ضیائے حرم (لاہور)	جون ۱۹۷۷ء
۱۹۷۸ء (۸۷) نظامِ مصطفیٰ	انجمن (آزاد کشمیر)	۱۹۷۹ء
(۸۸) عشقِ مصطفیٰ	نور الحبیب (بصیر پور)	جولائی ۱۹۷۸ء
(۸۹) ماہر القادری، چند یادیں، چند باتیں	غیر مطبوعہ	مرتبہ ۱۹۷۸ء

عنوان مضمون	مجلہ	شمارہ
۱۹۷۸ء (۹۰) مفتیٔ اعظم (شاہ محمد مظہر اللہ)	ترجمانِ اہل سنت (کراچی)	ستمبر ۱۹۷۸ء
(۹۱) مفتیٔ اعظم (شاہ محمد مظہر اللہ)	نور الحبیب (بصیر پور)	نومبر ۱۹۷۸ء
(۹۲) دار السلطنت دہلی میں اہلسنت کے آثار	غیر مطبوعہ	مرتبہ ۱۹۷۸ء
نظامِ مصطفےٰ	الفرید (ساہی وال)	اکتوبر، نومبر ۱۹۷۸ء
(۹۳) عشق محبت قرآن کی روشنی میں	افق (کراچی)	۱۱ر دسمبر ۱۹۷۸ء
۱۹۷۹ء (۹۴) مولانا احمد رضا خان بریلوی	افق (کراچی)	۲۲ تا ۲۸ر جنوری ۱۹۷۹ء
(۹۵) جہانِ رضا	ضیائے حرم (لاہور)	ستمبر ۱۹۷۹ء
(۹۶) حضرت امیر ملت (پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری)	انوارِ امیر ملت (لاہور)	۱۹۷۹ء
(۹۷) صدر الافاضل (مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی)	نور الحبیب (بصیر پور)	دسمبر ۱۹۷۹ء
(۹۸) شہیدِ کربلا کی یاد	نور الحبیب (بصیر پور)	دسمبر ۱۹۷۹ء
۱۹۸۰ء (۹۹) مقدمہ خیابانِ رضا	رضائے مصطفےٰ (گوجرانوالہ)	جنوری ۱۹۸۰ء
(۱۰۰) رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم	افق (کراچی)	۲۹ر جنوری ۱۹۸۰ء
(۱۰۱) حیاتِ اقبال	الجامعہ (محمدی شریف)	اگست ۱۹۸۰ء
۱۹۸۱ء (۱۰۲) امام احمد رضا کی فصاحت و بلاغت اور حرمین میں آپ کی مقبولیت	روزنامہ امن (کراچی)	۳ر جنوری ۱۹۸۱ء
(۱۰۳) اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی	ماہانہ دورِ جدید (کراچی)	فروری ۱۹۸۱ء
(۱۰۴) محبت کی نشانی	الہام (بہاول پور)	۷ر مارچ ۱۹۸۱ء
(۱۰۵) عاشق رسول	اشرفیہ (مبارک پور)	مارچ ۱۹۸۱ء

عنوان مضمون	مجلہ	شمارہ
۱۹۸۱ء (۱۰۶) علم نافعہ کا مقصد اور اعجازِ قلم	پیغام عمل (مبارکپور)	مارچ ۱۹۸۱ء
(۱۰۷) محمد علی فرانس میں (ترجمہ انگریزی)	برگِ گل (کراچی) جوہر نمبر	۱۹۸۱ء
(۱۰۸) صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم مراد آبادی	نور الحبیب (البصیر پور)	اکتوبر ۱۹۸۱ء
(۱۰۹) نظریۂ حرکت زمین اور اعلیٰ حضرت	الہام (بھاولپور)	نومبر ۱۹۸۱ء
۱۹۸۲ء (۱۱۰) اقبال خودی اور بیخودی	نور الحبیب البصیر پور	ربیع الاول ۱۴۰۲ھ
(۱۱۱) تاثرات	استقامت (کانپور) کربلا نمبر دسمبر	۱۹۸۱ء
(۱۱۲) تحریک پاکستان کا پس منظر اور پیش منظر	غیر مطبوعہ	۱۳ مارچ ۱۹۸۲ء
(۱۱۳) مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی	غیر مطبوعہ	اپریل ۱۹۸۲ء
(۱۱۴) ایک علمی غلط فہمی کا ازالہ	نور الحبیب (البصیر پور)	شعبان ۱۴۰۲ء
(۱۱۵) تاثرات	استقامت (کانپور)	جون ۱۹۸۲ء
(۱۱۶) حیرت کدہ منٹھی	استقامت (کانپور)	اکتوبر ۱۹۸۲ء
(۱۱۷) حیات مبارکہ اعلیٰ حضرت	قومی آواز (دہلی)	۱۹۸۲ء
(۱۱۸) آج کا مسلمان	المنبر (فیصل آباد)	۱۱ تا ۱۷ دسمبر ۱۹۸۲ء
(۱۱۹) دو قومی نظریہ اور پاکستان	الہاشم (ہاشم آباد، ہیکلی)	۱۹۸۳ء
(۱۲۰) حضرت امیر ملت	(مشمولہ انوار امیر ملت) مطبوعہ لاہور	۱۹۸۳ء
(۱۲۱) تقسیم ہند کی پہلی مفصل تجویز اور اس کا مصنف	اظہار (کراچی)	۱۹۸۳ء
(۱۲۲) اعلےٰ حضرت اور زبان عربی	ضیائے حرم (لاہور)	جنوری ۱۹۸۳ء
(۱۲۳) جانشین اعلحضرت مولانا مصطفےٰ رضا خاں	// //	//

عنوان مضمون	مجلہ	شمارہ
۱۹۸۳ء (۱۲۴) قرآن حکیم اور شاہ عبداللطیف بھٹائی	الاشرف (کراچی)	اکتوبر ۱۹۸۳ء
(۱۲۵) نظریہ حرکت زمین اور احمد رضا خاں بریلوی	ماہنامہ اظہار کراچی	جون ۱۹۸۳ء
(۱۲۶) شہزادہ امام احمد رضا	ماہنامہ استقامت (کانپور) (مفتی اعظم نمبر)	مئی ۱۹۸۳ء
(۱۲۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت دہندۂ نظام معیشت	برائے سیرت کانفرنس منعقدہ اسلام آباد	دسمبر ۱۹۸۳ء
(۱۲۸) آداب خورد ونوش حلال وحرام	خطبہ برائے وزارت امور مذہبی حکومت پاکستان اسلام آباد	فروری ۱۹۸۳ء
(۱۲۹) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں	صبح نور (سیالکوٹ)	فروری ۱۹۸۳ء
(۱۳۰) عشق ومحبت کا مفہوم قرآن کی روشنی میں	افق (کراچی)	۱۳ فروری ۱۹۸۳ء
(۱۳۱) تاثرات	استقامت (کانپور)	جنوری ۱۹۸۳ء
(۱۳۲) تاثرات وتجاویز	اِستقامت (کانپور)	فروری ۱۹۸۳ء
(۱۳۳) حیات مبارک اعلیٰحضرت	قومی آواز (دہلی)	۱۹۸۳ء
(۱۳۴) عشق ومحبت کا مفہوم قرآن وحدیث کی روشنی میں	ہفت روزہ افق (کراچی)	۸ تا ۱۵ جنوری ۱۹۸۴ء
(۱۳۵) رپورتاژ سفر اسلام آباد	ماہنامہ الخیر (لاہور)	
(۱۳۶) تعلیمی معیار میں انحطاط اور اس کا تدارک	مقالہ برائے تعلیمی کانفرنس منعقدہ کراچی، ۲۴، ۲۵ نومبر ۱۹۸۱ء (غیر مطبوعہ)	

(۱۳۷) درود ماثورہ وغیر ماثورہ — سلسبیل (لاہور) سیرت مصطفےٰ نمبر ۱۹۸۱ء

(۱۳۸) حیاتِ امام احمد رضا — مشمولہ امامِ احمد رضا کی حاشیہ نگاری
از علامہ شمس بریلوی، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۴ء

(۱۳۸) شادی وغم — نورالحبیب (بصیر پور) نومبر ۱۹۸۴ء

(۱۳۹) مولانا احمد رضا خاں بریلوی — افق (کراچی) ۱۷، نومبر ۱۹۸۴ء

(۱۴۰) ماہ و سال، — سندھی ترجمہ از مولانا محمد عبدالرسول مگسی، بعنوان
"عاشق رسول احمد رضا بریلوی سال ع
مھینن جی روشنی ۾"، — ۲۳، صفر ۱۴۰۵ھ
مہران (سندھی)

(۱۴۱) مفتی ابن محمد رتوی ——— حالات وتاثرات
برائے فیضان المشائخ (چکوال) ۱۹۸۵ء

(۱۴۲) علامہ محمد شفیع اکاڑوی - حالات وتاثرات — فروری ۱۹۸۵ء

(۱۴۳) تاثرات برائے قومی سیرت کانفرنس منعقدہ اسلام آباد، ۱۹۸۵ء

(۱۴۴) مولانا احمد رضا خاں بریلوی، انقلاب (بمبئی) جمعہ ایڈیشن ۱۹۸۴ء

(۱۴۵) زمین وآسمان، — ہفت روزہ نوری مجاہد (کلکتہ) جنوری ۱۹۸۵ء

مقدمے

(مندرجہ ذیل کتابوں پر مقدمے تحریر کیے گئے)

۱۹۶۹ء	محمد مظہر اللہ، مفتی	مکاتیب مظہری، مطبوعہ کراچی	۱۹۶۹ء
	محمد مظہر اللہ، مفتی	مواعظ مظہری، مطبوعہ کراچی	۱۹۶۹ء
۱۹۷۰ء	محمد مظہر اللہ، مفتی	فتاویٰ مظہری، مطبوعہ کراچی	۱۹۷۰ء
۱۹۷۳ء	شیر محمد خان، ملک	مولانا احمد رضا خان کی نعتیہ شاعری مطبوعہ لاہور	۱۹۷۳ء
	محمد اقبال مجددی، پروفیسر	احوال و آثار عبداللہ خویشگی قصوری، مطبوعہ لاہور	۱۹۷۳ء
۱۹۷۴ء	انور علی، سید	دیوانِ بوٹم، مطبوعہ کراچی،	۱۹۷۴ء
۱۹۷۵ء	محمد امیر شاہ گیلانی	انوارِ غوثیہ شرح شمائل ترمذی شریف مطبوعہ لاہور	۱۹۷۵ء
	انور علی، سید	اسلام دی ریلیجن (انگریزی) مطبوعہ کراچی	۱۹۷۵ء
	ظاہر شاہ میاں قادری	سیرتِ مصطفےٰ، مطبوعہ بدین	״
۱۹۷۶ء	محمد عبدالحکیم شرف قادری، مولانا:	تذکرہ اکابر اہل سنت، مطبوعہ لاہور	۱۹۷۶ء
	محمد مرید احمد چشتی سیالوی، مولانا:	خیابانِ رضا، مطبوعہ لاہور	۱۹۷۶ء
۱۹۷۷ء	محمد انوار اللہ نعیمی، مفتی	فتاویٰ نوریہ، مطبوعہ لاہور	۱۹۷۷ء
	فیاض احمد خان کاوش، پروفیسر:	آفتاب ولایت، مطبوعہ کراچی،	۱۹۷۷ء
	محمد صادق قصوری	خلفائے اعلیٰ حضرت، غیر مطبوعہ	۱۹۷۷ء
	محمد مرغوب اختر الحامدی، مولانا:	امامِ نعت گویاں، مطبوعہ ساہی وال	۱۹۷۷ء
	فیاض احمد خاں کاوش، پروفیسر:	دیوانِ نور و نکہت، مطبوعہ لاہور	۱۹۷۷ء
	احمد میاں برکاتی، مولانا	اسلام اور عصری ایجادات، مطبوعہ لاہور	۱۹۷۷ء
	محمد مسعود شاہ محدث دہلوی	فتاویٰ مسعودی، غیر مطبوعہ لاہور	

فیاض احمد خاں کاوش، پروفیسر : پیرانِ پیر، مطبوعہ کراچی

عبدالرحمٰن چھوہروی، مولانا : مجموعہ صلوٰۃ الرسول (غیر مطبوعہ)

۱۹۷۸ء عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مولانا تجلیاتِ امام ربانی، لاہور ۱۹۷۸ء

خلیل احمد رانا مقالاتِ علمی، مرتبہ ۱۹۷۸ء

عبدالستار خان نیازی، علامہ : پیغمبرِ عالم، لاہور ۱۹۷۸ء

محمد یٰسین اختر مصباحی امام احمد رضا اور ردِّ بدعات و منکرات، الٰہ آباد ۱۹۷۸ء

محمد مصطفٰے رضا خاں، مولانا ملفوظاتِ مجدد مائۃ حاضرہ، لاہور ۱۹۷۸ء

۱۹۷۹ء محمد خلیل خان، مفتی سُنّی بہشتی زیور، لاہور ۱۹۷۹ء

اکرام حسین سیکری، حکیم تذکرۂ ملّا الٰہی بخش آمری، کراچی ۱۹۷۹ء

محمد نعیم الدین مراد آبادی اطیب البیان، بنگلہ دیش مرتبہ ۱۹۷۹ء

ظاہر شاہ قادری، میاں سیرتِ مصطفٰے، مدین ۱۹۷۹ء

احمد رضا خان، مولانا دوام العیش فی الائمۃ من القریش لاہور ۱۹۷۹ء

احمد رضا خان، مولانا حاشیہ رسالہ در علم لوگارثم، کراچی ۱۹۸۰ء

۱۹۸۰ء سیّد ریاست علی قادری، عظمتِ رسول، کراچی مرتبہ ۱۹۸۰ء

احمد میاں برکاتی، اسلام اور عصری ایجادات، لاہور ۱۹۸۰ء

خواجہ رضی حیدر تذکرہ محدث سورتی، مطبوعہ افق کراچی شمارہ ۱۳ مارچ ۱۹۸۰ء

۱۹۸۱ء پروفیسر غیاث الدین SALAM (ترجمہ انگریزی)

سلام رضا، لاہور ۱۹۸۱ء

۱۹۸۲ء محمد صادق قصوری مقالاتِ محدث علی پوری، (غیر مطبوعہ) لاہور ۱۹۸۲ء

۱۹۸۴ء خورشید عالم گوہر رقم عجائب القرآن مکتوبہ لاہور ۱۹۸۴ء

محمد صادق قصوری :	ارشادات امیر ملّت	مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء
ڈاکٹر حسن رضا خاں :	فقیہہ اسلام	مطبوعہ کراچی ۱۹۸۴ء
پروفیسر عبدالباری صدیقی :	مکتوبات امام ربّانی ماخذ ایمانیات کی حیثیت سے	زیر طبع کراچی ۱۹۸۵ء
مولانا محمد حشمت علی خاں لکھنوی :	تقریر منیر قلب	زیر طبع کراچی ۱۹۸۵ء

اعجاز اشرف انجم	امام احمد رضا دانشوروں کی نظر میں ،	۱۹۸۵ء پنڈ دادخان (جہلم)
صاحبزادہ محمد عاشق حسین	تجلیات سرہند (سجادگان سرہند)	مرڑ چک نمبر ۴۲ (شیخوپورہ) ۱۹۸۵ء
علامہ احمد سعید کاظمی	ترجمہ و تفسیر قرآن	ملتان ۱۹۸۶ء

پیش لفظ

(مندرجہ ذیل کتابوں پر پیش لفظ تحریر کئے گئے)

۱۹۶۸ء محمد مظہر اللہ، مفتی : مظہر الاخلاق، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۸ء

۱۹۶۹ء محمد مظہر اللہ، مفتی : ارکانِ دین، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء

۱۹۷۶ء تاج محمد صدیقی القادری، مولانا : الصدیق العتیق،
مطبوعہ پشاور ۱۹۷۶ء

محمد مظہر اللہ، مفتی : مظہر العقائد، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۱۹۸۰ء قمر یزدانی، مولانا : مہرِ درخشاں، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۰ء

سیّد احمد کندھر، پروفیسر : عہدِ رسالت اور عہدِ خلافت
کی جنگیں (غیر مطبوعہ)

شاہ محمد غوث گوالیاری : اورادِ غوثیہ (ترجمہ اُردو) کراچی

مفتی محمد امین نقشبندی : آبِ کوثر، مطبوعہ لاہور

مولانا حسنین رضا خاں : یادگارِ حسنین، لاہور

۱۹۸۳ء محمد خالد جذبی : ارمغان نعت مارچ ۱۹۸۳ء

احمد رضا خاں بریلوی : شریعت و طریقت کراچی ۱۹۸۳ء

محمد مرید احمد چشتی : ضیائے قمر، لاہور ۱۹۸۳ء

پروفیسر محمد صدیق : پروفیسر مولوی حاکم علی لاہور ۱۹۸۳ء

۱۹۸۴ء احمد رضا خاں بریلوی : مقدمہ فوزِ مبین در ردّ حرکت
زمین (مشمولہ معارف رضا) کراچی ۱۹۸۳ء

مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی : مقدمہ تفسیر و ترجمہ سورہ یٰسین شریف، کراچی

محمد شکیل اوج : امام احمد رضا (کوئنز) زیرِ طبع کراچی ۱۹۸۴ء

اعجاز اشرف انجم رضوی : افکارِ رضا زیرِ طبع لاہور ۱۹۸۵ء

پیغامات!

(مندرجہ ذیل پیغامات جاری کیے گئے)

۱۹۷۱ء پیغام برائے یومِ رضا، مرکزی مجلسِ رضا، لاہور، مشمولہ
پیغاماتِ یومِ رضا، مرتبہ محمد مقبول احمد،
مطبوعہ لاہور ۱۹۷۲ء

۱۹۷۱ء پیغام برائے مجلسِ مذاکرہ "فاضلِ بریلوی" اور
تخلیق نظریۂ پاکستان" منعقدہ ۹ مارچ ۱۹۷۴ء
خالق دینا ہال، کراچی
پیغام برائے سالانہ اجلاس انجمن طلبائے اسلام
منعقدہ ۲۹، ۳۰ نومبر، یکم دسمبر ۱۹۷۴ء - لاہور

۱۹۷۶ء پیغام برائے یومِ نظامِ مصطفٰےؐ،
مطبوعہ ماہنامہ ترجمانِ اہل سنت، کراچی
جون ۱۹۷۶ء

پیغام برائے ماہنامہ THE MASSAGE INTERNATIONAL
ورلڈ اسلامک مشن، کراچی

۱۹۸۴ء پیغام برائے سالانہ مرکزی کنونشن، انجمن اساتذہ پاکستان،
منعقدہ لاہور دسمبر ۱۹۸۴ء

۱۹۸۵ء پیغام برائے ماہنامہ مجلس رضا مانچسٹر (انگلستان)
فروری ۱۹۸۵ء

پیغام برائے ہفت روزہ افق (کراچی) شہید وطن نمبر ستمبر ۱۹۸۵ء

مکاتیب

مندرجہ ذیل کتب ورسائل اور اخبارات میں مکتوبات شائع ہوئے :

۱۹۷۲ء مہر و ماہ (لاہور) شمارہ ۱۹۷۳ء

۱۹۷۳ء رشاد (سیالکوٹ) شمارہ جنوری ۱۹۷۳ء

خبرنامہ اسلامک انٹرنیشنل (کراچی) نومبر ۱۹۷۳ء

۱۹۷۵ء الہام (بھاول پور) شمارہ دسمبر ۱۹۷۵ء

۱۹۷۶ء الدعوۃ الاسلامیہ (بریڈ فورڈ) شمارہ جنوری ۱۹۷۶ء

نور الحبیب (بصیر پور) شمارہ جولائی ۱۹۷۶ء

۱۹۷۷ء تذکرۃ المحدثین (مؤلفہ مولانا غلام رسول) مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء

محمدٌ نورٌ (مؤلفہ مولانا محمد منشا تابش قصوری) مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء

اشرفیہ (مبارک پور، اعظم گڑھ) شمارہ مئی ۱۹۷۷ء

فتاویٰ نوریہ (مفتی محمد نور اللہ) مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء

۱۹۷۸ء نور الحبیب (بصیر پور) شمارہ ستمبر ۱۹۷۸ء

" " " " " " "

رضوان (لاہور) شمارہ اکتوبر ۱۹۷۸ء

۱۹۸۰ء الاشرف (کراچی) شمارہ فروری ۱۹۸۰ء

محمد صادق قصوری، یادِ فاروق، برج کلاں، ۱۹۸۰ء

۱۹۸۱ء محمد یٰسین اختر مصباحی، مولانا : مقدمہ امامِ اہلِ سنت، مطبوعہ الٰہ آباد ۱۹۸۱ء

افتخار احمد قادری، مولانا : مقدمہ گناہِ بے گناہی، مطبوعہ الٰہ آباد ۱۹۸۱ء

سالنامہ دامن سرحد (پشاور) شمارہ ۱۹۸۱ء

۱۹۸۲ء محمد بشیر مصطفوی، مولانا : اربعین جامی، میرپور آزاد کشمیر، ۱۹۸۲ء

۱۹۸۳ء الاشرف (کراچی) جولائی ۱۹۸۳ء

۱۹۸۴ء ماہنامہ ارتعاش (آزاد کشمیر)		جولائی، اگست ۱۹۸۴ء
سنّی دنیا	(بریلی)	ستمبر ۱۹۸۴ء
دامن سرحد	(پشاور)	سالنامہ ۸۴-۱۹۸۳ء
سنّی دنیا	(بریلی)	جنوری ۱۹۸۵ء
فیضان المشائخ	(چکوال)	سالنامہ ۱۹۸۵ء

تبصرے

مندرجہ ذیل کتب و رسائل پر تبصرے لکھے گئے جن میں سے اکثر شائع ہو چکے ہیں :

۱۹۶۸ء انعام الحق کوثر، ڈاکٹر : بلوچستان میں اردو، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء
(تبصرہ مطبوعہ سہ ماہی اُردو، کراچی، شمارہ ۱۹۷۱ء)

۱۹۷۱ء محمد امیر شاہ گیلانی، سید: سوانح حضرت شاہ عبداللہ المعروف بہ اصحابی، مطبوعہ پشاور ۱۹۷۱ء

محمد امیر شاہ گیلانی، سید : تذکرۂ علماء و مشائخ سرحد، جلد دوم مطبوعہ لاہور ۱۹۷۱ء
(تبصرہ مطبوعہ ماہنامہ الحسن پشاور، شمارہ ۱۵ مارچ ۱۹۷۱ء)

۱۹۷۲ء مولانا امیر شاہ گیلانی، سید: تذکرہ مشائخ قادریہ حسنینیہ، مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۷۲ء

۱۹۷۴ء حضور احمد سلیم، پروفیسر دو بیتی باباطاہر عریاں، مطبوعہ حیدر آباد سندھ ۱۹۷۴ء

ضیائے حرم، ختم نبوت نمبر، لاہور۔ دسمبر ۱۹۷۴ء
(تبصرہ مطبوعہ ضیائے حرم، لاہور شمارہ فروری ۱۹۷۵ء)

ظاہر شاہ میاں قادری، مولانا: تعظیم مصطفیٰ در مملکتِ کبریا، مدین

ظاہر شاہ میاں قادری، مولانا : ضیاء الصدور لمنکر التوسل باھل القبور، مدین !
(تبصرہ مطبوعہ ماہنامہ الحسن، پشاور، شمارہ یکم جون، ۱۹۷۴ء)

عبد الشاہد خاں شیروانی : باغی ہندوستان، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۴ء

۱۹۷۶ء محمد انوار اللہ نعیمی، مفتی : فتاویٰ نوریہ، جلد اوّل مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

محمد منشا تابش قصوری، مولانا : محمدؐ نورؐ، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

تبصرہ مشمولہ کتاب "اغثنی یا رسول اللہ"، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

انور علی، سیّد دیوانِ خورشید، مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۵ء

اقدس تسبیحی مراسم عروسِ ایرانی، مطبوعہ راولپنڈی ۱۹۷۶ء

شریف احمد شرافت نوشاہی، مولانا : منتخب اعجاز التواریخ، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

اسلم بستوی، مولانا : اوراقِ گل، مطبوعہ بلرام، ۱۹۷۶ء

(تبصرہ مطبوعہ ماہنامہ اشرفیہ، مبارکپور، مورخہ مئی/جون ۱۹۷۷ء

ضیائے حرم، مطبوعہ لاہور، جون ۱۹۷۶ء

محمد یٰسین اختر اعظمی، مولانا : امام احمد رضا خان اربابِ علم و دانش کی نظر میں، مطبوعہ الٰہ آباد ۱۹۷۷ء

افتخار احمد، مولانا : نور الایمان بزیارت آثار حبیب الرحمٰن مطبوعہ ساہیوال ۱۹۷۸ء

جلال الدین قادری، مولانا : خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء

(تبصرہ مطبوعہ ہفت روزہ افق کراچی، ۱۳/اپریل ۱۹۸۰ء

ترجمانِ اہل سنت (سنی کانفرنس نمبر، اکتوبر، نومبر ۱۹۷۸ء) کراچی ۱۹۷۸ء

راجہ غلام محمد : اِمتیازِ حق، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

سیّد نور محمد قادری، مولانا : اقبال کا آخری معرکہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

سیّد شجاعت علی قادری، مفتی : مجدد الأمۃ، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۹ء

افتخار احمد قادری، مولانا : الادب الجمیل، مطبوعہ سرائے میر اعظم گڑھ ۱۹۷۹ء

(تبصرہ مطبوعہ ماہنامہ فیض الرسول، براؤں شریف، شمارہ دسمبر ۱۹۷۹ء)

محمد یسین اختر الاعظمی مولانا : المدیح النبوی، مطبوعہ سرائے میر اعظم گڑھ ۱۹۷۹ء

SYED ANWAR ALI: MYSTICS, AND MONARCHS, KARACHI, 1979

نوری مجاہد (کلکتہ) جنوری ۱۹۸۵ء

جناب خالد عرفان، الہام (نعتیہ کلام) مطبوعہ کراچی ۱۹۸۵ء

خواجہ رضی حیدر : تذکرہ محدث سورتی، مطبوعہ دسمبر ۱۹۸۰ء

تبصرہ مطبوعہ ہفت روزہ افق، کراچی شمارہ ۱۳ مارچ ۱۹۸۰ء

افتخار احمد قادری، مولانا: فضائل قرآنی، مطبوعہ الہ آباد ۱۹۸۱ء

سیّد نور احمد قادری، اقبالؒ کے دینی اور سیاسی افکار مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء

میر غلام علی آزاد بلگرامی: مآثر الکرام، ترجمہ اردو علامہ محمد خالد فاخری (تبصرہ مطبوعہ مجلہ تعارف، کراچی ۱۹۸۴ء)

غائص جہلمی : گل ہائے بسیم مطبوعہ لاہور ۱۹۸۰ء

دامن سرحد (سالنامہ) مطبوعہ پشاور ۱۹۸۴-۸۵ء

راجہ غلام محمد: امتیاز حق (جدید ایڈیشن) مطبوعہ لاہور ۱۹۸۴ء

تیسرا باب

تأثرات!

۱ — علماء وصوفیہ

۲ — پروفیسر و ڈاکٹر

۳ — قلم کار

۴ — دانشور

۵ — اخبارات و رسائل

علماء
و
صوفیہ

	تاریخ وسنہ	نام	مقام
(۱)	۷-۱-۱۹۷۱	مولانا سید محمد حامد جلالی	کراچی (پاکستان)
(۲)	۱۶-۴-۱۹۷۲	مولانا عبد الحکیم شاہجہانپوری	لاہور (پاکستان)
(۳)	۱۵-۵-۱۹۷۲	مولانا محمد منشا تابش قصوری	کراچی (پاکستان)
(۴)	۲۱-۲-۱۹۷۲	حکیم مشتاق احمد حیدری	کراچی (پاکستان)
(۵)	۱۷-۲-۷۳	مولانا محمد مسلم نظامی	پاک پٹن (پاکستان)
(۶)	-۱۰-۱۹۷۳	علامہ عبد الستار خان نیازی	لاہور (پاکستان)
(۷)	۸-۱۲-۱۹۷۳	مفتی سید شجاعت علی قادری	کراچی (پاکستان)
(۸)	۱۶-۴-۱۹۷۴	مولانا محمد بشیر احمد	میرپور (آزاد کشمیر)
(۹)	۱۶-۵-۱۹۷۴	پیر محمد اسحٰق جان سرہندی	میرپور (تھرپارکر پاکستان)
(۱۰)	۱۹-۱۲-۱۹۷۴	مفتی محمد مکرم احمد	دہلی (بھارت)
(۱۱)	۱۵-۲-۱۹۷۵	مولانا محمد محمود احمد قادری	علیگڑھ (بھارت)
(۱۲)	۱۳-۵-۱۹۷۵	پیر محمد ہاشم جان سرہندی مجددی	کراچی (پاکستان)
(۱۳)	۹-۶-۱۹۷۵	مولانا قمر الزمان اعظمی	بریڈفورڈ (انگلستان)
(۱۴)	۹-۱۲-۱۹۷۵	مولانا قمر الزمان اعظمی	بریڈفورڈ (انگلستان)
(۱۵)	۲۱-۲-۱۹۷۶	مولانا محمد جلال الدین قادری	سرائے عالمگیر (پاکستان)
(۱۶)	۲۸-۷-۱۹۷۶	مولانا محمد یٰسین اختر مصباحی	مبارکپور (بھارت)
(۱۷)	۷-۹-۱۹۷۶	پیر محمد کرم شاہ الازہری	بھیرہ شریف (پاکستان)
(۱۸)	۴-۱۱-۱۹۷۶	ابو سعید مفتی محمد حسین چشتی	ڈیرہ اسمٰعیل خان (پاکستان)

تاریخ وسنہ	نام	مقام
(۱۹) -۱-۱۹۷۶	مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور (پاکستان)
(۲۰) ۱۹۷۷ -	مولانا تاج محمد صدیقی القادری	پشاور (پاکستان)
(۲۱) ۷-۳-۱۹۷۷	مولانا اسلم بستوی	بلرام پور (بھارت)
(۲۲) ۱۶-۵-۱۹۷۷	شاہ محمد عارف اللہ میرٹھی	راولپنڈی (پاکستان)
(۲۳) -۱۹۷۹	مولانا محمد مشیر احمد دہلوی	کراچی (پاکستان)
(۲۴) ۲۳-۳-۱۹۷۹	حکیم سید اکرام حسین چشتی سیکری	حیدرآباد (سندھ، پاکستان)
(۲۵) ۳-۴-۱۹۷۹	مولانا محمد عبدالمنعم ہزاروی	کراچی (پاکستان)
(۲۶) ۳-۶-۱۹۷۹	مولانا محمد اطہر نعیمی	کراچی (پاکستان)
(۲۷) ۱۵-۶-۱۹۷۹	مولانا عبدالرحمٰن	بنّوں (پاکستان)
(۲۸) ۱-۷-۱۹۷۹	دیوان سید آل مجتبیٰ علی خان	پشاور (پاکستان)
(۲۹) ۱۲-۱۰-۱۹۷۹	مولانا ابوالخیر حبیب احمد	فیصل آباد (پاکستان)
(۳۰) ۱۴-۲-۱۹۸۰	مولانا محمد یوسف عازم القادری	دوحہ (قطر)
(۳۱) -۱۹۸۰	مولانا محمد صدیق ہزاروی	لاہور (پاکستان)
(۳۲) ۳-۹-۱۹۸۰	مولانا افتخار احمد قادری	مبارکپور (بھارت)
(۳۳) ۱۲-۱۲-۱۹۸۰	مولانا پیر محمد کرم شاہ الازہری	بھیرہ ضلع سرگودھا (پاکستان)
(۳۴) -۱۹۸۱	مولانا محمد احمد مصباحی	محمد آباد (بھارت)
(۳۵) ۴-۲-۱۹۸۱	مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور (پاکستان)
(۳۶) -۱۹۸۱	مولانا افتخار احمد القادری	مبارکپور (بھارت)
(۳۷) -۱-۱۹۸۱	مولانا محمد یٰسین اختر الاعظمی	مبارکپور (بھارت)
(۳۸) ۲۶-۲-۱۹۸۲	مولانا عبدالسمیع صدیقی	اعظم گڑھ (بھارت)

تاریخ وسنہ	نام	مقام
(۳۹) ۳۰-۳-۱۹۸۲	مولانا عبدالرسول قادری مگسی بلوچ	سکرنڈ (پاکستان)
(۴۰) ۲۰-۱۱-۱۹۸۲	علامہ ظہیر الدین قادری	کانپور (بھارت)
(۴۱) ۳۱-۵-۸۳	مولانا شفیق احمد النوری	بمبئی (بھارت)
(۴۲) ۱۵-۱۱-۸۳	مولانا شریف احمد	الہ آباد (بھارت)
(۴۳) ۴-۸-۸۵	بدر المشائخ مولانا فضل الرحمن المجددی	لاہور (پاکستان)

(۱) مولانا سید محمد حامد جلالی، کراچی، پاکستان)

۱-۷-۱۹۷۱

آپ کی تحریر میں میانہ روی اور دور اندیشی ہے، آپ ہر بات سمجھ کر اور پرکھ کر مع دلائل لکھنے کے عادی ہیں، شاید یہ مخصوص ورثہ ہے جو سراپائے قدس

حضرت امام صاحب یعنی اپنے والد صاحب سے آپ کو ملا ہے، آپ نے اس چھوٹی سی عمر میں بڑے بڑے کام انجام دے ڈالے، اللہ کرے زور قلم اور زیادہ اور عمر میں برکت عطا فرمائے اور توفیقِ خیر زیادہ سے ارزانی عطا فرمائے۔

(مکتوب، مولانا محمد حامد جلالی، کراچی، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محررہ جولائی ۱۹۷۱ء)

(۲) مولانا محمد عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری، لاہور (پاکستان)

۱۶-۴-۱۹۷۲

سب سے اہم بات یہ تحریر کرنا باقی ہے کہ جناب کی تصانیف خصوصاً "مظہر الاخلاق" "تذکرہ مظہر مسعود"، "مواعظ مظہری" اور "مکاتیب مظہری"، پیش نظر ہیں۔ تبصرہ کرنا مقصود نہیں، بلکہ اظہار تشکر کے طور پر کہتا ہوں کہ ان تصانیف کے ذریعہ آنجناب نے حضرت مفتیٔ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اسم گرامی اور کارناموں کو زندہ رکھنے کا سامان مہیا کر کے جہاں ایک طرف خود کو عظیم سعادت منداور

فرزند ثابت کیا، وہاں دوسری طرف ان کارہائے نمایاں کے ذریعے میرے جیسے نااہلوں، برائے نام مظہری بننے والوں کو بھی ندامت وشرمندگی کے احساس سے چھڑا دیا۔ کیونکہ ہم کوتاہ اندیشوں سے کچھ بھی نہیں ہو سکا۔ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ سے تعلق رکھنے والے جملہ حضرات پر آپ کا یہ عظیم احسان ہے۔

(مکتوب مصنف شہیر مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد محررہ ۱۶؍ اپریل ۱۹۷۲ء)

(۲۱) مولانا محمد منشا تابش قصوری، مریدکے (پاکستان)

۱۵-۵-۱۹۷۲

اس میں کوئی شک نہیں کہ فاضل بریلوی، حضرت مفتی اعظم محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ اور مولوی اشرف علی تھانوی رح ایسی شخصیتوں نے تحریک ترکِ موالات کی شدت سے مخالفت کی جو سرکارِ انگلشیہ کے ایما پر نہیں، بلکہ شریعت محمدیہ کی طرف سے عظیم ذمہ داری کا نتیجہ تھی جیسا کہ آپ نے اس معرکۃ الآرا مسئلے کی گتھیوں کو سلجھانے میں بڑی کامیاب کوشش فرمائی اور عدیم النظیر مجاہدانہ کارنامہ انجام دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ ایسے طوفان خیز لمحوں میں کشتیٔ سنیت کے ناخدا بن کر سامنے آئے ہیں، جبکہ بادِ مخالف پورے زور سے ہمیں ختم کرنے کے درپے ہے ... آپ کا مقالہ جہاں ہمارے لئے باعثِ صد افتخار ہے وہاں معترضین کو دعوتِ غور وفکر دے رہا ہے، آپ نے اس عظیم الشان، عدیم النظیر تصنیف[1] کو مسندِ شہود

---

[1] فاضل بریلوی اور ترکِ موالات، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۱ء

نوٹ: اس کتاب کے اب تک چھ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ پانچ لاہور سے اور ایک مبارکپور (ضلع اعظم گڑھ، بھارت) سے۔ مظہری

پر جلوہ فرما کر اہلِ سنت پر بڑا احسان فرمایا۔

(مکتوب، مولانا محمد منشا، نائب ناظم شعبۂ تصنیف و تالیف جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محررہ ۱۵/ مارچ ۱۹۷۲ء)

(۴) حکیم مشتاق احمد حیدری، کراچی (پاکستان)

۲۱-۱۲-۱۹۷۲

زیرِ نظر کتاب لاجواب (فاضل بریلوی اور ترکِ موالات) کو اس احقر نے بالاستیعاب دیکھا ہے، اگرچہ اوراق مختصر ہیں، معلومات مربوط ہیں، مدلل ہیں۔ انشاء اللہ اہلِ ذوق اور ہماری نئی نسل کو علماء ربانی کی سیاسی بصیرت کا بھی اندازہ ہو گا۔

آں مخدوم زادہ کی یہ پہلی تصنیف نہیں ہے، قبل ازیں تصنیفات اور تالیفات کے جو گراں بہا نمونے منظرِ عام پر آ چکے ہیں، وہ جذبۂ خدمتِ دین اور اعلانِ حق و اعلائے کلمۃ اللہ کے قدیم خصوصیات جو اس خاندانِ عالی شان کو من جانب اللہ حاصل ہیں، محتاجِ تعارف نہیں ہیں۔ واللہ یختص برحمتہ من یشآء واللہ ذوالفضل العظیم۔

یہ کتاب ایک محققانہ مقالہ ہے، عالمانہ تبصرہ ہے، جس کی سلیس و سہل ممتنع قسم کی اندازِ نگارش سے افادی حیثیت بدرجہا اعلیٰ و بالا ہو گئی ہے۔ اللھم زد فزد ولا زالت شموس اقبالہ طالعۃ وبدور کمالہ ثاقبۃ، آمین یا رب العلمین جزاکم اللہ خیر الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

(مکتوب، حکیم مشتاق احمد حیدری خلیفہ علامہ مفتی محمد محمود الوری بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محررہ ۲۱/ دسمبر ۱۹۷۲ء)

(۵) مولانا محمد مسلم نظامی، پاک پٹن (پاکستان)

۱۷-۴-۱۹۷۳

ماشاء اللہ آپ نے یہ مقالہ (فاضل بریلوی اور ترک موالات) خوب تحریر کیا ہے، بلکہ وقت کی اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اگرچہ یہ کام حضرت فاضل بریلوی کے جانشینوں کا تھا، مگر ؏

این سعادت بزور بازو نیست

آپ نے اس مقالے میں حضرت فاضل بریلوی کے نقطۂ نظر کو ایک مومن کی فراست کے ساتھ سمجھا ہے اور دلائل کے ساتھ بہت دل کش انداز میں تحریر اور اس کی وضاحت فرمائی ہے، جس کے لیے آپ لائق صد مبارکباد ہیں۔ ھو اللہ الموفق والمستعان!

(مکتوب، مولانا محمد مسلم نظامی، صدر ادارۂ تصوف، پاک پٹن، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محررہ ۱۷ راپریل ۱۹۷۳ء)

(۶) مولانا عبدالستار خان نیازی، لاہور (پاکستان)

۲۲-۱۰-۱۹۷۳

محترم پروفیسر صاحب، جماعت اہل سنت کا عظیم سرمایہ ہیں۔

(بحوالہ مکتوب ظہور الدین خان، سکریٹری مرکزی مجلس رضا، لاہور، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محررہ ۲۲ راکتوبر ۱۹۷۲ء ـــ)

(۷) مفتی سید شجاعت علی قادری، کراچی (پاکستان)

۸-۱۲-۱۹۷۳

ڈاکٹر صاحب نے مجھے "فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں" مع اغلاط نامہ بھیج دی ہے۔ کتاب ظاہری و باطنی ہر لحاظ سے دور جدید کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ اتنی بہترین کتاب شائع کرنے پر آپ تمام حضرات کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مولا تعالیٰ مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔

(مکتوب، مفتی سید شجاعت علی قادری، شیخ الفقہ دار العلوم نعیمیہ کراچی، بنام سیکریٹری مرکزی مجلس رضا، لاہور، محررہ ۸ر دسمبر ۱۹۷۳ء —)

(۸) مولانا محمد بشیر احمد، میرپور (آزاد کشمیر)

۱۶-۴-۱۹۷۴

آنجناب کی علمی، تبلیغی اور مخلصانہ کاوشوں کو دیکھ کر اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ آپ کی اس عظیم کوشش کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

(مولانا محمد بشیر احمد، صدر ورلڈ اسلامک مشن، آزاد کشمیر بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد محررہ ۱۶ر اپریل ۱۹۷۴ء)

(۹) پیر محمد اسحٰق جان سرہندی، میرپور (تھرپارکر، سندھ)

۱۹-۵-۱۹۷۴

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب، دہلی کے مشہور و ممتاز عالم دین اور روحانی

پیشوا، حضرت مفتی اعظم ہند، الحاج شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہٗ العزیز شاہی امام مسجد فتحپوری، دہلی، کے فرزند رشید ہیں۔ جن کی حق گوئی اور بے باکی نے باطل کا سر ہمیشہ نیچے رکھا ..... پروفیسر موصوف گزشتہ پندرہ سال میں ۲۰ سے زیادہ تحقیقی مقالات و مضامین لکھ چکے ہیں اور ایک درجن سے زیادہ کتابیں تصنیف فرما چکے ہیں اور یہ تمام علمی ذخیرہ شائع ہو چکا ہے — انکی تحقیقات ہر مکتبۂ فکر کے علماء میں بہ نظر استحسان دیکھی گئی ہیں — پاک و ہند میں بھی اور بیرونی ممالک میں بھی — یہ بات فاضل مؤلف کی اعتدال پسندی کی دلیل اور ہمہ گیر مقبولیت پر شاہد ہے ؎

یہ کیفیت اسے ملتی ہے، ہو جس کے مقدر میں
مئے الفت نہ خم میں ہے، نہ شیشے میں، نہ ساغر میں

(تاثرات، مولانا محمد اسحٰق جان سرہندی سابق صدر مسلم لیگ ضلع تھرپارکر محررہ، ۱۹ مئی ۱۹۷۴ء)

(۱۰) مفتی مکرم احمد، دہلی (بھارت)

۹-۱۲-۱۹۷۴

میں نہ کوئی ادیب ہوں اور نہ علمی استعداد ہی کچھ ہے، آپ کے اس مضمون کی سلاست اور جامعیت دیکھ کر میں اس کشمکش میں ہوں کہ نہ تو یہ رنگ ڈپٹی نذیر احمد کا ہے، نہ ہی سر سید کا، فرحت اللہ بیگ اور خواجہ حسن نظامی کا رنگ بھی جداگانہ ہے، غالب کا رنگ بھی ادباء انفرادی مانتے ہیں، لیکن آپ کی یہ طرزِ تحریر ان سب سے جداگانہ رہتے ہوئے باکمال اور جامع نظر آرہی ہے یہیں کہوں گا کہ آپ کا رنگ ان سب سے جدا ہے، لیکن اس میں وہ تمام خوبیاں ہیں جو کسی اچھے مضمون نگار میں ہونی چاہئیں۔ تنقید میں آل احمد سرور اور

پروفیسر احتشام حسین، نیز کلیم الدین کے ہاں وہ مزا نہیں جو آپ کے ہاں مجھے اس مختصر مضمون میں میسر آیا —— اعتدال پسند مزاج اور عادلانہ تصنیف و تالیف کا جو تصوّر ذہن میں آتا ہے وہ اس سے پہلے کسی اور تصنیف میں اتنا نظر نہیں آیا ——

(مکتوب، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ۱۹ دسمبر ۱۹۷۴ء —)

(۱۱) مولانا محمود احمد قادری، علی گڑھ (بھارت)

۱۵-۲-۱۹۷۵

"فاضل بریلوی" علمائے حجاز کی نظر میں" کے بارے میں ان حضراتِ ثلاثہ[1] نے کہا کہ اب غلط فہمیوں کے بادل چھٹ جائیں گے۔ بہت خوب کتاب لکھی ہے۔ ڈاکٹر محمد رضوان اللہ صاحب[2] جو کہ مؤلف کی برادر زادی کے شوہر ہیں، اس لئے ہم سبھوں نے ان کو راست مبارکباد دی۔ یونیورسٹی کے کم از کم ۱۵ اساتذہ نے سعیدی صاحب اور پروفیسر مسعود احمد صاحب کی کتاب ملاحظہ اور مدح و توصیف کی۔ بعض بے خبر متعصبوں نے کہا "ہم لوگ بڑی غلط فہمی میں رہے"

(مکتوب مولانا محمود احمد قادری، مصنف تذکرہ علمائے اہل سنّت" بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری، صدر مرکزی مجلس رضا، لاہور۔ محررہ ۱۵ رفروری، ۱۹۷۵ء)

---

[1] (ا) پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین آرزو، صدر شعبۂ عربی، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ
(ب) پروفیسر حکیم خلیل احمد، طبیہ کالج، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (بھارت)
(ج) مولانا سید ظہیر احمد زیدی، استاد شعبۂ دینیات، مسلم یونیورسٹی، علیگڑھ (بھارت)
[2] صدر شعبۂ سنی دینیات، مسلم یونیورسٹی، علیگڑھ (بھارت) (مظہری)

(۱۲) مولانا جمیل احمد نعیمی، کراچی (پاکستان)

۱۳ - ۵ - ۷۵

حیاتِ مظہری اور عنایت نامہ موصول ہوا۔ یاد آوری اور اس عزت افزائی کا شکریہ۔ احقر نے بڑی دلچسپی کے ساتھ از اوّل تا آخر "حیاتِ مظہری" کا مطالعہ کیا۔ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ جناب نے دریا کو کوزے میں بھر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جہاں اور خوبیوں سے نوازا ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کا اندازِ تحریر بڑا ہی شگفتہ اور دل نشین ہوتا ہے، اللہ کرے زورِ تحریر اور زیادہ!

(مکتوب مولانا جمیل احمد نعیمی سرپرست و مہتمم دار العلوم نعیمیہ، کراچی، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی محررہ ۱۳ مئی ۱۹۷۵ء)

(۱۳) پیر محمد ہاشم جان سرہندی مجددی، کراچی (پاکستان)

۹ - ۶ - ۱۹۷۵

آپ حضرت مولانا مفتی مظہر اللہ قدس سرہٗ کے صاحبزادے ہیں کہ جو جامعِ کمالاتِ ظاہری و باطنی تھے۔ ان کے تقویٰ اور پاک نفسی کے دوسرے مذاہب کے لوگ بھی معترف تھے، یہ انھیں کی تربیت اور فیضِ نظر کا اثر تھا کہ ایسے اہلِ علم اور اہلِ قلم پیدا ہوئے کہ جنہوں نے ان کی یاد تازہ کر دی اور ان کے نام کو روشن رکھا۔

کمال و فضلِ پسر زیب و زینت پدر است
شود ز آبِ گوہر نام ابرِ نیساں سبز

(تاثرات: مولانا پیر محمد ہاشم جان سرہندی مجددی سابق صدر جمعیت الاطباء وصدر جمعیت العلماء سندھ، محررہ ۹؍جون ۱۹۷۵ء)

(۱۴) مولانا قمر الزمان اعظمی، بریڈفورڈ (انگلستان)

۹-۱۲-۱۹۷۵

خدائے پاک آپ کو آپ کی خدماتِ جلیلہ کا صلہ عطا فرمائے۔ جس قدر تندہی کے ساتھ آپ مذہب اہلِ سنت کی خدمت کر رہے ہیں وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ آپ کی ذات پر دنیائے سنیت جس قدر فخر کرے، کم ہے۔

(مکتوب، مولانا قمر الزمان اعظمی، سیکریٹری ورلڈ اسلامک مشن، بریڈفورڈ، انگلستان، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محررہ ۹؍دسمبر ۱۹۷۵ء)

(۱۵) مولانا محمد جلال الدین قادری، سرائے عالمگیر (پاکستان)

۲۶-۲-۱۹۷۶

ارشاد و تبلیغ دینِ حقہ میں مصروف اوقات کی گزراں جہاں آپ کیلئے باعثِ سعادت ہے وہاں ہمارے لئے مظہر محبت و رضائے الٰہی ہے۔ اللھم زد فزد آپ کا وجودِ مسعود دینی درد اور عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رکھنے والوں کیلئے مشعلِ راہ ہے۔ آپ کی قلبی واردات اور خارجی حالات کا پڑھ کر اپنے اسلاف کی یاد تازہ ہوتی جنہیں کثرتِ مواقع دولتِ اسباب کے عالم میں بھی خصوصی انعامات سے نوازا گیا اور وہ تشنگانِ علم و عرفان کی پیاس بجھاتے رہے ـــــ صحرائی مقام مٹھی میں رہ کر آپ کی محبت مصطفےٰ اور خلوص کی لو سینکڑوں میل دور یہاں کوہستانی علاقے میں بھی پھیلی ہوتی ہے۔

(مکتوب مؤرخِ اہلِ سنت، مصنف "خطباتِ آل انڈیا کانفرنس"،
بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محررہ ۲۶ر فروری ۱۹۷۶ء)

(۱۶) مولانا محمد یٰسین اختر، مبارک پور (بھارت)

۲۸-۷-۱۹۷۶

آپ کے قلم سے نکلی ہوئی چند کتابیں نظر سے گزریں۔ جنہیں اعتدال و پختگی اور شگفتگی و روانئ قلم کا اعلیٰ ترین نمونہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ کتنا حقیقت نگار ہے آپ کا قلم اور کتنا پختہ ہے آپ کا اندازِ تحریر! —— واللہ پڑھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے اور قلب کی گہرائیوں سے یہ دعا نکلتی ہے۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

(مکتوب، مولانا محمد یٰسین اختر مصباحی، استادِ ادبِ عربی دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور (بھارت) محررہ ۲۸ر جولائی ۱۹۷۶ء)

(۱۷) جسٹس پیر محمد کرم شاہ، بھیرہ شریف (پاکستان)

۷-۶-۱۹۷۶

"ضیائے حرم" میں جناب کے تأثرات[1] سے صرف فقیر ہی نہیں، بلکہ ضیائے حرم کا ہر قاری متأثر ہے۔ یہ چشمۂ فیض جاری رہے اور ہم جیسے تشنہ لب

---

[1] ماہنامہ "ضیائے حرم" (لاہور) میں تأثرات کا ایک سلسلہ شائع ہوتا تھا جو بعد میں "موجِ خیال" کے نام سے مدینہ پبلشنگ کمپنی (کراچی) نے ۱۹۷۷ء میں کتابی صورت میں شائع کر دیا (مظہری)

سیراب ہوتے رہیں۔ آمین ثم آمین !

(مکتوب، مفسر ضیاء القرآن، پیر محمد کرم شاہ الازہری، بھیرہ شریف، محررہ ۶ر ستمبر ۱۹۷۶ء)

(۱۸) ابو سعید مفتی محمد حسین چشتی، ڈیرہ اسماعیل خان (پاکستان)

۴-۱۱-۱۹۷۶

مجھے آپ جیسے لوگوں سے سخت محبت ہے جو اندھیروں میں دیئے جلائے ہوئے ہیں۔

(مکتوب بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، از ڈیرہ اسماعیل خان)
محررہ ۴ر نومبر ۱۹۷۶ء

(۱۹) مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری، لاہور (پاکستان)

۷۶/-/-

جناب ڈاکٹر مسعود احمد مدظلہ، پرنسپل گورنمنٹ کالج مٹھی (ضلع تھرپارکر، سندھ) علم و ادب کی دنیا میں بلند مقام رکھتے ہیں۔ (مولانا عبد الحکیم شرف قادری، تذکرۂ علمائے اہل سنت، مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۶ء، ص ۵۲۴)

(۲۰) شاہ محمد عارف اللہ میرٹھی، راولپنڈی (پاکستان)

۱۶-۵-۱۹۷۷

آپ جو علمی اور تحقیقی کام کر رہے ہیں اس پر اہل سنت جتنا فخر کر سکیں کم ہے۔

آپ نے امام احمد رضا بریلوی کی شخصیت اور ان کی عظیم دینی خدمات کو جس طرح اجاگر فرمایا اس پر مستحق تبریک ہیں۔
(مکتوب شاہ محمد عارف اللہ، چیئرمین مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی، حکومت پاکستان محررہ ۱۶ مئی ۱۹۷۷ء، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

(۲۱) مولانا تاج محمد صدیقی القادری پشاور (پاکستان)

۱۹۷۷ء/-/-

(ا)

آپ کی دینی خدمات قابلِ قدر ہیں۔ اللہ پاک قبول اور مقبول فرما کر توشۂ آخرت بنائے آمین۔

(ب)

مونس و مخلص و دلنواز — مرکز مہر و وفا ہیں آپ
پیکر سعادت و مسعود — راحتِ جان و دلربا ہیں آپ
ابن مظہر سراپا مظہر — مظہر حق نما ہیں آپ

(مکتوب، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

(۲۲) مولانا اسلم بستوی، بلرام پور (بھارت)

۷-۳-۱۹۷۷

اپنے علما کا مثبت انداز میں تعارف بھی میرے نزدیک جماعت کا تعمیری کام ہے۔ آپ کی جو تحریریں میرے سامنے آئی ہیں میں نے اس کے بارے میں بھی یہی اثر لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ سے غائبانہ مجھے ایک لگاؤ سا ہو گیا ہے۔ مولا تعالیٰ آپ جیسے دانشور کا سایہ دراز فرمائے اور ملّتِ اہل سنت کے تعمیری

کاموں کو فروغ حاصل ہو!
(مکتوب مولانا اسلم بستوی، نائب شیخ الحدیث جامعہ عربیہ انوار القرآن، بلرام پور۔ بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محررہ ۷ مارچ ۱۹۷۷ء)

(۲۳) مولانا مشیر احمد دہلوی، کراچی (پاکستان)

۱۹۷۸/-/-

جناب ڈاکٹر محمد مسعود احمد علوم اسلامیہ کے ساتھ ساتھ علوم مغرب پر بھی گہری نظر رکھتے ہیں، پی۔ایچ۔ڈی ہیں، کئی اہم اور ضخیم کتب کے مصنف و مؤلف ہیں۔ اردو، عربی، فارسی اور انگریزی پر یکساں عبور رکھتے ہیں موصوف کی علمی، ادبی اور دینی خدمات نہایت قابلِ قدر ہیں۔ وادیٔ سندھ کی سنگلاخ سرزمین پر علم کی آبیاری کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے۔ آمین!۔
("میرے خیالوں کی دنیا" از مولانا مشیر احمد دہلوی، صدر اول جمعیت برادران دہلی، مشمولہ "ترجمان جمعیّت" (کراچی) دہلی نمبر ۱۹۷۸ء، ص ۱۹۴)

(۲۴) حکیم سید اکرام حسین سیکری، حیدرآباد سندھ (پاکستان)

۲۳-۳-۱۹۷۹

سنی اہلِ قلم حضرات میں آپ کا وجود مسعود بسا غنیمت ہے، خدا آپ کو تادیر سلامت رکھے اور آپ کی نگارشات سے ہمیشہ ملک و ملت کو فائدہ پہنچائے۔
(مکتوب، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محررہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۹ء)

(۲۵) مولانا عبدالمنعم ہزاروی، کراچی (پاکستان)

۳-۴-۱۹۷۹

اللہ تعالیٰ پوری قوم کی طرف سے آپ کو جزائے خیر عنایت فرمائے، آپ نے وہ کام کیا ہے، جو ہمیشہ تاریخ میں زندہ رہے گا، اور زمانہ کیساتھ ساتھ اس کی قدر و قیمت میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(مکتوب مولانا محمد عبدالمنعم ہزاروی ”مدیر ماہنامہ“ ترجمان اہل سنت“ کراچی مورخہ ۳؍اپریل ۱۹۷۹ء

(۲۶) مولانا محمد اطہر نعیمی، کراچی (پاکستان)

۲/۶/۱۹۷۹

اللہ تعالیٰ آپ کی دینی و ملّی مساعی کو مقبول فرمائے، صحت و عافیت کے ساتھ عمر طویل مرحمت فرمائے تاکہ آپ کے شہ پاروں سے ملّتِ مسلمہ مستفید ہوتی رہے۔

(مکتوب مولانا محمد اطہر نعیمی، خطیب جامع مسجد آرام باغ، کراچی، مورخہ ۲؍جون ۱۹۷۹ء بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

(۲۷) مولانا عبدالرحمٰن، بنّوں (پاکستان)

۱۵-۶-۱۹۷۹

”موج خیال“ (مصنفہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد، مطبوعہ کراچی) کیا ہے؟______

بیش قیمت موتیوں کا ہار ہے جس کا ہر موتی خوبی و کمال اور حسن و جمال میں دوسرے سے بڑھ کر ہے ـــــ دل سوزی، اعتدال پسندی اور حق گوئی کا شاہکار ہے ـــــ میٹھی زبان اور شیریں بیانی نے اس کی قدر و قیمت کو اور بڑھا دیا ہے اور پھر اختصار، جامعیت، اللہ اللہ! یؤتی اللہ فضلہ من یشاء، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ـ!

(مکتوب، مولانا عبدالرحمٰن خطیب جامع مسجد غزنی خیلاں، شہر بنوں، محررہ ۱۰ر جون، ۱۹۷۹ء)

(۲۸) دیوان سید آل مجتبیٰ علی خان، پشاور (پاکستان)

۱۹۷۹-۷-۱

آپ کی یاد کے ساتھ بہت سی یادگاریں وابستہ ہیں ـــــ عرصہ ہوا، "موجِ خیال" پہنچ گئی تھی، اس کا شکریہ واجب تھا، اس کے مضامین کئی بار پڑھے اور ہر بار طبیعت محظوظ ہوئی، ہلکا پھلکا اور دل نشیں انداز بیان بیحد پسند آیا، تمام مضامین کو جس طرح روزمرّہ میں ادا کیا ہے وہ قابل صد مبارکباد ہے ـ کیوں نہ ہو علمی خاندان کے چشم و چراغ ہونے کے علاوہ خود ماشاءاللہ اسلاف کے نقش پر ہیں، فقیر کی دعا ہے، اللہ تعالیٰ علمی و روحانی درجات بلند فرمائے۔ بحرمۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ـ آمین!

(مکتوب سید آل مجتبیٰ علی خان سجادہ نشین خواجہ معین الدین چشتی اجمیری مقیم پشاور، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محررہ یکم جولائی ۱۹۷۹ء)

(۲۹) مولانا ابوالخیر حبیب احمد، فیصل آباد (پاکستان)

۱۲-۱۰-۷۹

بندہ نے آپ کی بیشتر کتب کا مطالعہ کیا ہے جس میں "موجِ خیال"[۱]، "فاضل بریلوی[۲] اور ترکِ موالات"، "فاضل بریلوی علمائے حجاز[۳] کی نظر میں" بیحد عمدہ کتابیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ہمت و توفیق و استقامت عطا فرمائے تاکہ اغیار بھی کہنے پر مجبور ہو جائیں ؎

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلم
جس سمت آگئے ہو، سکّے جما دیئے ہیں

(مکتوب مولانا حبیب احمد، دارالعلوم امینیہ رضویہ، فیصل آباد۔ بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محررہ ۱۲/اکتوبر ۱۹۷۹ء)

(۳۰) مولانا محمد یوسف عازم القادری (دوحہ، قطر، عربین گلف)

۱۴-۲-۱۹۸۰

اگرچہ رابطہ آج قائم کر رہا ہوں، مدت سے آپ کے مضامین ہند و پاک کے اہل سنت والجماعت جرائد میں پڑھ رہا ہوں جس لگن اور محنت سے آپ یہ مسلک حق اور شاہ احمد رضا خان صاحب کے افکار کی ترجمانی کر رہے ہیں

۱؎ موجِ خیال، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۷ء
۲؎ فاضل بریلوی اور ترکِ موالات، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۱ء
۳؎ فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں مطبوعہ لاہور ۱۹۷۳ء

وہ آپ کا حصہ ہے، بلکہ میں تو، سچ پوچھو، تو یہ کہوں گا کہ آج گئے گزرے دور میں آپ اعلیٰ حضرت کے نائب اور خلیفۂ اعظم ہیں۔

(مکتوب، محمد یوسف عازم القادری، دوحہ، محررہ ۱۴ر فروری ۱۹۸۰ء)

(۳۱) مولانا محمد صدیق ہزاروی، لاہور (پاکستان)

۱۹۸۰/-/-

قدیم وجدید علوم کے جامع، عظیم محقق، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد .... ایک عظیم علمی و روحانی خاندان کے چشم وچراغ ہیں..... حضرت پروفیسر صاحب نے میدان تحقیق وتحریر میں جو کام کیا ہے یا کر رہے ہیں، صفحات تاریخ کا ایک زرّیں باب ہے ...... حضرت پروفیسر صاحب نے اپنی خداداد قلمی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے کبھی بخل سے کام نہیں لیا، بلکہ ان کا قلم اسلامی تعلیمات اور مفکرین اسلام کی خدمات کو اجاگر کرنے میں مصروف رہتا ہے ..... پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہٗ نے اہل سنت وجماعت کے قلم کاروں کو نئے اندازِ نگارش سے روشناس کرایا۔

(محمد صدیق ہزاروی: تعارف علمائے اہلِ سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء)

(۳۲) مولانا افتخار احمد قادری، مبارکپور (بھارت)

۱۹۸۰-۱۰-۳

تحدیثاً بنعمۃ اللہ آپ جس رفتار سے دین مبین کی خدمات میں پیش قدمی کر رہے ہیں، بلاشبہ یہ عظیم سعادت ہے اور اس کے اندر توفیق ایزدی اور تائید ربی کی یقیناً کارفرمائی ہے۔ ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اس زمانے میں حق بولنے، حق لکھنے اور حق کو حق ثابت کرنے والوں میں آپ کی خدمات اور آپ کی زبان سے نکلی ہوئی حق کی آواز کو نہ مٹایا جاسکے گا اور نہ دبایا جاسکے گا۔

اللھم زد فزد!

(مکتوب مولانا افتخار احمد قادری مورخہ ۳؍ اکتوبر ۱۹۸۰ء، المجمع الاسلامی، مبارکپور (بھارت)

(۳۳) جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری، بھیرہ شریف (پاکستان)

۱۹۸۰-۱۲-۱۲

حکومتی حلقوں میں عام طور پر ہمارے اسلاف کے بارے میں انتہائی سرد مہری کا مظاہرہ کیا جاتا ہے اور اس میدان میں تحقیق کرنے والوں کے راستہ میں طرح طرح کی رکاوٹیں کھڑی کی جاتی ہیں جن سے نوجوانوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے، اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ حکومت کے ساتھ ہمارے قائدین کا رویّہ معاندانہ رہا ہے، نہ ان کے قریب آنے کی کوشش کی گئی ہے اور نہ ان کو اپنے نظریات سے معیاری انداز میں آگاہ کرنے کے لیے کچھ کام ہوا ہے .... اس سلسلے میں ہمارے حلقے میں یہ فخر آپ کو حاصل ہے کہ آپ نے ٹھوس بنیادوں پر ٹھوس کام کیا ہے۔

(مکتوب جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری، محررہ ۱۲؍ دسمبر ۱۹۸۰ء از بھیرہ شریف (ضلع سرگودھا)

(۳۴) مولانا محمد احمد الاعظمی المصباحی، مبارکپور (بھارت)

۱۹۸۱/ - / -

انھیں بارگاہِ قدرت اور آستانۂ رحمت سے ایک حالات آشنا مومن کا دلِ سوزمند، ایک دوررس مفکر کا ذہن، ایک پُرخلوص داعی کی فکر، ایک جفاکش محقق کا ذوقِ جستجو، ایک حقیقت نگار مؤرخ کا قلم، ایک جادو بیان ادیب کا اسلوبِ تحریر، ایک مردِ طریقت کا حسنِ کردار اور ایک عاقبت اندیش کی جہدِ لیل و نہار نصیب ہوئی ہے۔

(تعارف "فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں" چھٹا ایڈیشن ۱۹۸۱ء مطبوعہ الہ آباد، رکن مجمع الاسلام، مبارکپور، صدر المدرسین فیض العلوم محمد آباد گوہنہ، ضلع اعظم گڑھ (بھارت)

(۳۵) مولانا عبدالحکیم شرف قادری، لاہور (پاکستان)

۱۴ - ۲ - ۱۹۸۱

آپ نے مختصر عرصے میں سنّیت کے لیے جو کام کیا ہے اور جس انداز سے کیا ہے اس سے پہلے طویل عرصہ میں نہ ہو سکا اور اس کے خاطر خواہ اثرات بھی مرتب ہوئے ہیں۔ مولائے کریم جل مجدہٗ دونوں جہاں میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

(مکتوب مولانا محمد عبدالحکیم شرفؔ قادری شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، محررہ ۱۴ر فروری ۱۹۸۱ء)

(۳۶) مولانا افتخار احمد قادری، رکن المجمع الاسلامی، مبارکپور (بھارت)

۱-۱-۱۹۸۱

پروفیسر صاحب کی کتابوں کا اسلوبِ نگارش؟ ـــــ سبحان اللہ! ماشاءاللہ نہایت مؤثر، پرکشش، دلفریب، سائنٹیفک، دلربا اور وجدان کو چھو لینے والا ہوتا ہے، جو پڑھتا ہے متأثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ تحریر میں برجستگی اور روانی اتنی کہ جیسے قلم کو جنبش دی گئی اور وہ سیلِ رواں کی طرح بہتا چلا گیا ہو ـــــ مدلل اس طرح کہ جو بات کہی گئی ہے سند اور دلیل سے کہی گئی ہے ـــــ اندازِ نگارش ممتاز، منفرد، سنجیدہ اور پُر وقار ـــــ

(پیش لفظ "گناہِ بے گناہی" مطبوعہ الٰہ آباد ۱۹۸۱ء، از مولانا افتخار احمد قادری رکن المجمع الاسلامی، مبارکپور، ص ۱۲-)

(۳۷) مولانا محمد یٰسین اختر الاعظمی، رکن المجمع الاسلامی مبارکپور (بھارت)

۱-۱-۱۹۸۱

حضرت پروفیسر محمد مسعود احمد مجددی مدظلہ العالی ...... حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مظہر اللہ قدس سرہٗ، خطیب و امام شاہی مسجد فتحپوری، دہلی کے فرزند ارجمند اور ہند و پاک کے مشہور صاحبِ قلم ہیں۔ آپ نے ایسے پاکیزہ ماحول میں پرورش پائی، جہاں دین و مذہب اور علم و ادب کی ہر طرف حکم رانی تھی۔ شرافت و سلامتیٔ طبع کی دولت آپ کو وراثت میں ملی ہیں اور تصنیف و تالیف کا ذوق آپ کا نمایاں ترین وصف ہے۔ زبان و بیان کی لطافتوں کا چشمۂ سیّال ایک ایک سطر سے پھوٹا پڑتا ہے۔ اور شگفتگی و روانیٔ قلم کی داد دینے پر ہر قاری اپنے

آپ کو مجبور پاتا ہے۔ (پیش لفظ "امام اہل سنت" از محمد یاسین اختر الاعظمی، رکن المجمع الاسلامی، مبارکپور، مطبوعہ الہ آباد، ۱۹۸۱ء، ص: ۴، ۵)

(۳۸) مولانا عبدالسمیع صدیقی، اعظم گڑھ (یوپی۔ بھارت)

۱۶-۱-۱۹۸۲

(ا) اُس شخص سے کون واقف نہ ہوگا جس نے ہند و پاک کی علمی محفلوں میں دھوم مچا رکھی ہے، بلکہ زیادہ صحیح لفظوں میں یہ کہنا چاہئے کہ اس کی علمیّت کا غلغلہ ساری دنیا میں بلند ہو رہا ہے۔

(ب) لکھنے کو تو دنیا میں بہت سے لکھتے ہیں، لیکن لکھنا وہ ہے جو حق کے کام آئے اس دور میں قلم بک رہے ہیں اور لکھنے پڑھنے میں بھی سودے بازی عام ہو رہی ہے۔ دنیا کا سب سے آزاد پیشہ آج سب سے زیادہ تقاضوں اور مصلحتوں کا پابند ہو گیا ہے۔ آپ کا وجود ایک نعمتِ عظمیٰ ہے اور بلاشبہ آپ سعادت لوح و قلم ہیں۔

(مکتوب، مولانا عبدالسمیع صدیقی نزیل دارالمصنفین اعظم گڑھ، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، مورخہ ۲ر جنوری، ۱۹۸۲ء)

(۳۹) مولانا عبدالرسول مگسی، بلوچ

۲۰-۳-۱۹۸۲

عنایت نامہ راچوں کشادم
گہے بر چشم گہے بر لب نہادم

آپ جو قلمی کام سر انجام دے رہے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے اور بلا مبالغہ

ماننا پڑتا ہے کہ آپ کے قلم کو عشقِ رسول کی بجلی چلا رہی ہے اور بہت روشنی اور تیزی سے چلا رہی ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے دینی جذبے کو قبول فرمائے۔
(مکتوب مولانا عبدالرسول مگسی، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد مورخہ ۲۰ر مارچ، ۱۹۸۲ء، از سکرنڈ، ضلع نوابشاہ، سندھ)

(۴۰) علامہ ظہیر الدین قادری، کانپور (بھارت)

۲۰-۱۱-۱۹۸۲

(ا) آپ کی شخصیت پوری جماعت اہل سنّت کیلئے اہمیت کی حامل ہے۔
(علامہ ظہیر الدین قادری، مدیر ماہنامہ استقامت، کانپور، مکتوب محررہ: ۲۰ر نومبر ۱۹۸۲ء)

(ب) یہ سچ ہے کہ مولیٰ تعالیٰ آپ جیسا عظیم قلمکار اور وسیع النظر مفکّر و دانشور اہل سنت وجماعت کو عطا فرمایا ہے جس پر ہم پوری جماعت کو آپ کی بلند و بالا شخصیت پر فخر کرنے کا بجا طور پر حق حاصل ہے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کی عمر میں، علم و فضل کے ساتھ ترقی عطا فرمائے آمین!
(علامہ ظہیر الدین قادری، مدیر استقامت، کانپور، مکتوب محررہ دسمبر ۱۹۸۲ء)

(۴۱) مولانا شفیق احمد النوری، بمبئی (بھارت)

۳۱-۵-۱۹۸۳

مقالۂ مبارک نہایت عمدہ، پیارا اور معلومات افزا ہے۔ دلچسپ ایسا کہ قاری ختم کئے بغیر نہ رہے ــ طرزِ تحریر منفرد ــ جداگانہ ــ پرکشش ایسا کہ حسن انشاء کا ذوق رکھنے والا اگر مخالف بھی ہو، تعصب و تنگ نظری سے خالی الذہن

ہو کر پڑھے تو عجب نہیں کہ گرویدۂ مقالہ نگار ہو جائے، انشاء اللہ تعالیٰ۔
(مکتوب، مولانا شفیق احمد النوری، از بمبئی۔ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۸۳ء)

(۴۲) مولانا شریف احمد صاحب، بمبئی (بھارت)

۱۵-۱۱-۱۹۸۳

فقیر غفرلہ القدیر نے آپ کی کئی تصانیف پڑھیں۔ جدید نسل کیلئے آپ کی شخصیت مبارک مشعلِ راہ ہے۔ صفحۂ قرطاس پر آپ کے اشہب قلم سے جو یواقیت و جواہر بکھرے ہیں۔ انہوں نے صرف نوجوان طبقے ہی کی نہیں، بلکہ دراز لوگوں کی آنکھوں کو بھی چوندھیا دیا ہے۔
(مکتوب مولانا محمد شریف، محررہ ۱۰ر نومبر ۱۹۸۳ء، از الہ آباد)

(۴۳) بدر المشائخ حضرت فضل الرحمٰن المجددی نبیرۂ حضرت نور المشائخ کابلی

۴-۸-۱۹۸۵

لاہور میں آپ سے جو ملاقاتیں نصیب ہوئیں فقیر کو ان سے روحانی اور قلبی فرحت حاصل ہوئی۔ ان ملاقاتوں کی یادیں زندگی بھر دل سے محو نہ ہوں گی۔ آپ کی صحت، درازیٔ عمر اور دونوں جہاں کی سعادت خداوند کریم سے خواہاں ہوں تاکہ آپ کے فیوضات تمام مسلمان بہرہ ور اور فیض یاب ہوتے رہیں اور آپ کے وجود مسعود سے جناب فضیلت مآب حضرت مکرمی مفتی صاحب (مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی) کی شمع، فروزاں، روشن اور منور رہے۔ آمین یا رب العالمین! (ترجمۂ فارسی)

{مکتوبِ حضرت بدر المشائخ کابلی، مہمان حکومت پاکستان، مقیم لاہور بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محررہ ۴ر اگست ۱۹۸۵ء}

پروفیسر و ڈاکٹر

تاریخ وسنہ	نام	مقام
(۱) ۱۹۶۱-۸-۲۹	پروفیسر ڈاکٹر سید نجیب اشرف ندوی	بمبئی (بھارت)
(۲) (ا) ۱۹۶۴-/-/-	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان	حیدرآباد (پاکستان)
(ب) ۱۹۶۴-/-/-	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان	حیدرآباد (پاکستان)
(ج) ۱۹۷۱-/-/-	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان	حیدرآباد (پاکستان)
(د) ۱۹۷۲-/-۹	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان	حیدرآباد (پاکستان)
(۳) ۱۹۷۳-۱-۱۲	قاضی محمد حمایت اللہ	کراچی (پاکستان)
(۴) ۱۹۷۳-۱-۳۰	پروفیسر سردار مقبول خان	کھوئی رٹہ (آزاد کشمیر)
(۵) ۱۹۷۳-۹-۱۷	پروفیسر ڈاکٹر محمود حسین	کراچی (پاکستان)
(۶) ۱۹۷۳-۲-	پروفیسر ڈاکٹر نظیر حسنین زیدی	کراچی (پاکستان)
(۷) ۱۹۷۶-۱۱-	پروفیسر فیاض احمد خان کاوش	میرپور خاص (پاکستان)
(۸) ۱۹۷۷-۳-۸	پروفیسر محبوب علی چنّہ	اسلام آباد (پاکستان)
(۹) ۱۹۷۸-/-/-	پروفیسر ڈاکٹر محمد عادل	کراچی (پاکستان)
(۱۰) ۱۹۷۸-/-/-	پروفیسر سید محمد عارف	بہاولپور (پاکستان)
(۱۱) ۱۹۷۸-۶	پروفیسر ڈاکٹر خان رشید اللہ	کراچی (پاکستان)
(۱۲) ۱۹۷۸-۷-۳۰	پروفیسر سبط حسن فاضل زیدی	نوابشاہ (پاکستان)
(۱۳) ۱۹۷۹-۱-۱۶	ڈاکٹر بابرا مٹکاف	برکلے (امریکہ)
(۱۴) ۱۹۷۹-۳-۷	پروفیسر غلام رسول رانا	شیخوپورہ (پاکستان)
(۱۵) ۱۹۸۰-۴-۹	پروفیسر ابرار حسین	فیصل آباد (پاکستان)

(۱۶)	تاریخ وسنہ	نام	مقام
(۱۶)	۲۹-۹-۱۹۸۱	پروفیسر محمد اسحٰق قریشی	فیصل آباد (پاکستان)
(۱۷)	۱۰-۱-۸۳	ماسٹر بدیع الزماں	ٹکّر (صوبہ سرحد، پاکستان)
(۱۸)	۲-۳-۸۳	پروفیسر محمد اکرم رضا	گوجرانوالہ (پاکستان)
(۱۹)	۱۴-۴-۸۳	پروفیسر خلیل الرحمٰن مہر	حیدرآباد سندھ (پاکستان)

پروفیسر و ڈاکٹر

(۱) پروفیسر ڈاکٹر سید نجیب اشرف ندوی، بمبئی (بھارت)

۲۹-۸-۱۹۶۱

پہلے آپ کا مکرمت نامہ اور پھر آپ کا پر مغز مقالہ[۱] موصول ہوئے، اس لطف خاص کیلئے مخصوص شکریہ قبول فرمائیے — میں خوش ہوں کہ مجھے آپ کے مقالے سے سب سے پہلے مستفید ہونے کا موقع ملا۔

(مکتوب ڈاکٹر نجیب اشرف ندوی، ڈائریکٹر انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، بمبئی، محرہ ۲۶ر اگست ۱۹۶۱ء)

(۲) پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفٰے خان، حیدرآباد سندھ (پاکستان)

۱۹۶۲ء، ۱۹۶۴ء، ۱۹۷۱ء، ۱۹۷۲ء

پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب، حضرت مفتی محمد مظہر اللہ صاحب مدظلہٗ (خطیب مسجد فتحپوری، دہلی) کے صاحبزادے ہیں اور ایسے گہوارۂ تہذیب کے پروردہ

---

[۱] شاہ محمد غوث گوالیاری کی تصنیف "الجواہر الخمسہ" پر ایک تحقیقی مقالہ لکھا تھا، جو اپریل ۱۹۶۴ء میں رسالہ "برہان" (دہلی) میں شائع ہوا۔ یہاں اس طرف اشارہ ہے۔ (مظہری)

ہیں۔ جہاں اسلامی اقدار خاص طور پر ملحوظ ہیں اس لئے عزیز موصوف "ہم خرما ہم ثواب" کے مصداق اپنے بزرگانِ سلف کے کارنامے پیش کرتے ہیں اور علم کے ساتھ ساتھ قوم کی خدمت بھی کرتے ہیں۔ پھر بفضلہٖ تعالیٰ انہیں ایسی وسیع نظر حاصل ہے کہ وہ اپنے موضوع کیلئے حتیٰ الوسع تمام ماخذوں کو کھنگال لیتے ہیں اور کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑتے۔

(پیش لفظ شاہ محمد غوث گوالیاری، مؤلفہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد، مطبوعہ، میر پور خاص، ۱۹۶۴ء، ص ۱۱)

(ب) عزیز گرامی پروفیسر مسعود احمد صاحب، سندھ یونیورسٹی کے مایۂ ناز طالب علم رہ چکے ہیں — اور پاکستان کے نوجوان مستشرقین میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔

(ماخوذ از کتاب "تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات" مطبوعہ لاہور، ۱۹۶۴ء)

(ج) وہ ملک کے ممتاز ترین محققین میں سے ایک ہیں، ان کی کئی تصانیف اور بلند پایہ مقالات شائع ہو چکے ہیں۔

(ترجمہ انگریزی) (حیدر آباد، فروری ۱۹۷۱ء)

(د) انہوں نے ملک میں نام پیدا کر لیا ہے، وہ ان محققین میں سے ایک ہیں، جن پر فضلاً اعتماد کر سکتے ہیں اور کوئی بھی یونیورسٹی فخر کر سکتی ہے۔

(ترجمہ انگریزی، حیدر آباد، ۱۹ ستمبر، ۱۹۷۲ء)

(۳) قاضی حمایت اللہ، کراچی (پاکستان)

۱۳-۱-۱۹۷۳

بہ زور و کمال اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہزاروں میں سے ایک کو انعام ہوتا ہے کہ جسے دورِ قدیم والے بھی چاہیں اور دورِ جدید والے بھی سراہیں۔

اور استفادے میں دونوں برابر ہیں اللھم زد فزد ایسٹرونومی والے اسے JANUS کا مقام دیتے ہیں کہ یہ ستارہ دروازے کی طرح اپنے دونوں رُخ روشن رکھتا ہے اور ہزاروں لاکھوں میں ایک ہی ہوتا ہے ورنہ دوسرے عام وخواص ستاروں کی روشنی دیوار کے مانند ہے کہ صرف ایک رخ روشن ہے، دوسرا تاریک' یا تو دورِ قدیم والے اپنائیں اور دورِ جدید والے کترائیں یا اس کے برعکس۔

(مکتوب قاضی حمایت اللہ، پرنسپل دانش کدہ، کراچی، محررہ، ۱۲ر جنوری ۱۹۷۳ء، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

(۴) پروفیسر سرور مقبول خان، کھوئی رٹہ (آزاد کشمیر)

۳۰-۱-۱۹۷۳ء

پروفیسر صاحب کی قوتِ استدلال اور طرزِ تحریر سے جس طرح حقائق سے پردے اٹھے ہیں، یہ سب عطائے ایزدی ہے

کاش اسی قلم سے موصوف اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی سوانح عمری لکھنے کی سعادت بھی حاصل کریں۔ _______ _______ اور ایسا کرنا پروفیسر صاحب ہی کا حصہ ہے، ہو سکتا ہے۔ پروفیسر صاحب اپنی قلم کی افادیت کو محسوس کرتے ہوئے سوانح عمری لکھنے کی سعادت دارین حاصل کریں اس سلسلے میں مجھے امید ہے آپ بھی تحریک کریں گے۔

(مکتوب پروفیسر سرور مقبول خان بنام سیکریٹری مرکزی مجلس رضا، لاہور، مورخہ ۳۰ر جنوری ۱۹۷۳ء)

(۵) ڈاکٹر محمود حسین، وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی، کراچی (پاکستان)

۱۷-۹-۱۹۷۳

ڈاکٹر محمد مسعود احمد کا انداز بیان نہایت دل آویز اور ان کی زبان بڑی شگفتہ ہے، آج کا قاری اس سے پوری طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے۔
(تقدیم "سیرت مجدد الف ثانی" مصنفہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محررہ ۷ ار ستمبر ۱۹۷۳ء)

(۶) پروفیسر ڈاکٹر نظیر حسنین زیدی، کراچی (پاکستان)

۳ / ۱۹۷۶

آپ کی تحریریں چشم بددور، اس قدر مجلّٰی و مصفّٰی ہیں کہ واقعی کوثر کی دُھلی ہوئی زبان معلوم ہوتی ہے۔
(مکتوب بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی، مارچ ۱۹۷۶ء)

(۷) پروفیسر فیاض احمد خان کاوش، میرپورخاص (پاکستان)

-/۱۱/۱۹۷۶

ڈاکٹر صاحب کی روزمرہ زندگی میں ایسے محیّر العقول واقعات دیکھنے میں آتے ہیں، جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا طرۂ امتیاز رہے ہیں۔ بلا مبالغہ ڈاکٹر صاحب سے مل کر اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ ان کی پُرکشش شخصیت سے کوئی متأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان کا دل محبت و شفقت کے امنڈتے ہوئے جذبات کا بحر ناپیدا کنار ہے۔ ان کا سینہ انوار و تجلیات کا خزینہ ہے۔

آپ کی نورانی تربیت سے نہ جانے کتنے بھٹکے ہوئے انسان راہِ راست پر آ گئے — اور آپ کے روحانی اثرات سے نہ جانے کتنے تاریک دل نور ایمانی سے جگمگانے لگے۔

بلاشبہ اس گئے گزرے زمانے میں ڈاکٹر صاحب کی ہمہ گیر شخصیت ایک ایسا مینارۂ نور ہے جس کی روشنی میں، علم و عمل میں ہم آہنگی پیدا کر کے منزلِ مراد حاصل کی جاسکتی ہے۔

(مقالۂ پروفیسر فیاض احمد خان کاوش، صدر شعبہ اردو، شاہ عبد اللطیف گورنمنٹ کالج، میر پور خاص، مطبوعہ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، شمارہ: نومبر ۱۹۷۶ء)

(۸) پروفیسر محبوب علی چنہ، اسلام آباد (پاکستان)

۷۷-۲-۸

آپ نے تصوف، دینیات، تاریخ اور ادب کی جو لازوال خدمت کی ہے وہ قابلِ داد ہے ع

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔ آمین!

بندہ دلی دعا گو ہے — اللہ میاں آپ کو عمر دراز نصیب کر کے آپ کے قلم زریں رقم سے جواہرات نادر ہماری جلا کیلئے روشن ہوتے رہیں۔ ثم آمین۔

(مکتوب: پروفیسر محبوب علی چنہ، سیکریٹری نیشنل بک فاؤنڈیشن، حکومت پاکستان، اسلام آباد، محررہ ۸ر مارچ ۱۹۷۷ء)

(۹) پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد عادل، کراچی (پاکستان)

۱۹۷۸ء/-/-/-

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد جانے پہچانے زود نگار قلم کار ہیں، انہوں نے وجدان، وراثت اور فطرت کی بدولت اپنا نام پیدا کر لیا ہے اور فن تحریر و تقریر میں مہارت بہم پہنچائی ہے ـــــ موزونیت اور تحقیق میں محنت و جانکاہی سے انہوں نے منفرد اسلوب نگارش تخلیق کیا ہے۔ اس اسلوب میں ان کی غیر جانبدارانہ فکر و کاوش کی آمیزش ہے، جو تحقیقی مواد پر مبنی ہے۔
(ترجمہ انگریزی)
(تبصرہ کتاب " فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں" مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء)

(۱۰) پروفیسر سید محمد عارف، بہاولپور (پاکستان)

۱۹۷۸/-/-

شریعت مطہرہ کی پابندی ڈاکٹر صاحب کی سیرت کا نمایاں وصف ہے۔ ان کی ظاہری شخصیت میں بھی اسی کا رنگ جھلکتا ہے۔ اگر ان کی شخصیت و کردار کے بارے میں اختصار سے کام لیا جائے تو یوں کہا جا سکتا ہے کہ وہ باشرع اور باوضع انسان ہیں۔ ــــــــــ
وہ دورِ حاضر کے بہترین محققین میں شمار ہوتے ہیں اور یہ مقام انہوں نے بہت ہی کم عرصے میں اپنی علمی لگن، انتھک محنت اور خلوصِ عمل کی وجہ سے حاصل کیا ہے، وہ ایک مثالی متعلم، قابلِ تقلید معلم اور باصلاحیت منتظم ہیں۔ ان کی شخصیت دورِ جدید میں گم کردہ راہ نوجوانوں کیلئے چراغ

راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

جہاں تک طرزِ تحریر کا تعلق ہے، ان کی تحریروں کا سب سے نمایاں وصف ان کا بارعب اور باوقار اندازِ بیان ہے۔ اولیائے کرام اور صوفیائے عظام سے ان کو عقیدت ہے اور ان کی سوانح عمریاں ڈاکٹر صاحب کی اکثر وبیشتر نگارشات کا محور رہی ہیں، اسی تعلق نے ان کے اندازِ تحریر کو بھی متاثر کیا ہے، اسی لیے ان کی تحریروں پر خواہ وہ محققانہ ہوں یا عالمانہ، ادیبانہ ہوں یا ظریفانہ، تقدس کی فضا چھائی رہتی ہے۔ ابتذال سے ان کا دامن پاک ہے ـــــ وہ دہلوی ہیں، ان کے ہاں دہلویت نمایاں ہے، لیکن طبعًا وہ آفاقی ہیں ؎

ہمایۂ جبریل امین بندہ خاکی
ہے اس کا نشیمن نہ بخارا نہ بدخشاں

اپنے مضامین جب کبھی بے تکلف لب ولہجہ اختیار کرتے ہیں تو اردوئے معلّٰی کی سی بہار نظر آتی ہے اور دلّی کی ٹکسالی زبان کا نکھار بھی۔

(تذکرۂ مسعود مرتبہ پروفیسر سید محمد عارف، صدر شعبۂ اردو صادق ایجرٹن کالج، بہاول پور۔ مشمولہ سیرت مجدد الف ثانی مصنفہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد مؤلفہ ۱۹۷۷ء)

(۱۱) پروفیسر ڈاکٹر خان رشید اللہ خان، کراچی (پاکستان)

۱۹۷۸-۶/-

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ملک کے نامور مصنّف اور اہل قلم ہیں، ان کی مختلف تالیفات شائع ہو کر حسنِ قبول حاصل کر چکی ہیں۔

(تبصرہ "موجِ خیال" از پروفیسر خان رشید اللہ خان، صدر شعبۂ اردو سندھ

یونیورسٹی، حیدرآباد، مشمولہ "قومی زبان"، کراچی، شمارہ، جون ۱۹۷۸ء)

(۱۲) پروفیسر ڈاکٹر سید سبط حسن فاضل زیدی، نوابشاہ (پاکستان)

۲۰ - ۷ - ۱۹۷۸

الولد سرّ لابیہ کی بنا پر عربی کی اس کہانی کا انطباق دو طرفہ ہوتا ہے جب بیٹا باپ کی سیرت کی دلیل بن جاتا ہے تو "ولد" کو دیکھ کر "اب" کے متعلق رائے قائم کی جا سکتی ہے۔ جناب ڈاکٹر محمد مسعود احمد (ایم۔ اے پی، ایچ، ڈی) کی سادگیٔ مزاج، خوش طبعی، خودداری، اخلاص و اخلاق اور خدا پرستی سے کون واقف نہیں اور حضرت مفتیٔ اعظم تو ان کے باپ ٹھہرے ان صفاتِ حسنہ کا سرچشمہ۔ چنانچہ جب ڈاکٹر صاحب سے ملاقات اور تصنیفات مفتیٔ اعظم سے متعارف ہونے کے بعد میرے ذہن نے جو حضرت مفتیٔ اعظم کی تصویر بنائی وہ ایک ایسے برگزیدہ، پاک طینت بزرگ کی ہے جس کا صرف کلام ہی عرفانِ الٰہی اور حقیقت آگاہی سے مملو نہیں، بلکہ صدقِ مقال اور حسنِ اعمال کا بھی مجسمہ ہے۔ ان کی سیرت صداقت و پاک بازی کی مثال ہے۔ (مقالہ: پروفیسر سبط حسن فاضل زیدی، صدر شعبہ اردو، گورنمنٹ سائنس کالج، سکرنڈ، مشمولہ ہفت روزہ افق، (کراچی) شمارہ ۲۴ تا ۳۰ جولائی ۱۹۷۸ء)

(۱۳) ڈاکٹر باربرا مٹکاف، برکلے (امریکہ)

رسالہ "NEGLECTED GENIUS OF THE EAST"

جو آپ نے ازراہ کرم ارسال فرمایا تھا ابھی ابھی یہاں برکلے میں موصول ہوا ہے۔ آپ کی از حد عنایت و کرم کا مجھے مکرر شکریہ ادا کرنا چاہئے ــــ یہ رسالہ فہرست مآخذ و مراجع کے اضافہ سے نہایت ہی گراں بہا ہو گیا ہے۔ (ترجمہ انگریزی)

(مکتوب ڈاکٹر باربرا مٹکاف، شعبہ تاریخ کیلیفورنیا یونیورسٹی، امریکہ، مورخہ ۱۶ر جون ۱۹۷۹ء بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری، صدر مرکزی مجلس رضا، لاہور)

(۱۵) پروفیسر ابرار حسین، اسلام آباد، (پاکستان)

۹ - ۴ - ۱۹۸۰

اعلیٰ حضرت کے بارے میں آپ کی کچھ تصانیف پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی یقیناً آپ کا یہ عظیم کارنامہ ہے کہ آپ نے اس عظیم ہستی کو دنیا سے روشناس کرایا ہے، جسے اغیار کے تعصّب اور اپنوں کی کم علمی نے گمنامی کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا تھا۔ آپ کے ان شہ پاروں کو پڑھ کر مجھے خود یہ اشتیاق پیدا ہوا کہ اعلیٰ حضرت کے ایک پہلو کو روشناس کرانے کی کوشش کروں ــــ میرا

لہ مولانا احمد رضا خان بریلوی کے حالات پر ڈاکٹر صاحب کی انگریزی میں ایک تحقیقی تصنیف ہے جو ۱۹۷۸ء میں لاہور سے شائع ہوئی۔ (مظہری)

اپنا ذاتی خیال ہے کہ ریاضی کے میدان میں اعلیٰ حضرت کا مقام بہت بلند ہے ــــ امید ہے کہ آپ میری مناسب رہنمائی فرمائیں گے۔

(مکتوب، پروفیسر سید ابرار حسین، شعبۂ بنیادی سائنس، علّامہ اقبال اوپن، یونیورسٹی، اسلام آباد، مورخہ ۹ر اپریل ۱۹۸۰ء، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

(۱۵) پروفیسر غلام سرور رانا، شیخوپورہ (پاکستان)

۷-۳-۱۹۷۹

آپ کی ذاتِ اقدس نے جو مسلکِ حقہ کیلئے خدمات سرانجام دی ہیں وہ ایک گراں قدر سرمایہ ہے۔ آپ کے دل میں جو عشقِ مصطفےٰ موجزن ہے وہ اپنی مثال آپ ہے، مقامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں آپ کی تحریریں ایک زندہ و پائندہ ثبوت ہے۔ اللہ جل مجدہٗ بطفیل رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ اولیاء کرام و عظام اس میں مزید اضافہ فرمادیں۔ والسلام

(مکتوب پروفیسر غلام سرور رانا، اسلامیہ کالج لاہور، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد محررہ ۷، مارچ ۱۹۷۹ء، از لاہور)

(۱۶) پروفیسر محمد اسحٰق قریشی، فیصل آباد (پاکستان)

۲۶-۹-۱۹۸۱

آپ کی تحقیقی مساعی نے بہت سے غبار دور کر دیئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے رسائل و کتب نے وہ کام کیا ہے جو واعظین کی پوری جماعت بھی نہ کر سکتی تھی۔ کالج کے طلبہ کے ہاتھ میں آپ کی کتب اکثر دیکھی جاتی ہیں خوشی ہوتی ہے کہ آخر کوئی تو اس علمی قرض کو چکا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ہمت دے تاکہ آپ کے قلم سے اور قابلِ قدر نگارشات سامنے آئیں۔ دائرۂ معارفِ اسلامیہ میں آپ کے آرٹیکل نے بہت ہمت بڑھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرم فرمائے، میری طرف سے عقیدتمندانہ خراج پیش ہے۔

(مکتوب، پروفیسر محمد اسحٰق قریشی، شعبۂ عربی، گورنمنٹ کالج فیصل آباد،
پاکستان)

(۱۷) بدیع الزمان، ایم۔اے، بی ایڈ، ٹکر، صوبہ سرحد (پاکستان)

۱۰-۱-۱۹۸۳

ایک عزیز سے آپ کی گراں قدر اور معرکۃ الآراء مصنّفات میسر آئیں ——
آپ کی کتابیں پڑھ کر بہت ہی مسرت ہوئی۔ ان کتابوں میں مکمل دلائل و
شواہد بھی ہیں اور حوالے بھی۔ میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا
کرتا ہوں کہ آپ اپنی مساعی میں کامیاب و کامراں ہوں۔ آمین !
(ترجمہ انگریزی)

(۱۸) پروفیسر محمد اکرم رضا، گورنمنٹ کالج، گوجرانوالہ (پاکستان)

۲-۳-۱۹۸۳

آپ جو ناقابلِ فراموش خدمات انجام دے رہے ہیں وہ بلا شبہ
تاریخ ایمان و یقین کا ایک روشن باب ہیں اور مستقبل کا مؤرخ کسی صورت
بھی ان خدماتِ جلیلہ سے پہلو تہی نہیں کر سکتا۔ حقیقی صلہ تو خدا اور محبوب خدا
ہی دیں گے۔ ہم سے نیاز مند بھی مدتوں سے آپ کے تذکارِ محبت سے دل و
جان کو مہکا رہے ہیں۔ جو ہم سے بن پڑتا ہے (نظم و نثر) وہ کر گزرتے ہیں۔
لیکن آپ کی مساعی جلیلہ بہر حال ہم سب کیلئے مشعلِ راہ ہیں، مینارۂ عمل
اور موجبِ حوصلہ افزائی ہیں، اور آپ کی مساعیِ مبارک و مسعود ہم سے خستہ

ساما نوں کو عمل کا حوصلہ، سعی و محنت کا جذبہ اور تبلیغ و اشاعتِ مسلک کا ولولہ بخشتی ہیں۔

(پروفیسر، محمد اکرم رضا، صدر شعبۂ اردو، گورنمنٹ کالج، گوجرانوالہ، محررہ، ۲؍ مارچ ۱۹۸۳ء، بنام ڈاکٹر صاحب)

(۱۹) پروفیسر خلیل الرحمٰن مہرؔ، حیدرآباد سندھ (پاکستان)

۱۴-۴-۱۹۸۳

آپ کی ذات گرامی ہیں نفعِ جہانیاں مضمر ہے، خدائے پاک آپ کو سلامت رکھے، تندرست رکھے، آمین ثم آمین!

آپ کی ذات گرامی کو دیکھ کر ہی تو آپ کی شانِ ارفع میں میری زبان پر یہ اشعار آئے، ملاحظہ ہوں۔

ڈاکٹر مسعود ہیں عالی تبار
باکمال افراد میں ان کا شمار

ڈاکٹر مسعود عالی شان ہیں
بے مثال اور اک شریف انسان ہیں

پیرِ کامل، پیرِ راسخ آپ ہیں
وقت کے شیخ المشائخ آپ ہیں

(مکتوب پروفیسر ڈاکٹر خلیل الرحمان مہرؔ، محررہ ۱۴؍ اپریل ۱۹۸۳ء بنام ڈاکٹر صاحب)

(۲۰) پروفیسر انیس الرحمٰن، علی گڑھ،

۲۴/۸/۱۹۵۸

زباں پہ بارِ خدایہ کس کا نام آیا! ـــــ سحر نگار ادیب
ـــــ جادو بیاں محرر ـــــ آتش بیاں، آتش رقم
بر بھی ہے، بحر بھی ـــــ آتش بھی ہے، ٹھنڈک بھی ہے ؎
جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفاں
اور اس طرح مسعود نے اس مردِ خدا ـــــ مجاہدِ اعظم جناب
محمد مظہر اللہ، مفتی اعظم خطیب شاہی کا سب کچھ محفوظ کرلیا۔
ـــــ کیا سیرت و کردار ـــــ کیا افکار و خیالات! ـــــ کیا
نطق و بیان! ـــــ ہم کتنی ہی دُور آگے بڑھ جائیں
جب نظر اٹھائیں گے آپ کو ایک سورج تابندہ و رخشندہ نظر آئے گا
محمد مسعود احمد اور ان کا فکر و تدبّر!
(مکتوب پروفیسر انیس الرحمٰن، مورخہ ۲۴ راگست ۱۹۵۸ء
از علی گڑھ بنام پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

قلمکار و صحافی

تاریخ و سنہ	نام	مقام
۲۰-۱۲-۱۹۷۱	حکیم آفتاب احمد قریشی	لاہور (پاکستان)
۲۷-۹-۱۹۷۱	حکیم محمد حسین بدر	ڈیرہ نواب صاحب (پاکستان)
۲۲-۵-۱۹۷۲	سید مسعود حسن شہاب دہلوی	بہاولپور (پاکستان)
۱۱-۴-۱۹۷۴	علامہ اقبال احمد فاروقی	لاہور (پاکستان)
۱۸-۲-۱۹۷۵	سید الطاف علی بریلوی	کراچی (پاکستان)
/-/۱۹۷۶	محمد صادق قصوری	برج کلاں (پاکستان)
۲۶-۳-۱۹۷۶	سید سبط الحسن	لاہور (پاکستان)
۵-۴-۱۹۷۷	سید انور علی ایڈووکیٹ	کراچی (پاکستان)
۵-۵-۱۹۷۷	قاضی عبدالنبی کوکب	لاہور (پاکستان)
۲۲-۱-۱۹۷۹	ڈاکٹر محمد عرفان نجف علیمی	الٰہ آباد (بھارت)
۲-۶-۱۹۸۲	مقبول جہانگیر	لاہور (پاکستان)
-۹-۱۹۸۲	عارف دہلوی	کراچی (پاکستان)
۵-۱۰-۱۹۸۲	قاضی ناصر	اسلام آباد (مقبوضہ کشمیر)
۸-۲-۱۹۸۴	مولانا عبدالمنعم عزیزی	بریلی (بھارت)
۲۷-۷-۱۹۸۴	عبید اللہ قادری	کراچی (بھارت)

حکیم آفتاب احمد قرشی، لاہور (پاکستان)

۲۰-۱۲-۱۹۷۱

میں نے آپ کی کتاب "تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات"[1] پڑھی۔ ماشاءاللہ آپ نے خوب ترجمہ کیا ہے، اس منزلِ ہفت خواں کو سر کرنا آپ ہی کا حصّہ تھا۔ پھر آپ کے حواشی بڑے قابلِ قدر ہیں۔ آپ نے جس فاضلانہ انداز میں مصنف کی غلط بیانیوں یا غلط فہمیوں کا ازالہ کیا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔
(مکتوب، حکیم آفتاب احمد قرشی، صدر مؤتمر عالمِ اسلامی، پنجاب، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محررہ ۲۰، دسمبر ۱۹۷۱ء)

حکیم محمد حسین بدر، ڈیرہ نواب صاحب (پاکستان)

۲۷-۹-۱۹۷۱

آپ کی کتابیں "فاضل بریلوی اور ترکِ موالات" "تذکرۂ مظہر مسعود" "مکاتیبِ مظہری"، "فتاویٰ مظہری" اور "مظہر الاخلاق" زیرِ مطالعہ رہیں،

---

[1] "تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات"، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۴ء (مصنفہ ڈاکٹر تاراچند، مترجمہ، ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

کتابیں واقعی تاریخ اور صحیح مسلک پر بہترین تحقیق ہیں۔ ان کتابوں میں اہل اللہ کا جو صحیح مسلک آپ نے پیش کیا ہے۔ یہ آپ نے اپنی نجات کا ذریعہ بنالیا ہے ــــ ابو العباس احمد بن علی اپنی کتاب "الاعمال للاحتمال" میں لکھتے ہیں کہ جو اللہ کی خاطر محبت کے ساتھ ولی اللہ کا ذکر تاریخ میں کرے گا وہ قیامت کے دن اس ولی اللہ کا ہم درجہ ہوگا۔"

میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ از راہ کرم آپ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر قلم اٹھائیں اور ان کی مستند سوانح اسلامیانِ پاکستان کے سامنے پیش کریں ــــ حضرت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی دین مصطفوی کی خدمت کی راہوں میں محبت و ایثار کی پگھلتی ہوئی ایک شمع تھی۔

(مکتوب، شمس الاطباء حکیم محمد حسین بدر چشتی، طبیب شاہی ریاست بہاولپور بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محررہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۱ء)

علامہ عزیز الملک سلیمانی، کراچی (پاکستان)

۱۷-۱-۱۹۷۲

اب تک جسے شناور سمجھتے تھے وہ تو غوطہ خور بھی نکلا، حبسِ دم کا کرشمہ کہ دریا کی تہہ سے صدف صادق ڈھونڈ نکالی، اس صدف سے وہ درِّ یکتا نکلا جس کی آب و تاب نے نگاہیں چندھیا دیں، تحریر کیا ہے؟ بس آیات محکمات کا منظر ہے جو متشابہات کے معانی مقصودہ بتا رہی ہیں، جان مشتاق عش عش کرنے لگی اور صورتِ سرمدی سے احسنت احسنت کی صدائیں آنے لگیں یہ سب افصح العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم سے قلبی لگاؤ اور دین الحق کیطرف جھکاؤ کا ثمرۂ جاں فزا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاخِ باردر نے تختہ کا تختہ مہکا دیا۔ اس تحریر میں ذکر کا سوز بھی ہے اور شغل کا ساز بھی، فکر کی پرواز

بھی ہے اور دل کی آواز بھی، علم کی مفید روشنی بھی ہے اور عمل صالح کی چاشنی بھی، الفت کا جوش بھی ہے اور محبت کا خروش بھی، صداقت کا شوق بھی ہے اور حقانیت کا ذوق بھی، کسب سے بڑھکر موہبت کارفرما ہے۔
(مکتوب، علامہ عزیز الملک سلیمانی، انچارج سنٹرل ریکارڈ آفس لائبریری، ریاست جے پور، محررہ ۵ ذی قعدہ ۱۳۹۲ھ، ۱۹۷۲ء کراچی)

سید مسعود حسن شہاب دہلوی، بہاولپور (پاکستان)

۲۳-۵-۱۹۷۲

محقق کی خوبی یہی ہے کہ جس موضوع پر قلم اٹھایا جائے اس کا حق ادا کر دیا جائے۔ اس خصوص میں آپ کی تالیفات و تصنیفات بڑی وزن دار ہوتی ہیں۔ (مکتوب، سید مسعود حسن شہاب دہلوی، مدیر ہفت روزہ "الہام" و سہ ماہی الزبیر بہاولپور، محررہ ۲۳ مئی ۱۹۷۲ء)

علامہ اقبال احمد فاروقی، لاہور (پاکستان)

۱۱-۴-۱۹۷۴

آپ کے اندازِ تحریر نے اہل ذوق کو داد تحسین دینے پر مجبور کر دیا ہے۔
(مکتوب، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، لاہور، ۱۱ اپریل ۱۹۷۴ء)

سید الطاف علی بریلوی، کراچی (پاکستان)

۱۸-۲-۱۹۷۵

مخدوم جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب[۱] کی علمی خدمات پر آپ کے نہایت عمدہ

[۱] صدر شعبہ اردو، سندھ یونیورسٹی حیدرآباد (سندھ) پاکستان کے مشہور محقق، سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے شیخ طریقت اور ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے استاد محترم۔ (مظہری)

مقالے کی کتابت ہوگئی ہے اور وہ "العلم" بابت جنوری تا مارچ ۱۹۷۵ء میں انشاء اللہ شائع ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف پر آپ کی قلمی کاوشیں انتہائی قابل تعریف ہیں۔

(مکتوب، سید الطاف علی بریلوی مدیر سہ ماہی "العلم" کراچی محررہ ۱۸؍ فروری ۱۹۷۵ء، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد۔)

محمد صادق قصوری، لاہور (پاکستان)

۱۹۷۶/-/-

ہمارے مخدوم و محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہٗ، پرنسپل گورنمنٹ کالج مٹھی (تھرپارکر سندھ) آپ ہی (مفتی محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ) کے صاحبزادے ہیں، جو پاکستان میں آپ کی جانشینی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ موصوف ملک کے نامور ماہر تعلیم، مؤرخ اور ادیب ہیں۔

(ماخوذ از اکابر تحریک پاکستان، حصہ اول، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء، مصنفہ محمد صادق قصوری، ص ۲۴۸)

سید سبط الحسن ضیغم، لاہور (پاکستان)

۱۹۷۶-۳-۲۶

گزشتہ دنوں آپ کی کتاب "فاضل بریلوی اور ترک موالات" پڑھی، ایک سیاسی موضوع پر آپ نے جو سلیس زبان استعمال کی ہے، اس نے کتاب کی افادیت میں اضافہ کردیا ہے، کیونکہ قاری انداز تحریر سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ خواہ اسے متن سے اختلاف بھی کیوں نہ ہو اور وہ ان نتائج سے اتفاق نہ بھی کرے جو آپ کتاب سے اخذ کرنا چاہتے ہیں۔

(مکتوب، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد احمد، محررہ ۲۶ر مارچ ۱۹۷۶ء)

سید انور علی، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان، کراچی (پاکستان)

۵-۴-۱۹۷۷

(ا) پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب کو علمی اور تاریخی تحقیق کا فطری ذوق ہے، زمانۂ طالب علمی سے ان کی نگارشات منظر عام پر آرہی ہیں، ۱۹۵۷ء سے وہ مسلسل لکھ رہے ہیں، گزشتہ بیس برسوں میں ان کی ۱۸ر تصانیف شائع ہو چکی ہیں. اور چند منتظر اشاعت ہیں۔ اس کے علاوہ پاک و ہند کے مؤقر جرائد میں ان کے ایک سو سے زیادہ تحقیقی مقالات و مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ چند مقالاتؔ انسا ئیکلو پیڈیا آف اسلام میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔

(ب) پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب محققانہ انداز فکر کے ساتھ ساتھ غیر متعصب قلب و نظر بھی رکھتے ہیں۔ ان کی تحریر کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ حقائق کو بے لاگ پیش کرتے ہیں۔ نہ کسی کی دل آزاری ان کا مقصود ہوتا ہے اور نہ کسی کی تذلیل و تحقیر ــــ بعض اہلِ قلم حقائق کو ایک طے شدہ رائے کی بنیاد پر لاتے ہیں۔ مگر پروفیسر صاحب اس کے برعکس، رائے کو حقائق کی بنیاد پر قائم کرتے ہیں اور میرے خیال میں یہی چیز ایک محقق کے شایان شان ہے بھی۔

(تقدیم کتاب "تحریکِ آزادیٔ ہند اور السواد الاعظم"، مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۹ء، ص- ۳۵)۔

قاضی عبدالنبی کوکب مرحوم، لاہور (پاکستان)

۵-۵-۱۹۷۷

الحمد للہ آپ وہ قرض چکا رہے ہیں جو اہلِ سنت کے ذمّے واجب چلا آرہا تھا

اور اس سلسلے میں حکیم صاحب (محمد موسیٰ امرتسری)، کی ہمت اور تعاونِ مسلسل بھی قابلِ داد ہے۔

(مکتوب قاضی عبدالنبی کوکب، انچارج شعبہ علوم مشرقی، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور، محررہ ۵ رمئی ۱۹۷۷ء، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

محمد عرفان نجف علیمی، الہ آباد (بھارت)

۲۲-۶-۱۹۷۹

آپ ایک منفرد طرز تحریر کے مالک ہیں۔ آپ کی طرزِ تحریر میں کوئی دوسرا آپ کا شریک وسہیم نہیں۔

(مکتوب محمد عرفان نجف علیمی، سیکریٹری دی اسلامک یوتھ ریفارم سوسائٹی، الہ آباد، محررہ ۲۲ جون ۱۹۷۹ء، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

مقبول جہانگیر، سابق ایڈیٹر سیارہ ڈائجسٹ، لاہور (پاکستان)

۲-۶-۱۹۸۲

پروفیسر صاحب کی تحریر کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ اپنی تحریر کے کسی جملے میں ایک لفظ تک زائد تحریر نہیں فرماتے۔

(بحوالہ مکتوب، جناب ظہور الدین خان سکریٹری مجلس رضا، لاہور محررہ ۲ رجون ۱۹۸۲ء)

عارف دہلوی، مدیر ماہنامہ "الاشرف"، کراچی

-/۹/۱۹۸۲

حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی) کی ذات گرامی

برصغیر پاک و ہند کی دینی، مذہبی، علمی و ادبی اور تعلیمی دنیا میں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ آپ جناب حضرت علامہ مفتی محمد مظہر اللہ (مفتی اعظم دہلی) خطیب شاہی مسجد فتح پوری، دہلی کے لائق فرزند ہیں۔ "الاشرف" کو بھی موصوف کی علمی معاونت حاصل ہے، موصوف کی تصانیف و تراجم اور تالیفات کی مجموعی تعداد، جن میں کچھ ابھی غیر مطبوعہ ہیں۔ ۲۵ تک پہنچتی ہے۔ آپ نے نہایت اہم موضوعات پر تحقیقی و تنقیدی کام کیا ہے۔

جتنے پیارے اور دل موہ لینے والے انداز میں گفتگو فرماتے ہیں اس سے کہیں زیادہ دل کش اندازِ تحریر کے مالک ہیں۔ نقد و نظر اور تحقیق کا سلیقہ عطیۂ خداوندی کی صورت میں ملا ہے۔

(ماہنامہ الاشرف، کراچی شمارہ ستمبر ۱۹۸۲ء، ص ۴۵)

قاضی ناصر، اسلام آباد، مقبوضہ کشمیر، (بھارت)

۵-۱۰-۱۹۸۲

اسلام کے لیئے آپ کی خدمات مشہور و معروف اور لائق تحسین ہیں۔ مسلم حلقے ان خدمات کے دل سے معترف ہیں اور بے حد تعریف کرتے ہیں۔ (ترجمہ انگریزی۔)

(مکتوب جناب قاضی ناصر، مدیر ماہنامہ "اسلام آباد" محررہ ۵ راکتوبر ۱۹۸۲ء، اسلام آباد، مقبوضہ کشمیر، بھارت)

مولانا عبدالمنعم عزیزی، مدیر ماہنامہ "سنی دنیا" بریلی

۸-۲-۱۹۸۴

پاکستان کے مشہور مصنف اور محقق ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد صاحب قبلہ،

پرنسپل سائنس ڈگری کالج، ٹھٹھہ (سندھ) ــــــــ کی شخصیت دنیائے سنّیت اور علمی و ادبی حلقوں میں محتاجِ تعارف نہیں ــــــــ

بڑی پُرکشش شخصیت کے مالک، سفید کالی خوبصورت داڑھی، شلوار، کرتے میں ملبوس ــــــ پروفیسر صاحب کسی اور ہی دنیا کے انسان لگ رہے تھے۔

(ماہنامہ سنّی دنیا، شمارہ، اپریل و مئی ۱۹۸۴ء، ص، ۳۵)

جناب عبید اللہ قادری، کراچی

۲۷-۷-۱۹۸۴

اور آپ کا (شاہ محمد مظہر اللہ شاہی امام مسجد جامع فتحپوری، دہلی) فیضانِ پاکستان میں آج بھی آپ کے لائق و فائق فرزند ارجمند، ممتاز ماہر تعلیم، محقق و مؤرخ، ادیب ڈاکٹر مسعود احمد صاحب پی۔ایچ۔ڈی گولڈ میڈلسٹ کے ذریعہ جاری و ساری ہے۔ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب گورنمنٹ کالج ٹھٹھہ کے پرنسپل کی حیثیت سے وابستہ ہیں اور بے شمار کتابوں کے مصنف ہیں، علمی حلقوں میں ڈاکٹر صاحب کو خوب جانا جاتا ہے۔

(اخبار جنگ، کراچی)، شمارہ ۲۷ر جولائی ۱۹۸۴ء، جمعہ ایڈیشن، ص ۵، ک ۶)

۱۴۳
دانشور

دانشور

تاریخ و سنہ	نام	مقام
۱) ۲۳/۳/۱۹۶۸	محمد مسلم احمد نظامی	دہلی (بھارت)
۲) ۲۲/۷/۱۹۷۶	چودھری حبیب احمد	فیصل آباد (پاکستان)
۳) ۲/۱۲/۱۹۷۷	محمد حنیف حاجی طیب	کراچی (پاکستان)
۴) ۲۵/۱/۱۹۷۸	محمد عبد الرزاق	سیالکوٹ (پاکستان)
۵) ۱۹/۲/۱۹۷۸	سید علی احمد ہاشمی	اسلام آباد (پاکستان)
۶) ۹/۳/۱۹۷۸	محمد روز خان	واہ کینٹ (پاکستان)
۷) ۷/۶/۱۹۷۸	محمد انور خان	کفل گڑھ (آزاد کشمیر)
۸) ۲۸/۱۱/۱۹۷۸	عبد المصطفیٰ اگلزار حسین	لاہور (پاکستان)
۹) ۷/۳/۱۹۷۹ (الف)	میاں غلام سرور	شیخوپورہ (پاکستان)
۲۸/۳/۱۹۷۹ (ب)	میاں غلام سرور	لاہور (پاکستان)
۱۸/۹/۱۹۷۹ (ج)	میاں غلام سرور	گوجر خان (پاکستان)
۱۰) ۱۲/۱۲/۱۹۷۹	سراج الدین امجدی	کراچی (پاکستان)
۱۱) ۱۰/۱۱/۱۹۸۰	سید محمد طاہر الحسن	کراچی (پاکستان)
۱۲) ۱۷/۱/۱۹۸۱	علامہ سید نور احمد قادری	اسلام آباد (پاکستان)
۱۳) ۷/۲/۱۹۸۱	حافظ مظہر الدین مرحوم	لاہور (پاکستان)
۱۴) ۲۰/۶/۱۹۸۲	مقبول جہانگیر	لاہور (پاکستان)
۱۵) ۵/۱۰/۱۹۸۲	قاضی ناصر	اسلام آباد (مقبوضہ کشمیر)
۱۶) ۱/۸/۱۹۸۳	مسلم احمد منظری	دہلی (بھارت)
۱۷) ۱۸/۱۱/۱۹۸۳	عبد الرشید	ریاض (سعودی عرب)
۱۸) ۲۴/۱۱/۱۹۸۴	عبد الباری خاں	گوراپٹ (ہند)
۱۹) ۱۳/۷/۸۵	سید صغیر اشرف	بمبئی (بھارت)

مسلم احمد نظامی، دہلی (بھارت)

۱۹۶۸ / ۳ / ۲۳

ابنِ علامۂ دہر حضرت مفتی محمد مظہر اللہ شاہ، برادرِ محترم میاں مسعود احمد صاحب جو اپنے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی توجہات سے فلاحِ دارین کا حصول مسعود کرنے کے بعد آج اپنی ذاتِ گرامی میں وہ خصوصیات پیدا کر چکے ہیں جو ایک ولی کامل کی اولاد میں ہونی ضروری ہیں جس کو مفتی صاحب کا ہر کفش بردار قابلِ صد تعظیم اس لئے سمجھتا ہے کہ وہ حقیقتاً مظہر ہیں حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے، اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو عافیت کے ساتھ قائم رکھے تاکہ مظہری شان کا جیتا جاگتا مظہر ہم گنہ گاروں کے لئے باعثِ افتخار ہو!

(تأثرات مسلم احمد نظامی نبیرۂ ڈپٹی مولوی نذیر احمد دہلوی
محررہ ۲۳ ذی قعدہ ۸۷ھ)

چودھری حبیب احمد، فیصل آباد (پاکستان)

۱۹۷۶ / ۷ / ۲۲

آپ کے پیدا کردہ جذبوں، ولولوں اور عزم و ارادہ نے غلامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خوابِ غفلت سے بیدار اور احساسِ فرض کے لئے مجبور کر دیا ہے۔ اور اب ع

محفل میں کچھ چراغ فروزاں ہوئے تو ہیں

(مکتوب چودھری حبیب احمد، قدیم کارکن تحریک پاکستان، محررہ ۲۲ جولائی ۱۹۷۶ء بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

محمد حنیف حاجی طیب، کراچی (پاکستان)

۴-۲-۷۷

مسلک اہلِ سنت کے فروغ کے لئے آپ جو قلمی جہاد کر رہے ہیں اس پر آپ کو خراج تحسین پیش کیا جائے۔

(مکتوب محمد حنیف حاجی طیّب، ممبر مرکزی اسمبلی حکومت پاکستان محررہ ۴، دسمبر ۱۹۷۷ء بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

محمد عبد الرزاق، سیالکوٹ (پاکستان)

۲۵-۱-۱۹۷۸

مسعود ملّت محمود اہل سنت فاضل محترم عالم معظم جناب پروفیسر صاحب مدظلہٗ السلام علیکم ــــ مسلکِ حق کی ترویج و اشاعت بالخصوص اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت اور عظیم دینی و سیاسی کردار کا تعارف اور تاریخ میں شامل کرنے کے سلسلے میں آپ کی سعی ہائے جمیلہ نہایت ہی قابل فخر اور لائق صد تحسین ہیں، خدا تعالیٰ وہ دن جلد لائے گا جب اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے تعارف کیلئے آپ کی کوششیں پوری طرح بار آور ثابت ہونگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(مکتوب محمد عبد الرزاق کنوینر مجلس رضا، سیالکوٹ، محررہ ۲۵، جنوری ۱۹۷۸ء، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد

سید علی احمد ہاشمی، اسلام آباد (پاکستان)

۱۹-۲-۱۹۷۸

آپ کی تصانیف[۱] کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے، ما شاء اللہ خوب

---

[۱] موج خیال، مطبوعہ کراچی ۷۷ ۱۹ء

تر ہے، دیگر حضرات نے اس سلسلے میں جو کچھ تحریر کیا ہے وہ ایک حقیقت ہے،
خداوند کریم آپ کو ہر طرح کی کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ آمین!
(مکتوب سید علی احمد ہاشمی، سیکشن آفیسر بجٹ سیکشن، پاکستان سیکرٹریٹ
اسلام آباد، محررہ ۱۹؍فروری ۱۹۷۸ء، بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد

محمد روز خان، واہ کینٹ (پاکستان)

۹-۳-۱۹۷۸

آپ کی تحریر تو ہر بالغ نظر کے لئے تاثیر رکھتی ہے۔
(مکتوب بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد محررہ ۹؍مارچ ۱۹۷۸ء)

محمد انور خان، کفل گڑھ (آزاد کشمیر)

۷-۶-۱۹۷۸

آپ کے مقالات اور بزم رضا کی طرف سے شائع کردہ کتابچے میں نے مطالعہ کئے ہیں۔ ماشاء اللہ تحریر قابل صد ستائش ہے اور آپ کی بزم رضا میں شرکت قابل صد افتخار ہے۔ میں بھی بزم رضا کا ادنیٰ رکن ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ جیسے عالم و فاضل حضرات کے مشورے اور رائے سے ہی بزم رضا کے مشن پر کوئی کام کر سکونگا۔
(مکتوب بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، مورخہ ۷؍جون ۱۹۷۸ء)

عبد المصطفےٰ گلزار حسین، لاہور (پاکستان)

۲۸-۱۱-۱۹۷۸

ہم سب آپ کے ان احسانات کا حق ادا نہیں کر سکتے جو کہ آپ نے اہل سنت پر اپنی گرانقدر تصانیف کے ذریعہ فرمائے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ (مکتوب بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محررہ ۲۸؍نومبر ۱۹۷۸ء)

میاں غلام سرور، لاہور (پاکستان)

۲۸-۳-۱۹۷۹

(ا) آپ سواد اعظم کی تاریخی خدمات انجام دے رہے ہیں، آپ کی فاضلانہ تحریریں اس عظیم مگر مظلوم مسلک کی صحیح ترجمانی کر کے سنّیوں میں اعتماد پیدا کر رہے ہیں۔ (مکتوب میاں غلام سرور، صدر المنظمۃ الپاکستانیہ الدعوۃ الاسلامیہ لاہور بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد محررہ ۲۸، مارچ ۱۹۷۹ء)

(ب) آپ کی تالیف میں آپ کا خاندانی پس منظر پڑھ چکا ہوں جو بجد درخشاں ہے۔ آپ کے صاحب افتخار والد گرامی حضرت مفتی صاحب کی سیرت عالیہ اور دینی وملّی خدمات کا تذکرہ میں نے شوق سے پڑھا اور متأثر ہوا۔ ایسی ہستیاں صرف اپنے لواحقین کے لئے ہی وجہ افتخار نہیں ہوتیں، بلکہ پوری ملت کا وہ عظیم سرمایہ ہوتی ہیں۔

(مکتوب بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محررہ ۲۷، اپریل ۱۹۷۹ء)

(ج) میری کمزوری ہے کہ اہل سنت وجماعت پر آپ کی کوئی کاوش دستیاب ہو تو اسے مکمل پڑھ کر چھوڑتا ہوں ویسے تو ایک سے ایک بڑھکر آپ نے سنّیت اور امام اہل سنت کے مقام کو سخت نامساعد ماحول میں اجاگر کرنے کیلئے کوشش کی ہے مگر اس کی (تحریک آزادیٔ ہند اور السواد الاعظم) کی کیفیت کچھ اور ہی ہے۔ ؎

زفرق تا بقدم ہر کجا می نگرم کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجا است

(مکتوب بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محررہ ۱۸ ستمبر ۱۹۷۹ء)

(د) آپ کی ذات اقدس نے جو مسلک حقہ کیلئے خدمات سرانجام دی ہیں وہ ایک گرانقدر سرمایہ ہے۔ آپ کے دل میں جو عشق مصطفےٰ موجزن ہے وہ اپنی مثال آپ ہے، مقام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں آپکی تحریریں ایک

زندہ و پائندہ ثبوت ہے۔ اللہ جل مجدہٗ بطفیل رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ اولیائے کرام و عظام اس میں مزید اضافہ فرمائے۔ والسلام

(مکتوب بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محررہ ۷ر مارچ ۱۹۷۹ء)

(۵) آپ ماشاء اللہ اتنا کام کر رہے ہیں جو بعض اداروں سے بھی زیادہ ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو صحت اور طویل زندگی عطا فرمائے۔

(میاں غلام سرور ایم-اے (علوم اسلامیہ) ایم-اے (فارسی) صدر بزم اقبال گوجرخان (ضلع راولپنڈی) مکتوب محررہ ۵ر ستمبر ۱۹۸۱ء

سراج الدین امجدی، کراچی (پاکستان)

۱۲-۱۲-۱۹۷۹

آپ قابل تحسین و مبارکباد ہیں کہ اس پر آشوب دور میں جس طریقے سے قلمی جہاد فرما رہے ہیں کہ ایک طرف لوگوں کے دلوں میں عشق مصطفےٰ کی شمع روشن کرنے کی جد و جہد، دوسری جانب کفر و الحاد کی بیخ کنی کے لیے آپ کی تحریریں قابل ستائش ہیں۔

فقیر کو آپ دیگر تصانیف کے مطالعہ کا شرف حاصل نہیں لیکن "موج خیال" کے مطالعہ کرنے کا ضرور شرف حاصل ہوا ہے اور آپ یقین فرمائیں کہ آپ نے جس درد بھرے انداز میں دل کی گہرائیوں سے وہ کتاب لکھی ہے کہ پڑھنے کے بعد ایمان میں حرارت اور عمل کا جذبہ بیدار ہوتا ہے، بارگاہِ ایزدی میں دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو مزید ہمت عطا فرمائے اور آپ کا سایہ مسلمانان اہل سنت پر تادیر قائم و دائم رہے۔

(مکتوب سراج الدین امجدی، آفس سیکریٹری ورلڈ اسلامک مشن ٹرسٹ پاکستان بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد، مورخہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۷۹ء)

سیّد محمد طاہر الحسن، نیو کراچی (پاکستان)

۱۰-۱۱-۱۹۸۰

(ا) آپ کے منصفانہ و مبصرانہ اندازِ تحریر کا گرویدہ ہوں، آپ کی تحریر اور مقالہ جات کا بہت پرانا قاری ہوں۔ آپ کے مضامین تاریخی معلومات اور علمی تحقیقات کا امتزاج اپنے اندر سموئے ہوتے ہیں۔ آپ کا اندازِ بیان انتہائی شستہ و شائستہ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر حقیقت پسندانہ رویہ مستند و مدلل اور ناقابلِ تردید دلائل سے لبریز ہوتا ہے۔ آپ کے تحقیقی مضامین اور مقالہ جات قاری کے دل میں اترتے چلے جاتے ہیں ...... آپ علمی اور دینی خدمات میں اس مقام پر فائز ہیں جن کا احاطہ الفاظ میں ناممکن ہے۔ آپ تشنگانِ علم کی جو خدمات بحیثیت پرنسپل انجام دے رہے ہیں وہ محتاجِ تعارف نہیں۔

(مکتوب سید محمد طاہر الحسن، جنرل سیکریٹری بزم ''فیضانِ حق'' نیو کراچی، محررہ ۱۰/نومبر ۱۹۸۰ء)

(ب) نوجوانوں میں تحصیلِ علم کی جستجو کو بیدار کرنے میں آپ کی نگارشاتِ قلمی خاصا کردار ادا کر رہی ہیں۔ آپ کی تحریریں الجھاؤ اور ابہام سے پاک و صاف ہیں۔ ابواب کی ترتیب اور سوانحی خاکوں کو مرتب کرنے میں آپ ید طولیٰ رکھتے ہیں، آپ کا اندازِ بیان انتہائی دلنشین ہے۔ آپ تدریسی اور قلمی خدمات کے ساتھ علم معرفت کی شمع فروزاں کیے ہوئے ہیں۔ فکر و نظر اور علمی مذاق و ادبی شان گویا مفتی اعظمؒ سے آپ کو ورثے میں ملی ہے۔ آپ کے اندازِ بیان اور طرزِ تحقیق کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ عصرِ جدید کے انقلابات کو بھی اپنے پیشِ نظر رکھ کر اپنے مقالات ضبطِ تحریر میں لاتے ہیں۔ آپ کی تحریر ماحول اور معاشرے کی ضروریات کے عین مطابق ہوتی ہے۔ آپ کی نگارشاتِ قلمی پر میری تحسین ناشناس ادب کی تحسین سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔

(سید محمد طاہر الحسن، سکریٹری بزمِ فیضانِ حق و علامہ سید سلیمان ندوی
لائبریری نیو کراچی، مکتوب محررہ ۱۰ فروری ۱۹۸۱ء)

مؤرخ پاکستان، مبلغ اسلام علامہ نور احمد قادری، اسلام آباد

۱۹۸۱-۱-۷

آپ ہمارے مسلکِ اہل سنت کے ایک عظیم عالم ربّانی مفتیِ اعظم حضرت مولانا شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ کے فرزندِ ارجمند ہیں اور یہ بڑی سعادت کی بات ہے کہ آپ نے اپنی انتھک محنت و کوشش سے اور اعلیٰ فضیلت علمی کے ذریعہ ان کی عظیم علمی اور دینی روایات کو بھی خاندانی حیثیت سے قائم رکھا۔ خدائے تعالیٰ آپ کو ان کے نقشِ قدم پر چلتے رہنے اور بے لوث خدمت انجام دیتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ اس لحاظ سے ہماری ملت کا گراں سرمایہ ہیں۔

(مکتوب علامہ نور احمد قادری، سفارتخانۂ انڈونیشیا، اسلام آباد،
مورخہ ۷ر جنوری ۱۹۸۱ء

حافظ مظہر الدین مرحوم، لاہور (پاکستان)

۱۹۸۱-۳-۷

مسعود کا فکر، مسعود کا اسلوب بیان اور مسعود کا جذبہ تینوں قابل قدر ہیں۔

(مکتوب حافظ مظہر الدین مرحوم، نعت گو شاعر، بنام حکیم محمد موسیٰ
امرتسری، محررہ ۹ر جون ۱۹۷۵ء مطبوعہ ماہنامہ المعارف (لاہور)،
شمارہ شعبان ۱۴۰۱ھ ص ۴۰

مقبول جہانگیر سابق مدیر سیارہ ڈائجسٹ، لاہور

۱۹۸۲-۶-۲۰

پروفیسر صاحب کی تحریر کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ اپنی تحریر کے کسی جملے میں ایک لفظ زائد تحریر نہیں فرماتے۔

(مقبول جہانگیر، بحوالہ ظہور الدین خان، سیکریٹری مرکزی مجلس رضاء لاہور۔ مکتوب محررہ ۲۰ ر جون ۱۹۸۲ء بنام ڈاکٹر صاحب

قاضی ناصر، دار التحقیق، مقبوضہ کشمیر (بھارت)

۱۹۸۲-۱۰-۵

اسلام کے لئے آپ کی خدمات مشہور و معروف اور لائق تحسین و آفرین ہیں مسلم حلقے ان خدمات کے دل سے معترف ہیں اور ان کو سراہتے ہیں۔ (ترجمۂ انگریزی)

(قاضی ناصر، دار التحقیق، اسلام آباد، مقبوضہ کشمیر (بھارت)
مکتوب محررہ ۵ ر اکتوبر ۱۹۸۲ء بنام ڈاکٹر صاحب

جناب مسلم احمد مظہری نبیرۂ شمس العلما مولوی نذیر احمد دہلوی

۱۹۸۳-۸-۱

(۱) سیرت رسول کے سچے نقشے آج بھی موجود ہیں ۔ یہ نقشے ملیں گے کالجوں میں، جدید علمی درسگاہوں میں۔ بات انوکھی معلوم ہوتی ہوگی۔ مگر ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ـــــ تجربہ شرط ہے آؤ میرے ساتھ ـــــ چلو پاکستان ـــــ ٹھٹھہ سندھ میں مشہور و معروف جگہ ہے۔ اس میں ایک سرکاری کالج ہے۔ دیگر اساتذہ کے علاوہ وہاں ایک پرنسپل بھی ہوگا ـــــ ہے کون ؟ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد یہ مظہر اللہ کا لخت جگر ـــــ اللہ رسول کا شیدائی دنیا میں دین کے مزے لے رہا ہے۔

اس کی سیرت سے بڑھ کر صورت ـــ اس کی صورت سے بڑھ کر سیرت۔ ہے کوئی ہمت والا جو انگلی رکھ کر بتائے کہ سیرت مسعودی میں خدانخواستہ یہاں جھول ہے یا پانی مر رہا ہے؟ ہے کوئی مائی کا لال جو کہے کہ پروفیسر مسعود کی زندگی کا فلاں پہلو خلاف شریعت ہے۔ اس کا ہر فعل ـــ اس کی ہر پیش رفت ـــ حرکات و سکنات ـــ سب جی ہاں سب ـــ عین شریعت ـــ اس کا کردار بے داغ، اس کی گفتار دلنشیں صابر و شاکر ـــ گوشہ نشیں ـــ دنیا کے جھمیلوں سے دور، مگر ایک ـــ ہاں ایک بیٹا ـــ مظہری شان کا مظہر حقیقی ـــ علم کے میدان میں کود پڑا ـــ اور ایسی زقندیں لگائیں کہ آسمانِ علم و ادب پر بدرِ منیر بن کر چمکنے دمکنے لگا اس کا قلم اس کی زبان سے تیز ـــ اس کی زبان اس کے قلم سے تیز ـــ اس کا ذہن رسا اس کی عقل قابلِ رشک ـــ اس کا کردار ـــ اس کی گفتار اللہ اللہ ـــ گلشن مظہری کا یہ بلبل ہزار داستاں مذہب و ادب کی دنیا میں آفتاب جہاں تاب، نغماتِ دانش بکھیرتا چلا جا رہا ہے، اس کی نطق سے پھول جھڑتے ہیں اس کے علم کی نوک سے موتی ٹپکتے ہیں۔ صورت و سیرت میں فرشتہ مگر بظاہر انسان، کون ؟ ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد سلمہٗ اللہ تعالیٰ ـــ ایسا شاگرد کہ جس کا استاد اس کے بارے میں کہے :

> "یہ بات مجھے لکھنے میں تامل ہوتا ہے کہ وہ کبھی میرے شاگرد رہ چکے ہیں۔ چونکہ وہ ماشاء اللہ خود بھی ایک فاضل استاد ہیں۔ وہ اپنے اسلافِ کرام کی دعاؤں اور برکتوں سے ایک صالح مزاج اور ایک پاکیزہ مذاق لے کر کلاس میں داخل ہوئے تھے اور اپنی غیر معمولی ذہانت اور قابلیت کی بدولت جلد ہی اپنے رفقا کے رہبر بن گئے تھے۔"

یہ اظہارِ خیال ہے کس کا ؟ پروفیسر مسعود کے استادِ محترم پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں ایم اے ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، صدر شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی

حیدرآباد سندھ (پاکستان) کا ـــــ

ایک استاد اپنے شاگرد کو نوازے اور ان الفاظ سے نوازے، جو اوپر درج ہوئے تو ذرا سوچئے کہ وہ شاگرد کیسا ہو گا جس کے لیے استاد تعریف میں اپنے مقام سے ہٹ کر وہ کچھ کہے کہ جس کی صداقت پر صدق دلی سے ہی یقین کیا جا سکتا ہے ورنہ مبالغہ معلوم ہو گا ـــــ جی ہاں مبالغہ !

یہ مقام مسعود! کیا اس کے اپنے ذہنی ارتقاء کا مرہون منت ہے ؟۔ کیا اس کے قلم میں یہ کرامت ہے کہ وہ ممتاز ادیبوں کا سرتاج دکھائی دیتا ہے؟ کیا اس کو زہد و تقویٰ اس مقام پر لے آیا ہے ؟ کیا اس کی علمی لیاقتیں اس کے عروج بے مثل میں ممد و معاون ہوئی ہیں ؟ ادیب ہوں، مفکر ہوں، ملکی ہوں، غیر ملکی ہوں، مذہبی پیشوا ہوں، علم دوست ہوں۔ سب ہی ایک زبان ہو کر اس کے علم پر، اس کے قلم پر رشک ہی نہ کریں خراجِ عقیدت پیش کریں ـــــ کیوں ؟ مانا وہ علم کی دنیا میں اپنا منفرد مقام رکھتا ہے، مانا کہ اس کے قلم میں جان ہے اس کی زبان میں چٹخارہ ہے، مانا کہ وہ تھوڑی سی عمر میں زائد از یک صد مستند کتابوں کا مصنف یا مؤلف ہو گیا ہے مانا کہ دنیا کے بہترین مذہبی ادبی رسائل اس کی عظمت تحریر کے قائل ہیں، مانا کہ اس کے زہد و اتقا کا اظہار اس کی گفتار اس کے کردار سے نمایاں ہے، مگر یہ سب کیوں ؟ اور کیسے ؟۔

آیئے میرے ساتھ ـــــ دلی کی فتحپوری مسجد کے اس حجرہ میں جہاں ایک فرشتہ صفات انسان ـــــ سیرت و صورت میں صحابہ سے ملتا جلتا ـــــ عزم و استقلال کا پیکر ـــــ علم دین کا پہاڑ مگر منکسر المزاج ـــــ رو بقبلہ بیٹھا دعائیں کرتا تھا معراج مسعود کی ـــــ علو مسعود کی ـــــ یہ اللہ والا ـــــ اپنے عمل و کردار سے مقرب بارگاہِ الٰہی تھا ـــــ مگر ایک باپ بھی تھا مشفق مہربان۔ اسکی دعائیں عرش الٰہی کے کنگوروں کو چھو لیتی تھیں ـــــ اس لئے اس کا بیٹا اول طالب علم ہوا ـــــ استاد ہوا ـــــ قلم کار ہوا ـــــ ادیب ہوا۔ ناصح ہوا، قلم نے زبان سے آگے

پھلانگ لگائی ـــ زبان نے قلم سے آگے زقند لگائی ـــ ترقی قدمبوس ـــ ظاہر شریعت، احترام ـــ اعتراف ـــ قدر دانی دن دونی رات چوگنی ترقی کرتی چلی گئی ـــ دنیائے ادب میں ایک امام عالی مقام کا بیٹا امام مذہب و ادب کہلانے لگا۔ دنیائے مذہب و ادب میں اس کی بات نقش کالحجر بنتی چلی گئی ـــ وہ لکھتا جا رہا ہے دنیا پڑھتی جا رہی ہے، مردے زندہ ہو رہے ہیں۔

(۳) نہ صرف یہ بلکہ گرویدگی اس نئے ادیب کے قدم چومنے لگی، شہرت اس کے دامن سے لپٹ گئی ـــ ترقی کی راہیں سمٹ کر اس کی طرف لپکنے لگیں ـــ وہ خاموش گوشہ نشین قلم سنبھالے فتنوں سے دین کی راہ کے کانٹے ہٹانے میں ایسا لگا کہ خار دار راہیں خیابان بن گئیں ـــ منزلیں جو نظروں سے اوجھل کر دی گئی تھیں، اس کے قلم کی روشنی میں صاف نظر آنے لگیں۔ اندھیرے چھٹے ـــ اجالا ہوا، ایک صدی کی ذہنی عیاشی کی سازشانہ چالیں ناکامیاب ہوئیں، حقیقت سامنے آئی ـــ مُردوں کو زندگی ملی۔

(تاثرات جناب مسلم احمد مظہری نبیرۂ مولوی ڈپٹی نذیر احمد دہلوی، محررۂ یکم اگست ۱۹۸۲ء دہلی)

عبدالرشید صاحب فنانس آفیسر، ریاض (سعودی عرب)

۱۸-۱۱-۱۹۸۳

جس انداز میں آپ دین نبی کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول و منظور فرمائے۔ ملتِ اسلامیہ کو اس سے استفادہ کی توفیق دے اور آپ کو بلند ہمتی و صحت کاملہ سے نوازے رکھے۔ آپ کی ذات اقدس ہمارے لیے پاکستان میں سب سے اعلیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ و سرپرستی ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ آمین ثم آمین!

(عبدالرشید صاحب، سینئر فنانس آفیسر، ریاض، سعودی عرب)

۱۲ر صفر ۱۴۰۴ھ

جناب عبدالباری خاں، کوراپٹ (ہند)

۲۴-۱۱-۱۹۸۴

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ایک جانے پہچانے کو نثر نگار اور فراخدل قلمکار ہیں۔ انہوں نے وجدان، وراثت اور فطرت کے طفیل اپنا مقام حاصل کیا ہے۔ تحقیقی شہ پارے قلم بند کرنے اور پیش کرنے کے فن میں خود کو بنایا اور سنوارا ہے، تحقیق میں محنت اور حقائق و شواہد کے صحیح انطباق میں اپنا منفرد اسلوب تحریر پیدا کیا ہے جو تحقیقی مواد پر مبنی ان کی غیر جانبدارانہ فکر کے ساتھ ملا جلا ہوتا ہے۔ (ترجمہ انگریزی)

(مکتوب جناب عبدالباری خاں مورخہ ۲۴ر نومبر ۱۹۸۴ء، بنام ڈائریکٹر المجمع الاسلامی، مبارکپور، ہندوستان)

سیّد صغیر اشرف، بھیونڈی، بھارت

(۱)

۱۳/ ۷/ ۱۹۸۵

خدا شاہد ہے کہ اس ذہن ساز دور میں آپ کردار ساز لٹریچر کی تخلیق فرما رہے ہیں اور اسلام کا حاصل بھی یہی ہے ـــــ آپ کی منتشر تحریروں کا ایک مجموعہ "موجِ خیال" پچھلے دنوں بمبئی سے شائع ہو کر بہت جلد نکل گیا ہے اور غالباً اس کی دوسری اشاعت کی تیاری ہے۔ اس کی وجہ اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ آپ کی تحریریں داعیانہ تڑپ اور اسلام سے متعلق آپ کے اندرونی کرب کا حقیقی رنگ لیے ہوتی ہیں۔

(۲)

مجلسِ رضا، بھیونڈی اواخر صفر تک ایک کُل ہند پیمانے پر سیمینار کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلے میں ہم لوگوں کی خواہش ہے کہ عزت مآب! اس سہ روزہ سیمینار کی صدارت قبول فرمائیں، کیا ہماری خواہش قبول ہوگی؟ ـــــ ہم ہندوستانی جنہوں نے آپ کی تحریر سے نہ صرف فیض اٹھایا ہے بلکہ غائبانہ آپ کے معترف بھی ہیں۔ آپ کو بنفسِ نفیس دیکھنے سننے کے شدید خواہشمند ہیں۔

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ!

(۳)

رضا اکیڈمی، بمبئی مشہور اشاعتی ادارہ ہے، وہ لوگ آپ کے اعزاز میں ایک تقریب بمبئی کے سب سے عظیم الشان ہوٹل انٹرنیشنل تاج کوانٹی نینٹل میں کرنا چاہتے ہیں اور انھوں نے راقم السطور پر زور دیتے ہوئے کہا کہ میں آپ سے رابطہ قائم کروں ـــــ ـــــ کیا ہماری اس درخواست کو شرف قبول حاصل ہوگا؟

(مکتوب سید صغیر اشرف، بھیونڈی، بھارت بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد محررہ ۱۳/ جولائی ۱۹۸۵ء)

حضرت مولانا مفتی محمد مظہر اللہ برّد اللہ مضجعہٗ کے فرزند دلبند
عالم ارجمند، مالکِ عزم بلند ڈاکٹر میاں محمد مسعود احمد صاحب طول عمرہٗ

مظہری شان مجسم ہو تو مسعود ہے وہ
للہ الحمد کہ دارین میں محمود ہے وہ

اپنے دامن میں لیے علم کا بحرِ ذخار
دائرے میں کرم خاص کے محدود ہے وہ

فتنۂ نجد کو ملتی ہی نہیں راہِ فرار
عالم خوف میں کہتا ہے کہ "موجود ہے وہ"!

کون کہتا ہے عمل سے ہوئی خالی دنیا
دیکھ لو آج بھی ایک عالم موعود ہے وہ

علم کو ڈھال کے سانچے میں عمل کے وہ اٹھا
کہیں شاہد ہے بظاہر کہیں مشہود ہے وہ

حب احمد کی فضاؤں میں ثنا خوان رسول
کون کہہ سکتا ہے اس دنیا میں مفقود ہے وہ

عطیۂ عظمت دارین لیے دامن میں
حق کے دربار میں جی جان سے مسجود ہے وہ

حقیر فقیر مسلم احمد عفی عنہٗ
۱۹ر شوال المکرم ۱۴۰۳ھ

اخبارات و رسائل

اخبارات و رسائل

(۱) دسمبر ۱۹۶۶ء	منادی	دہلی (بھارت)
(۲) جولائی ۱۹۷۱ء	ترجمانِ اہلِ سنت	کراچی (پاکستان)
(۳) اگست و دسمبر ۱۹۷۳ء	رشاد	سیالکوٹ (پاکستان)
(۴) دسمبر ۱۹۷۳ء	الحسن	پشاور (پاکستان)
(۵) اکتوبر ۱۹۷۴ء	ضیائے حرم	لاہور (پاکستان)
(۶) دسمبر ۱۹۷۵ء	ضیائے حرم	لاہور (پاکستان)
(۷) مئی ۱۹۷۷ء	اشرفیہ	مبارک پور (پاکستان)
(۸) اپریل ۱۹۷۸ء	کتاب	لاہور (پاکستان)
(۹) اکتوبر ۱۹۷۸ء	نور الحبیب	بصیر پور (پاکستان)
(۱۰) فروری ۱۹۸۰ء	الاشرف	کراچی (پاکستان)
(۱۱) جولائی ۱۹۸۱ء	استقامت	کانپور (بھارت)
(۱۲) اگست، ستمبر ۱۹۸۱ء	اشرفیہ	مبارک پور (بھارت)
(۱۳) ستمبر ۱۹۸۲ء	الاشرف	کراچی (پاکستان)
(۱۴) فروری ۱۹۸۳ء	استقامت	کانپور (بھارت)
(۱۵) ستمبر ۱۹۸۳ء	فیضان	شیر گڑھ (پاکستان)

نام اخبارات

(۱) ۲۷ ستمبر ۱۹۷۱ء	نظریۂ پاکستان	فیصل آباد (پاکستان)
(۲) ۱۶ فروری ۱۹۷۴ء	نوائے ملت	مردان (پاکستان)
(۳) ۲۰ اگست ۱۹۷۷ء	جنگ	کراچی (پاکستان)
(۴) ۵ مارچ ۱۹۷۸ء	افق	کراچی (پاکستان)
(۵) ۱۸ جولائی ۱۹۷۸ء	افق	کراچی (پاکستان)
(۶) ۷ مارچ ۱۹۷۸ء	الہام	بہاولپور (پاکستان)
(۷) ۲۵/۳۱ جنوری ۱۹۸۴ء	استقلال	لاہور (پاکستان)

۱۶۴

اخبارات و رسائل

اخبارات و رسائل

رسائل،

منادی، دہلی (بھارت) ۔/۱۲/۱۹۶۶

مولانا مسعود احمد صاحب تو قلم کار کی حیثیت سے بھی ہندوپاک میں نمایاں مقام کے مالک ہیں اور ان کی کئی نگارشات منظرِ عام پر آچکی ہیں۔

(ماہنامہ منادی، دہلی۔ شمارہ دسمبر ۱۹۶۶ء)

رشاد، سیالکوٹ (پاکستان) ۹/۸/۱۹۷۳

جناب محترم مولانا محمد مسعود احمد صاحب انتہائی فاضل عالم ہیں، آپ متعدد بیش بہا تصانیف اور ان گنت تحقیقی مقالے سپردِ قلم کر چکے ہیں، مولیٰ تعالیٰ نے آپ کو دانش و بینش کے ساتھ ساتھ جذب دل اور گدازِ روح بھی بڑی وافر مقدار میں عطا فرمایا ہے۔

(مدیر ماہنامہ رشاد، سیالکوٹ، شمارہ اگست و ستمبر ۱۹۷۳ء)

ترجمانِ اہل سنت، کراچی (پاکستان) ۱۴/۷/۱۹۷۱

اہل سنت کے لئے قحط الرجال کے اس دور میں آپ ایسے اہل قلم کا وجود ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ امید ہے کہ آپ اپنے فیضان قلم کو زیادہ سے زیادہ وسعت دینے کی سعی فرمائیں گے۔

(مکتوب، مدیر ماہنامہ ترجمانِ اہل سنت (کراچی) محررہ ۱۴ جولائی ۱۹۷۱ء)

الحسن، پشاور (پاکستان) ۱۵/۱۲/۱۹۷۴

آپ ایک کہنہ مشق ادیب اور بے باک محقق ہیں، محققانہ اندازِ بیان آپ کا طرۂ امتیاز ہے جس سے آپ علماء میں ممتاز نظر آتے ہیں۔

(مدیر پندرہ روزہ الحسن، پشاور
شمارہ ۱۵ دسمبر ۱۹۷۴ء)

اخبارات و رسائل

(۱) دسمبر ۱۹۶۶ء	منادی	دہلی (بھارت)
(۲) جولائی ۱۹۷۱ء	ترجمانِ اہل سنت	کراچی (پاکستان)
(۳) اگست و دسمبر ۱۹۷۳ء	رشاد	سیالکوٹ (پاکستان)
(۴) دسمبر ۱۹۷۳ء	الحسن	پشاور (پاکستان)
(۵) اکتوبر ۱۹۷۴ء	ضیائے حرم	لاہور (پاکستان)
(۶) دسمبر ۱۹۷۵ء	ضیائے حرم	لاہور (پاکستان)
(۷) مئی ۱۹۷۷ء	اشرفیہ	مبارک پور (پاکستان)
(۸) اپریل ۱۹۷۸ء	کتاب	لاہور (پاکستان)
(۹) اکتوبر ۱۹۷۸ء	نور الحبیب	بصیر پور (پاکستان)
(۱۰) فروری ۱۹۸۰ء	الاشرف	کراچی (پاکستان)
(۱۱) جولائی ۱۹۸۱ء	استقامت	کانپور (بھارت)
(۱۲) اگست، ستمبر ۱۹۸۱ء	اشرفیہ	مبارک پور (بھارت)
(۱۳) ستمبر ۱۹۸۲ء	الاشرف	کراچی (پاکستان)
(۱۴) فروری ۱۹۸۳ء	استقامت	کانپور (بھارت)
(۱۵) ستمبر ۱۹۸۳ء	فیضان	شیر گڑھ (پاکستان)

نام اخبارات

(۱) ۲۷ ستمبر ۱۹۷۱ء	نظریۂ پاکستان	فیصل آباد (پاکستان)
(۲) ۱۶ فروری ۱۹۷۴ء	نوائے ملت	مردان (پاکستان)
(۳) ۲۰ اگست ۱۹۷۷ء	جنگ	کراچی (پاکستان)
(۴) ۵ مارچ ۱۹۷۸ء	افق	کراچی (پاکستان)
(۵) ۱۸ جولائی ۱۹۷۸ء	افق	کراچی (پاکستان)
(۶) ۷ مارچ ۱۹۷۸ء	الہام	بہاولپور (پاکستان)
(۷) ۲۵/۳۱ جنوری ۱۹۸۴ء	استقلال	لاہور (پاکستان)

ضیائے حرم، لاہور (پاکستان) ۱۰/۱۹۷۴

چھوٹے چھوٹے جملوں میں وہ جس طرح بڑی بڑی باتیں لکھ دیتے ہیں، یہ انہی کا حصہ ہے، سمندر کو کوزے میں بند کرنا کوئی ڈاکٹر صاحب موصوف سے سیکھے۔

(مدیر ماہنامہ ضیائے حرم (لاہور) شمارہ اکتوبر ۱۹۷۴ء)

ضیائے حرم، لاہور (پاکستان) ۱۲/۱۹۷۵

بظاہر چھوٹے چھوٹے مضمون یا یوں کہیئے کہ مضمونچے، لیکن جہان معنیٰ ان میں پوشیدہ ہے وہ اہلِ نظر پر ظاہر ہے۔

(مدیر ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور، شمارہ دسمبر ۱۹۷۵ء)

اشرفیہ مبارکپور (بھارت) ۵/۱۹۷۷

پروفیسر صاحب ایک مشہور ادیب و محقق ہونے کے ساتھ ساتھ مذہبی علوم اور افکار پر بھی کامل دستگاہ رکھتے ہیں۔ مختلف موضوعات پر ان کی کئی اہم تصنیفات منظر عام پر آچکی ہیں۔

(مدیر ماہنامہ اشرفیہ، مبارک پور، شمارہ مئی ۱۹۷۷ء)

کتاب، لاہور (پاکستان) ۴/۱۹۷۸

نامور ادیب، محقق اور ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد۔

(مدیر ماہنامہ کتاب، لاہور، شمارہ اپریل ۱۹۷۸ء)

نور الحبیب، بصیر پور (پاکستان) ۱۰/۱۹۷۸

غیر جانب دار محقق، نامور مؤرخ پروفیسر محمد مسعود احمد۔

(مدیر نور الحبیب، بصیر پور، شمارہ اکتوبر ۱۹۷۸ء)

الاشرف، کراچی (پاکستان) -/۲/۱۹۸۰

ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ، کی ذاتِ گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں، آپ عالم باعمل، صوفی باصفا، مفتی اعظم اعلیٰ حضرت شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہٗ (شاہی امام مسجد فتح پوری، دہلی) کے لائق فرزند ہیں۔ جدید و قدیم علوم پر یکساں عبور

رکھتے ہیں۔ فکر و نظر میں وسعت ہے، تحریر و تقریر پر پوری دسترس حاصل ہے، مصنف و محقق ہیں۔ دورِ حاضر کے مسائل کو سمجھنے اور تعلیماتِ اسلامی کی روشنی میں ان کا حل پیش کرنے کی خداداد صلاحیت تو آپ کو ورثے میں ملی ہے۔

پاکستان میں جناب ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہٗ کی ذات گرامی مسلمانانِ پاکستان بالخصوص سوادِ اعظم اہلِ سنت کے لئے ایک نعمت سے کم نہیں۔ موصوف کئی کتابوں کے مصنف و مؤلف ہیں۔

(مدیر ماہنامہ الاشرف، کراچی، شمارہ فروری ۱۹۸۰ء)

استقامت (کانپور) بھارت ۱۹۸۱/۷/-

موصوف کا قلم مثالی و انفرادی ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جملے اور محاورے ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔

(ماہنامہ استقامت (کانپور) شمارہ جولائی ۱۹۸۱ء ص ۳)

اشرفیہ، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ (بھارت) ۱۹۸۱/۸

پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب حضرت مولانا مفتی محمد مظہر اللہ صاحب قدس سرہٗ (امام شاہی جامع مسجد فتحپوری، دہلی) کے فرزند ارجمند ہیں۔ نامور محقق، اردو و انگریزی کے صاحبِ طرز ادیب، پابند شرع عالم، مغربیات کے ماہر اور مشرقی و مذہبی تہذیب کے پُرجوش داعی ہیں۔

(ماہنامہ اشرفیہ، مبارکپور، اگست و ستمبر ۱۹۸۱ء، ص ۱۲۱)

مدیر ماہنامہ الاشرف، کراچی (پاکستان) ۱۹۸۲/۹

حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی کی ذات گرامی برصغیر پاک و ہند کی دینی و مذہبی، علمی و ادبی اور تعلیمی دنیا میں کسی مزید تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ آپ حضرت علامہ مفتی محمد مظہر اللہ (مفتیٔ اعظم دہلی) خطیب شاہی مسجد فتحپوری دہلی کے لائق فرزند ہیں۔ الاشرف کو بھی موصوف کی علمی معاونت حاصل ہے۔ موصوف کی تصانیف و تراجم اور تالیفات کی مجموعی تعداد جن میں کچھ ابھی

غیر مطبوعہ ہیں، ۲۵ تک پہنچتی ہے۔ آپ نے نہایت ہی اہم موضوعات پر تحقیقی اور تنقیدی کام کیا ہے۔ جتنے پیارے اور دل موہ لینے والے انداز میں گفتگو فرماتے ہیں اس سے کہیں زیادہ دل کش اندازِ تحریر کے مالک ہیں۔ نقد و نظر اور تحقیق کا سلیقہ عطیۂ خداوندی کی صورت میں ملا ہے۔

(ماہنامہ الاشرف، کراچی، ستمبر ۱۹۸۲ء، تبصرہ "گناہ بے گناہی"، ص ۴۵)

ماہنامہ استقامت، کانپور (بھارت) -/۲/۱۹۸۳

سعادت لوح و قلم حضرت پروفیسر مسعود احمد صاحب ہند و پاک کی اُن گنی چنی علمی شخصیتوں میں سے ہیں جو عصری علوم کے تقاضوں سے باخبر، درستگیٔ رائے، پختگیٔ فکر، سلاست زبان اور شگفتگیٔ بیان کے اعتبار سے ممتاز و منفرد مقام کی حامل ہیں۔ آپ حضرت مفتی محمد مظہر اللہ صاحب امام و خطیب شاہی مسجد فتح پوری دہلی کے فرزند ارجمند ہیں۔ دینی و ادبی ماحول میں پرورش پائی اور تعلیم و تربیت پر اسلامی رنگ غالب رہا۔ عصری علوم کی تکمیل کے بعد ہی سے آپ علمی و تحقیقی کاموں میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ اب تک بیسیوں علوم و فنون سے متعلق تحقیقی و علمی مقالات، تراجم اور کتابیں تصنیف فرما چکے ہیں۔

(ماہنامہ استقامت، کانپور، شمارہ فروری ۱۹۸۳ء، ص ۱۲۳)

مدیر فیضان، شیر گڑھ، صوبہ سرحد، پاکستان ۱/۹/۱۹۸۳

ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ہندوستان کے مایۂ ناز مفتیٔ اعظم حضرت الحاج شاہ مظہر اللہ قدس سرہٗ العزیز شاہی امام مسجد فتحپوری (دہلی) کے صاحبزادے ہیں۔ دینی خانوادے میں پیدا ہو کر تربیت پانے اور اکابر کے فیض سے مستفیض ہونے کی وجہ سے آپ کو ذہنی جلا و صحتِ افکار میسر ہے۔

(ماہنامہ فیضان (شیر گڑھ) شمارہ ستمبر ۱۹۸۳ء ص ۴۶)

اخبارات

نظریۂ پاکستان، فیصل آباد (پاکستان) ۲۷/۹/۱۹۷۱

جناب پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی کا انداز نگارش جس میں حسن و جمال، پاکی و درخشانی، بحر زیبائے تحقیق میں آبِ حقیقت افروز کی طربناک روانی اور انداز و اسلوب میں سلیم الفطرت طبع مومنانہ کی عاشقانہ جولانی ایک ایک سطر میں اور پھر آسمانِ صحافت کے درخشندہ و رخشندہ تابناک ستاروں کی ضو فشانی ایک ایک حرف میں جھلمل جھلمل کرتی نظر آتی ہے۔

(مدیر ہفت روزہ نظریۂ پاکستان، فیصل آباد، شمارہ ۲۷ ستمبر ۱۹۷۱ء)

نوائے ملت، مردان (پاکستان) ۶/۲/۱۹۷۴

جناب مسعود احمد ملک کی جانی پہچانی ایک علمی اور ادبی شخصیت ہیں۔

(مدیر روزنامہ نوائے ملت، مردان، شمارہ ۱۶ فروری ۱۹۷۴ء)

جنگ کراچی (پاکستان) ۲۰/۸/۱۹۷۷

جناب مولانا محمد مسعود جو پی۔ایچ۔ڈی ہیں، ایک لٹریری شخصیت کے مالک ہیں

(اخبار جنگ کراچی، شمارہ ۲۰ اگست ۱۹۷۷ء)

افق، کراچی (پاکستان) ۵/۲/۱۹۷۸

پروفیسر مسعود صاحب کی شخصیّت کسی تعارف کی محتاج نہیں، بحیثیت عالم و فاضل اور محقق و مصنف وہ دنیائے ادب میں اپنا مقام پیدا کر چکے ہیں۔ پچھلے پندرہ سولہ برسوں میں انھوں نے ایک درجن سے زیادہ کتابیں اور ایک سو سے زیادہ تحقیقی مضامین اور مقالات لکھے ہیں جو شائع ہو چکے ہیں اور نہ صرف پاکستان، بلکہ دیگر ممالک میں بھی ان کی شہرت کا سبب بنے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ تحقیقی اندازِ فکر کے ساتھ ساتھ طرز تحریر میں بھی مسعود صاحب کے یہاں انفرادیت کا رنگ جھلکتا ہے۔ وہ چھوٹے چھوٹے اور سیدھے سادے جملوں میں بڑی سے بڑی بات کہہ جاتے ہیں۔ ان کے یہاں اعتدال و پختگی، شگفتگی و روانی

بدرجۂ اتم موجود ہیں۔

(مدیر ہفت روزہ افق، کراچی، شمارہ ۵ر فروری ۱۹۷۸ء)

افق، کراچی (پاکستان)

۱۸/۷/۱۹۷۸

محترم مسعود صاحب کی علمی اور دینی خدمات بذاتِ خود مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بہت بڑا خراجِ عقیدت ہیں۔

(مدیر ہفت روزہ افق، کراچی، شمارہ ۱۸ر جولائی ۱۹۷۸ء)

الہام، بہاولپور (پاکستان)

۷/۲/۱۹۸۱

ڈاکٹر محمد مسعود احمد کا نام دنیائے ادب میں محتاج تعارف نہیں، ان کے متعدد عالمانہ و محققانہ تحریریں اہلِ علم و ادب سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

(ہفت روزہ الہام (بہاولپور) مورخہ ۷ر مارچ ۱۹۸۱ء)

مدیر ہفت روزہ استقلال، کراچی پاکستان

۱۳/۱/۱۹۸۴

ملک کے نامور محقق، بلند پایہ اسکالر اور سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم رُوحانی پیشوا ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ

(ہفت روزہ استقلال (لاہور) ۲۵ر جنوری/۳۱ر جنوری ۱۹۸۴ء)

چوتھا باب

مکتوبات

1. مکاتیب علماء صوفیہ
2. مکاتیب ارباب سیاست و حکومت
3. مکاتیب فضلاء و محققین
4. متفرق انگریزی مکاتیب

علماء و صوفیہ

علماء و صوفیہ

نمبر شمار	مکتوب نگار	تعارف مکتوب نگار	تاریخ و سنہ
۱۔	مفتی اعظم حضرت شاہ محمد مظہر اللہ (دہلی، ہندوستان)	امام و خطیب شاہی مسجد فتح پوری، دہلی (بھارت)	ستمبر ۱۹۵۸ء
۲۔	حضرت مولانا عبد اللہ جان سرہندی مجددی المعروف بہ شاہ آغا	سجادہ نشین درگاہ عالیہ مجددیہ ٹنڈو سائیں داد (سندھ)	۲ر اگست ۱۹۶۰ء
۳۔	حضرت مولانا عبد اللہ جان سرہندی	سجادہ نشین درگاہ عالیہ مجددیہ، ٹنڈو سائیں داد، سندھ	۲۵ر اکتوبر ۱۹۶۰ء
۴۔	حضرت مولانا محمد ہاشم جان سرہندی مجددی (ٹنڈو سائیں داد، سندھ)	ممبر مرکزی رویت ہلال کمیٹی، حکومت پاکستان	۱۹ر مئی ۱۹۶۵ء
۵۔	مفتی اعظم حضرت شاہ محمد مظہر اللہ (دہلی، بھارت)	امام و خطیب شاہی مسجد فتحپوری۔ دہلی،	مارچ ۱۹۶۶ء
۶۔	علامہ مفتی ضیاء الدین احمد مدنی (مدینہ منورہ، سعودی عربیہ)	خلیفہ علامہ یوسف بنہانی و امام احمد رضا بریلوی۔	۱۰ر دسمبر ۱۹۷۳ء
۷۔	مولانا فضل الرحمٰن قادری (مدینہ منورہ، سعودی عربیہ)	فرزند علامہ مفتی ضیاء الدین احمد مدنی	۱۰ر دسمبر ۱۹۷۳ء
۸۔	علامہ محمد امیر شاہ قادری گیلانی (پشاور، پاکستان)	سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ (پشاور، پاکستان)	یکم مارچ ۱۹۷۴ء

تاریخ و سنہ	لقب مکتوب نگار	مکتوب نگار	نمبر شمار
۲۷ نومبر ۱۹۷۴ء	پرنسپل رکن الاسلام جامعہ مجددیہ (حیدرآباد، سندھ)	مولانا ابوالخیر محمد زبیر (حیدرآباد، سندھ، پاکستان)	۹-
۲۲ نومبر ۱۹۷۵ء	سکرٹری ورلڈ اسلامک مشن انگلینڈ	مولانا قمرالزماں اعظمی (بریڈفورڈ، انگلستان)	۱۰-
۱۶ مئی ۱۹۷۷ء	صدر مرکزی رویت ہلال کمیٹی حکومت پاکستان	علامہ شاہ محمد عارف اللہ میرٹھی (راولپنڈی، پاکستان)	۱۱-
۸ جنوری ۱۹۷۸ء	صدر شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی و خلیفہ حضرت شاہ زوار حسین	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان (حیدرآباد، سندھ)	۱۲-
۲۸ جولائی ۱۹۷۸ء	خلیفہ و تلمیذ امام احمد رضا بریلوی	مفتی محمد برہان الحق جبلپوری (جبل پور، بھارت)	۱۳-
یکم فروری ۱۹۷۹ء	جج عدالت شرعیہ، حکومت پاکستان و سجادہ نشین خانقاہ عالیہ بھیرہ شریف	علامہ پیر محمد کرم شاہ الازہری (بھیرہ شریف، ضلع سرگودھا)	۱۴-
۱۹۸۰ء	سکرٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن، (انگلینڈ)	علامہ ارشد القادری (جمشید پور، بھارت)	۱۵

علماء و صوفیہ

(۱)

جامع مسجد فتحپوری، دہلی
ستمبر ۱۹۵۸ء

قرۃ العیون و فرحۃ فواد المحزون سلمہم

السلام علیکم و قلبی لدیکم۔ بشارت نامہ باعث فرحت و سرور ہوا۔ وہ تعالیٰ العزیز کو ترقیات دارین سے سرفراز فرمائے۔ جو موضوع تم نے[1] تصنیف کے لئے منتخب کیا ہے اس میں دینی خدمت نظر نہیں آتی۔ قرآن کریم کی ایسی خدمت اگر کرتے تو بہتر ہوتا جس میں تبلیغی جھلک ہوتی اور اس کی تعریف میں غیر ادیان والوں نے جو تحریر کیا ہے اس کو منظرِ عام پر لاتے، بلکہ انگریزی ہی میں تحریر کرکے دوسرے ممالک میں اس کو پیش کرتے تو بہت ہی بہتر ہوتا اس سلسلہ میں دوسرے مذاہب کے مسائل بھی علم میں آجاتے ایسی تصنیف سے اگر ایک شخص بھی داخلِ اسلام ہوگیا تو تم سے اسلام کی بڑی خدمت ہوئی خیر یہ تو میرا خیال تھا جس کا اظہار رہوا، باقی تم بہتر جانتے ہو۔ ڈاکٹر صاحب وغیرہ کو سلام کہہ دیں کیا اچھا ہو کہ مولوی محمد محمود[2] سلمہم کو ویزا مل جاتے اور وہ جلسہ ربیع الاول میں شرکت کرلیں ابھی تک مولوی محمد احمد[3] حج کے سفر سے واپس نہیں ہوئے ہیں غالباً آج جدہ سے سوار ہوئے ہوں گے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام ؛

محمد مظہر اللہ غفر لہ الامام
مفتی اعظم خطیب و امام شاہی مسجد جامع فتحپوری، دہلی (بھارت)

---

[1] یہاں پی ایچ ڈی کے موضوع کی طرف اشارہ ہے جو یہ تھا: "اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر"

[2] علامہ مفتی محمود احمد الوری ابن مولانا رکن الدین الوری جو ڈاکٹر صاحب کے برادرِ نسبتی بھی ہیں۔

[3] مولانا محمد احمد مرحوم۔ نائب امام مسجد فتحپوری، دہلی جو ڈاکٹر صاحب کے برادر بزرگ تھے۔
مظہری

(۲)

کوئٹہ (بلوچستان)

۸ صفر ۱۳۸۰ھ، ۲ اگست ۱۹۶۰ء

نحمدہ ونصلی ونسلم

مکرمی و محترمی مولانا محمد مسعود احمد صاحب زید فضلہ،

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا (شعبان) اوائل مرقومہ ہوا سعید پور ایک گاؤں قریب ٹنڈو محمد خان ہے وہاں تو کوئی جماعت "روشنائی" یا "روشن ضمیر" نہیں ہے البتہ ایک سابقہ بزرگوں کا خاندان "طریقہ رفاعیہ" جن کی اولاد اب بھی پیری مریدی کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں/ہے۔ سید پور شاید سندھ میں کہیں دوسرا غیر معروف قریہ ہوگا اس کا تعلقہ ضلع آپ فرمائیں پھر اس کا پتہ ہم معلوم کرسکیں گے

۲۔ مطلوبہ کتاب مونس المخلصین" بوقتِ فرصت امید کہ کسی کے ہاتھ یا بذریعہ ڈاک ارسال کروں گا۔ زیادہ خیر و خیریت مطلوب فقط والسلام

عبد اللہ فقیر شاہ آغا غفرلہ،

(۳)

۲۵ اکتوبر ۱۹۶۰ء مکرمی و محترمی مولانا مسعود احمد صاحب سلامت!

بعد از تسلیم و تکریم آپ کا عنایت نامہ کارڈ گرامی پوہنچا خواجہ خورد[1] کا سنہ وفات ۹۱ یقیناً غلط ہے۔ ان کے والد بزرگوار کا سنہ ولادت ۹۷۱ ہے تو ان کا اولاد ۹۷۵ میں ممکن نہیں۔ آپ کی رائے صحیح ہے کہ غلطی سے ۹۷۵ لکھا گیا ہے۔ صحیح سنہ وفات ۱۰۷۵ ہوگا یا کوئی دوسرا مجھے ٹھیک معلوم نہیں کتابوں میں تفحص کرنے سے غالباً صحیح سنہ مل جائے۔

۲۔ مہابت خان کا قصہ آپ کو روضۃ القیومیہ سے ملے گا؛

۳۔ حضور[2] کا براہ راست جہانگیر بادشاہ کے نام ایک خط ہے جو مکتوبات شریف کے دفتر سوم مکتوب نمبر ۴۷ میں ہے، زیادہ خیر و خیریت مطلوب ہے۔ فقط والسلام؛

عبد اللہ فقیر شاہ آغا غفرلہ،

---

[1] خواجہ عبد اللہ ابن خواجہ محمد باقی باللہ نقشبندی کابلی (مظہری)
[2] حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی (")

(۴)

ٹنڈو سائیں داد (سندھ)
۱۹ رمئی ۱۹۶۵ء

بسمہٖ سبحانہ و بحمدہٖ و صلی علی حبیبہٖ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالیٰ آپ کے مدارج بلند فرمائے کہ آپ سلسلۂ عالیہ کی خدمات میں منہمک ہیں
افسوس ہے مکتوبات سعیدی[1] قلمی کا جو نسخہ ہمارے پاس تھا وہ دیمک کے نذر ہو چکا ہے
اور مناقب احمدیہ کا مجھے اس وقت خیال نہیں آرہا ہے۔

رمضان کے بعد سے طبیعت ٹھیک نہیں۔ نماز بھی بیٹھ کر پڑھتا ہوں، دعا فرمائیں۔ والسلام!

عبدہٗ محمد ہاشم مجددی، از ٹنڈو سائیں داد

(۵)

مسجد فتح پوری، دہلی
مارچ ۱۹۶۶ء

الزکی الشامخ الحریز والکھف شامخ العزیز ڈاکٹر آف فلاسفی[2] سلمہم

وعلیکم السلام ورحمہ ربکم المنعام۔ مولیٰ تعالیٰ تمھیں اس ڈگری میں کامیاب فرمائے۔ جدامجد[3] صاحب کے حالات لکھنے کی توفیق تمھیں روح القدس سے مولا تعالیٰ مرحمت فرمائے۔ فقیر کے جملہ حالات خاندان مسعودیہ کے لئے باعث شرم[4] ہیں۔ بعض لوگوں نے اِس کی اجازت چاہی تھی ان کو بھی لکھ دیا تھا حضرت مجدد صاحب کے

---

[1] حضرت مجدد الف ثانی کے صاحبزادے خواجہ محمد سعید کے مکتوبات (مظہری)

[2] ڈاکٹر آف فلاسفی (پی ایچ۔ ڈی) (مظہری)

[3] مفتی محمد مسعود شاہ محدث دہلوی، شاہی امام مسجد فتحپوری، دہلی (مظہری)

[4] مفتی اعظم نے ازراہ انکسار یہ بات تحریر فرمائی مگر ڈاکٹر صاحب نے کوشش کر کے آپ کے حالات پر ایک ضخیم سوانح "تذکرہ مظہر مسعود" کے نام سے مرتب کی جو ۱۹۶۹ء میں کراچی سے شائع ہوئی۔ (مظہری)

مقالہ، دل چاہتا ہے کہ زندگی میں دیکھ لوں۔[1] مولیٰ تعالیٰ تمھیں ترقی پر ترقی عطا فرمائے۔ فقیر دعاگو ہے وہ تعالیٰ اپنے کرم سے قبول فرمائے۔ مولانا حامد[3] کو، خسر[4] صاحب کو کہدیں، اور اہلیہ عزیزہ کو بہت بہت سلام کہیں اور مولوی[5] محمود سلمہٗ کے ہاں سب کو اور بچیوں کو سلام کہہ دیں۔ یہاں سب بعافیت ہیں۔ فقط والسلام

محمد مظہر اللہ غفرلہٗ الامام

(۶)

مدینہ منورہ

۱۶ ذی قعدہ ۱۳۹۳ھ، ۱۰ دسمبر ۱۹۷۳ء

عزیز القدر گرامی منزلت پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب ابقاہ اللہ الصمد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

تحیہ زاکیہ ادعیہ وافرہ کے بعد آپ کی تازہ ترین تصنیف "فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں"[6] نظر نواز ہوئی آپ کی یہ کاوش و دیدہ ریزی قابل صد ستائش و لائق تحسین ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ آپ کی یہ کوشش عند اللہ مقبول اور عند الناس مشکور رہو، آمین ثم آمین!

---

[1] حضرت مجدد الف ثانی کے حالات پر ڈاکٹر صاحب کا مقالہ جو ۴۰۰ سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہے۔ ۱۹۷۳ء میں مکمل ہوا اور ۱۹۸۴ء میں کراچی سے شائع ہوا۔ (مظہری)

[2] یہ دعا جب دی تھی جب ڈاکٹر صاحب لیکچرر تھے، اس دعا کے تین چار ماہ بعد وہ جونیئر کلاس ون پروفیسر ہوئے اور اب آٹھ سال سے پرنسپل ہیں۔ اُخروی ترقیوں کا حال اللہ کے علم میں ہے۔ (مظہری)

[3] مولانا عبد الحامد جلالی دہلوی مرحوم (مدفون کراچی)، [4] سید منظر علی مرحوم (مدفون کراچی)

[5] علامہ مفتی محمود احمد الوری، مقیم حیدر آباد (سندھ) (مظہری)

[6] "فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں" مطبوعہ لاہور ۱۹۷۳ء

نوٹ:- اس کتاب کے چھ ایڈیشن پاکستان اور ہندوستان سے شائع ہو چکے ہیں (مظہری)

یہ امر محتاج بیان نہیں کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی عظیم شخصیت کیلئے ضرورت تھی کہ اس موضوع پر سیر حاصل بحث کے بعد آپ کی عظمت کو اجاگر کیا جائے سو یہ آپ کے قلم حقیقت رقم سے پوری ہوگئی، اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے اور سعی مشکور ہوئے۔

فقیر ضیاء الدین احمد قادری عفی عنہٗ

۱۶ ذی قعدہ ۱۳۹۳ھ

(۷)

مدینہ منورّہ

۱۶ ذی قعدہ ۱۳۹۳ھ / ۱۰ دسمبر ۱۹۷۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّدنا محمد المصطفیٰ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم۔

إن ما كتبه فضيلة السيد الوالد حفظه فيه الكفاية لمن نور الله قلبه ولا سيما ما حرره البرد فيسر محمد مسعود احمد أيده الله بروح منه وان علماء الحجاز قد قرظوا على ما كتبه فريد عصره محي السنة العلامة الكبير مولانا الشيخ احمد رضا خان نور الله مرقده واثاب المؤلف الاجر العظيم وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم!

حرره من المدينة المنورة

فضل الرحمن القادري

۱۔ امام احمد رضا خاں بریلوی (مظہری)

(۸)

کوچہ آغا پیر جان صاحب، محلہ یکہ توت
پشاور شہر

۶ صفر الخیر ۱۳۹۴ھ، یکم مارچ ۱۹۷۴ء

بخدمت گرامی قدر جناب محمد مسعود احمد مدظلہٗ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ــــــ مزاج شریف!

تاج محمد صاحب کے حوالے سے آنجناب نے حضرت گرامی مرتبت واجب الاحترام حضرت مولانا مولوی سید محمد زکریا شاہ صاحب بنوری مدظلہٗ العالی کا ارشاد گرامی "فاضل بریلوی اور ترکِ موالات" میں نقل فرمایا تھا:

ایک بار حضرت علامہ موصوف از راہِ محبت بزرگانہ اس فقیر کے ہاں تشریف فرما ہوئے اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ رضویہ کی پہلی جلد بھی مرحمت فرمائی جو کہ غالباً سب سے پہلا اڈیشن ہے اور برسبیل تذکرہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی فقاہت کی بہت تعریف فرمائی اور ارشاد فرمایا تھا:-

"اگر احمد رضا خاں بریلوی ہندوستان میں فقہ حنفی کی خدمت نہ کرتا تو حنفیت شاید اس علاقہ میں ختم ہو جاتی"

اور بہت قسم ارشادات ارشاد فرمائے۔ یہ حضرت علامہ موصوف مدظلہٗ کے اپنے ذاتی تاثرات تھے بلکہ یہ تو ایک حقیقت ہے کہ فقہ حنفی کی ترویج و اشاعت کرنا متقدمین علمائے اہل سنت و جماعت کے عقائدِ حقہ کو واضح اور آسان طریقے پر بیان کرنا، جو حملے فقہ حنفی پر کیے گئے ان کا منہ توڑ جواب نیز ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کی حفاظت پر سینہ سپر ہو کر کھڑا ہونا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہی ہمت مردانہ کا کام تھا۔ یقیناً آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی نہ ہوتی تو برصغیر میں حنفیت تہہ در تہہ پردوں میں چھپا دی جاتی!

دعا میں نہ بھولئے گا ــــــ والسلام!

فقیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی
(شیخ الحدیث، سجادہ نشین)

(۹)

حیدرآباد سندھ
۲۷ نومبر ۱۹۷۴ء
باسمہ سبحانہ

محترم ماموں جان ——— سلامٌ عاطر و شوق وافر!

نامہ گرامی موصول ہوا۔ وہاں کے امام صاحب اظہارِ آرزو میں جس قدر بے باک تھے آپ کا جواب ان کے لئے اسی قدر المناک[۱] تھا جس کو سن کران کے دل کا نازک آبگینہ چور چور ہوگیا اور شاید یہی صدائے شکست تھی جو بارگاہِ ایزدی میں مقبول ہو کر ان کی تکمیلِ آرزو کا سبب بنتی چلی گئی ——— سچ کہا درویش لاہوری نے ؎

نہ بچا بچا کے تو رکھ اسے، ترا آئینہ ہے وہ آئینہ
کہ شکستہ ہو تو عزیز تر، ہے نگاہِ آئینہ ساز میں

بہر حال خدا نے ان کے اُس قلبِ حزیں اور دلِ شکستہ سے نکلی ہوئی داد بھری پکار کو سن کر ان کی فریاد رسی ہوئی۔ چنانچہ حضرت قبلہ والد محترم[۲] مدظلہ العالی نے آپ کا خط سننے کے بعد فرمایا کہ " ہماری طرف سے مولانا کو لکھ دو کہ ہم آپ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اجازت دیتے ہیں، آپ اس سلسلۂ شریفہ میں امام

---

[۱] ڈاکٹر صاحب ضلع تھرپارکر (سندھ، پاکستان) کے شہر مٹھی میں بحیثیت پرنسپل گورنمنٹ کالج میں متعین تھے۔ وہاں جامع مسجد کے امام صاحب مولانا محمد قاسم درس (دوران کے صاحبزادے مولوی عطا محمد درس نے بیعت کی درخواست کی۔ ڈاکٹر صاحب نے ازراہِ انکسار بیعت کرنے سے گریز کیا۔ اس لئے انھوں نے امام صاحب موصوف کو علامہ مفتی محمد محمود احمد نقشبندی مجددی الوری کی طرف حیدرآباد سندھ رجوع کرنے کے لئے کہا اور مفتی صاحب کو ایک خط بھی لکھا۔ مفتی صاحب کے صاحبزادے مولانا ابوالخیر محمد زبیر نے مفتی صاحب کی علالت کی وجہ سے ان کی طرف سے یہ جواب تحریر کیا۔ اس طرح ڈاکٹر صاحب کو سلسلۂ قادریہ میں بیعت کی تو پہلے ہی اجازت حاصل تھی، سلسلہ نقشبندیہ میں بھی اجازت مل گئی۔ اور انھوں نے اس سلسلہ میں بیعت کا آغاز کیا۔ [۲] حضرت علامہ مفتی محمد محمود صاحب برکاتہم فرزند و جانشین حضرت مولانا رکن الدین الوری علیہ الرحمہ۔ (مظہری)

صاحب کو بلکہ ان کے تمام معتقدین کو اور ہر طالب حق کو بیعت کر کے خوب فیضان پہنچائیں اور ان کے قلوب کو اللہ اور اللہ کے رسول اور اس کے دین متین کی محبت سے روشن اور منور کر کے ان کو عامل بالسنّت بنائیں۔"

نگاہِ ناز جسے آشنائے راز کرے
وہ اپنی خوبی قسمت پہ کیوں نہ ناز کرے

میری طرف سے اس سعادت عظمیٰ کے حصول پر قلبی تبریکات قبول فرمائیں اللہ تعالیٰ اس فیضِ رکنوی کو ہمیشہ جاری و ساری رکھے۔ اور عالم کے گوشہ گوشہ اور کونہ کونہ اس سے منور و مستنیر فرمائے۔ فقط

ابوالخیر محمد زبیر غفرلہٗ

(۱۰)

ورلڈ اسلامک مشن
بریڈ فورڈ (انگلینڈ)

۲۲ر نومبر ۱۹۷۵ء

محترم المقام
آداب و تسلیمات وافرہ

مزاج وہاج!

ورلڈ اسلامک مشن کا ماہنامہ ترجمان الدعوۃ الاسلامیہ حاضر ہے اپنی گرانقدر رائے سے نوازیئے اور ہمارا قلمی تعاون فرمائیں ـــــ تاکہ آپ کی عنایات سے جریدہ ہذا کا معیار بلند تر ہو سکے۔ امید ہے کہ جواب میں اپنے مضمون اور مشوروں سے نوازیں گے۔

کفش بردار
قمر الزماں اعظمی
(سکریٹری ورلڈ اسلامک مشن، انگلینڈ)

(۱۱)

۵۹۔ بی، سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی ۱۶ر مئی ۱۹۷۷ء

مولانا المحترم ذوالمجد والکرم ! سلام مسنون،

گرامی نامہ نے سرفراز فرمایا۔ یاد فرمائی کا شکریہ! آپ جو علمی و تحقیقی کام کر رہے ہیں اس پر اہل سنت جتنا فخر کرسکیں وہ کم ہے۔ آپ نے امام احمد رضا بریلوی کی شخصیت اور ان کی عظیم دینی خدمات کو جس طرح اجاگر فرمایا اس پر آپ مستحق تبریک ہیں۔

میں نے حضرت والد ماجد علیہ الرحمہ کے پرانے کاغذات میں سے سات خطوط تلاش کئے جن میں سے چار مولانا سیّد محمد حسین صاحب میرٹھی کے نام ہیں، ایک حضرت مولانا برہان الحق صاحب جبل پوری کے نام، ایک سیّد اختر میاں کے نام اور ایک منشی نادر علی صاحب تاجر کے نام ہے۔

میں اصل خطوط ارسال خدمت کر رہا ہوں عکس لینے کے بعد واپس فرما دیجئے یا اپنے پاس محفوظ فرما لیجئے۔ دعاگو

شاہ محمد عارف اللہ قادری، راولپنڈی
صدر مرکزی رویت ہلال کمیٹی، حکومت پاکستان

(۱۲)

حیدرآباد، ۸ر جنوری ۱۹۷۸ء

حامداً ومصلیاً

عزیز گرامی منزلت ______ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کتاب "موجِ خیال" کے دو نسخے ملے تھے۔ ایک نسخہ ہاشمی صاحب کو بھیج دیا۔ ماشاءاللہ کتاب ہر لحاظ سے قابلِ صد ستائش ہے، زبان، اندازِ بیان اور نفسِ مضامین کے لحاظ سے بہترین کتابوں میں شمار کئے جانے کے لائق ہے۔ میرے یہاں، چھوٹے بڑے سبھی پڑھ کر محظوظ و مستفید ہو رہے ہیں۔ جزاکم اللہ فی الدارین حسن الجزاء۔ (کتاب کو داؤد فاؤنڈیشن کے انعام کیلئے ضرور بھیجئے گا۔ اللہ پاک آپ کے درجات خوب بڑھائے، آمین

گھر میں سب کو دعاء و سلام مسنون۔ فقط والسلام

احقر غلام مصطفےٰ خان
سابق صدر شعبۂ اُردو، سندھ یونیورسٹی، حیدرآباد، سندھ

دارالسلام، جبل پور
۲۸ جولائی ۱۹۷۸ء
۷۸۶
۹۲

محبی العزیز المحترم پروفیسر مولانا مسعود احمد صاحب زاد

سلام مسنون دعاء رحمت و عافیت مقرون! بعد عزیز سلام و دعائے عافیت، فقیر دو ماہ افتادہ و دیگر شدید علالت اور گوناگوں امراض میں مبتلا کے سبب آں عزیز کو جواب نہ دے سکا، معذرت خواہ ہے، اب بفضلہ الکریم و بفضل نبیہ العظیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ٹھیک ہوں لیکن ضعف و کمزوری ہے۔

آں عزیز نے اعلحضرت، استاد محترم، مرشد اعظم، مجدد مائتہ حاضرہ مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری قدس سرہ العزیز کے فقیر حقیر کے آباؤ کرام پر کرامات کے بارے میں اور صحائف مبارکہ کے نقول کے متعلق تحریر فرمایا تھا۔ چنانچہ فقیر نے حضرت جد امجد اور دادی جد علیہما الرحمہ اور فقیر پر کرامات کے سلسلے میں واقعات کو ترتیب دیا ہے۔ جس کا تاریخی عنوان:-

"کرامات مجدد زمان بہر بندہ ادنیٰ برہان" —— ۱۲۹۸ھ

ہے۔ اس کی تکمیل انشاء اللہ تعالیٰ، رمضان المبارک تک ہو جائے گی۔ عید الفطر کے بعد باذنہٖ تعالیٰ یہ مجموعہ اور مراسلات مبارکہ کی فوٹو کاپیاں حاضر کر دوں گا۔ سردست ایک فتویٰ ... "اجلال الیقین بتقدیس سید المرسلین" جس پر اعلحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تقریظ ہے اور یہ فتویٰ "صیانۃ الصلوٰت عن حیل البدعات" اور یہ عریضہ بذریعہ عزیز القدر مولانا مفتی محمد مکرم احمد سلمہٗ خطیب امام شاہی مسجد جامع فتحپوری دہلی، حاضر کر رہا ہوں۔

حضرت جد امجد مولانا محمد عبد الکریم علیہ الرحمۃ کے وصال پر اعلیٰ حضرت کے اشعار تاریخ وصال یہ ہیں:-

قیل مات الذکی عبد الکریم	قلت کلا بل احتظی بدوام
حی عن بنیہ فکیف یموت	انما المیت ھالک الاوھام

درخواست کررہا ہوں کہ مذکورہ بالا موضوعات پر مواد کی فراہمی کی جو خدمت انجام دے سکتے ہوں' دیں اور سب سے زیادہ تشویش کی بات یہ ہے کہ کُل نو مہینے کی مدت باقی رہ گئی ہے اور ابھی تک کچھ بھی کام نہیں ہوا ہے' اس لئے آپ سے پرخلوص درخواست کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں آپ جو بھی مدد کرسکتے ہوں دریغ نہ فرمائیں۔ خود بھی اور اپنے حلقہ کی علمی شخصیتوں کو بھی اس مہم میں حصہ لینے کی ترغیب دیں۔ جملہ مواد اس پتہ پر ارسال فرمائیں:

مولانا حسن رضا ایم۔اے
مدرسہ شمس الھدیٰ۔ پٹنہ نمبر ۶۔ بہار
ہندوستان

نوٹ:۔ امید ہے کہ مستقبل قریب میں ایک بار پھر برطانیہ کا سفر کرنا پڑے' ٹکٹ آگیا ہے۔ سفر کے دوسرے کاغذات تشنہ ہیں۔

ارشد القادری
سکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن،
(انگلینڈ)

(۱۵)

جامعہ فیض العلوم، جمشید پور

۱۹۸۰ء

محترمی حضرت مولانا پروفیسر مسعود احمد صاحب ایم، اے
پی ایچ ڈی

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ ـــــــ مزاج گرامی !

ادارۂ شرعیہ، بہار پٹنہ کا جوائنٹ سکریٹری اور اہلِ سنت کے ابھرے ہوئے نوجوان خطیب حضرت مولانا حسن رضا خان صاحب ایم، اے جو ہمارے محبوب ترین عزیز ہیں وہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پر پی۔ ایچ۔ ڈی کے لئے ریسرچ کر رہے ہیں۔ بڑی شکل سے پٹنہ یونیورسٹی نے اعلٰحضرت پر ایک عظیم فقیہ کی حیثیت سے ریسرچ کرنے کے لئے جو ذیلی موضوعات دیئے ہیں، ان میں چند موضوع یہ ہیں:۔

۱۔ غیر منقسم ہندوستان میں فقہ اسلامی کا ارتقاء

۲۔ اعلیٰ حضرت کے عہدِ ہمایوں یعنی تیرھویں صدی ہجری میں ہندوستان میں فقہ اسلامی کی کیا حالت تھی ؟

۳۔ تیرھویں صدی ہجری میں ہندوستان کے اندر فقہ اسلامی کے مختلف مکاتیب فکر ؟

۴۔ فقہ اسلامی کو اعلیٰ حضرت نے کیا دیا اور فقیہ ہونے کی حیثیت سے ان کا مقام ؟

چونکہ ہندوستان میں پہلی بار کسی یونیورسٹی نے اعلیٰ حضرت پر ریسرچ کی اجازت دی ہے اس لئے میری عین تمنا ہے کہ یہ مہم پایۂ تکمیل تک پہنچے اور شانِ امتیازی انفرادیت کے ساتھ پہنچے۔ اس لئے میں خود بھی موصوف کے لئے معلومات فراہم کر رہا ہوں اور دنیائے سنیت کے دانشوروں سے بھی ..

درخواست کر رہا ہوں کہ مذکورہ بالا موضوعات پر مواد کی فراہمی کی جو خدمت انجام دے سکتے ہوں، دیں اور سب سے زیادہ تشویش کی بات یہ ہے کہ کل نو مہینے کی مدت باقی رہ گئی ہے اور ابھی تک کچھ بھی کام نہیں ہوا ہے اس لئے آپ سے پرخلوص درخواست کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں آپ جو بھی مدد کر سکتے ہوں دریغ نہ فرمائیں۔ خود بھی اور اپنے حلقہ کی علمی شخصیتوں کو بھی اس مہم میں حصہ لینے کی ترغیب دیں۔ جملہ مواد اس پتہ پر ارسال فرمائیں:

مولانا حسن رضا ایم۔اے
مدرسہ شمس الھدیٰ۔ پٹنہ نمبر ۶۔ بہار
ہندوستان

نوٹ:۔ امید ہے کہ مستقبل قریب میں ایک بار پھر برطانیہ کا سفر کرنا پڑے، ٹکٹ آگیا ہے۔ سفر کے دوسرے کاغذات تشنہ ہیں۔

ارشد القادری
سکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن،
(انگلینڈ)

ارباب حکومت و سیاست

فہرس

اربابِ سیاست و حکومت

نمبر شمار	مکتوب نگار	تعارف مکتوب نگار	تاریخ و سنہ
۱۔	ڈاکٹر ذاکر حسین (رانچی، بہار، بھارت)	گورنر صوبۂ بہار، بھارت وصدر جمہوریۂ ہند	۲ر اگست ۱۹۵۸ء
۲۔	میراں محمد شاہ (حیدرآباد، سندھ)	سابق مرکزی وزیر حکومت پاکستان	۴ر اگست ۱۹۶۰ء
۳۔	میر حاجی محمد بخش تالپور (میرپور خاص)	سابق ممبر پارلیمنٹ حکومت پاکستان	۲۸ر اگست ۱۹۸۱ء

ارباب سیاست و حکومت

(۱)

راج بھون، رانچی　　　　　　　　　　　　۲ راگست ۱۹۵۸ء

عزیز مسعود احمد صاحب! خدا آپ کو خوش اور تندرست رکھے

آپ کا خط مجھے آخر جون میں مل گیا تھا مگر میں اس زمانے میں زیادہ تر دورے پر رہا اس لئے بر وقت اس کی رسید نہ بھیج سکا۔ یہ آپ کی محبت ہے کہ آپ نے مجھ سے مشورہ طلب کیا[۱]۔ لیکن سچ یہ ہے اس میں سب سے اچھے مشیر تو آپ ہی اپنے ہوسکتے ہیں۔ جو آدمی تحقیق کرنا چاہتا ہے اس کے ذہن میں کچھ نہ کچھ مسئلے تشنۂ تحقیق ضرور ہوتے ہیں ان کو واضح طور پر اپنے ذہن سے تلاش کیجئے اور پھر جو صاحب آپ کے کام کی نگرانی کے لئے مقرر ہیں ان سے مشورہ لیں، اس لئے کہ ہر نگراں ہر مسئلہ میں نگرانی کا پورا حق ادا نہیں کر سکتا

ان مسائل میں سے جو وہ پسند فرمائیں اس کو موضوعِ تحقیق بنائیے، اگر آپ کے ذہن میں کوئی مسئلہ تحقیق طلب نہ ہو تو پھر تحقیق کو ضروری کیوں سمجھئے، ہر شخص پر تحقیق علمی لازم تو ہے نہیں۔ شعر گفتن چہ ضرور؟ اگر آپ کو میرے جواب سے کچھ مایوسی ہو تو مجھے معاف فرمائیں۔ لیکن میں دیانت سے یہی سمجھتا ہوں اور اسی طرح اپنے شاگردوں کو خود سوچنے پر مجبور یا آمادہ کرتا ہوں۔ خدا کرے آپ سب بخیر ہوں۔ والسلام

خیر طلب، ذاکر حسین

گورنر بہار، بھارت

---

[۱] ڈاکٹر صاحب نے ۱۹۵۶ء میں سندھ یونیورسٹی (حیدر آباد، سندھ) میں ڈاکٹریٹ کے لئے رجسٹریشن کرایا تھا۔ عنوان کے انتخاب سے میں ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب سے مشورہ طلب کیا کیونکہ وہ پاک و ہند کے مشہور ماہر تعلیم تھے۔ (مظہری)

(۲)

۵۰۔کینٹ، حیدرآباد ۱۴راگست ۱۹۶۰ء

السلام علیکم!

آپ کا خط موصول ہوا۔ چونکہ میں مشرقی پاکستان دورے کے لئے گیا ہوا تھا لہٰذا جواب میں تاخیر ہوگئی۔

جواب میں عرض ہے کہ سعید پور کا گاؤں ٹنڈو محمد خان تحصیل سے ۵ میل پر واقع ہے اس کا سرپرست سعید محمد شاہ نامی ایک زمیندار ہے یہ میں یقین سے کہہ نہیں سکتا ہوں کہ کوئی فرقہ "روشنائی" کے نام سے منسوب اس گاؤں میں بستا ہے۔ یہ تو وہاں جانے سے معلوم ہوگا۔ بہرحال یہ میں کہہ سکتا ہوں کہ ایک خاندان وہاں آباد ہے جو "رفائی" کے لقب سے مشہور ہے، شاید روشنائی سے تبدیل ہوکر "رفائی" بن گیا ہے اس خاندان کا موجودہ سرپرست میاں غلام محی الدین ہے جس سے آپ مزید خط وکتابت کرسکتے ہیں۔ فقط والسلام

میراں محمد شاہ (مرکزی وزیر، حکومت پاکستان)

(۳)

میرپورخاص، ۲۸راگست ۱۹۸۱ء

بسم اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب، السلام علیکم

بندہ، آپ کو فقط اس لئے تکلیف دے رہا ہے کہ مجھے بلگرامی صاحب کی کتاب "سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان" کے متعلق معلومات کی ضرورت ہے کس جگہ یا لائبریری سے دستیاب ہوسکے گا۔ جوابی لفافہ حاضر خدمت ہے۔ جواب کے لئے مشکور رہوں گا۔ والسلام

میر حاجی محمد بخش تالپور (سابق ممبر پارلیمنٹ، حکومت پاکستان)

لے ڈاکٹر مولوی محمد شفیع مرحوم (صدر شعبہ دائرۃ المعارف الاسلامیۃ پنجاب یونیورسٹی، لاہور) کبھی کبھی بعض مسائل میں ڈاکٹر صاحب سے استفسار کرتے تھے۔ موصوف نے سعید پور نامی گاؤں میں فرقہ روشنائی کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ یہ خط اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ (مظہری)

فضلاء و محققین

فہرس

فضلاء و محققین

نمبر شمار	مکتوب نگار	تعارف مکتوب نگار	تاریخ و سنہ
۱۔	بابائے اردو ڈاکٹر، مولوی عبدالحق، کراچی	صدر انجمن ترقی اردو پاکستان	۱۴ مارچ ۱۹۵۹ء
۲۔	ڈاکٹر مولوی محمد شفیع لاہور	صدر شعبہ دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور	۱۹ جون ۱۹۶۰ء
۳۔	ڈاکٹر نصیر احمد ناصر لاہور	سکریٹری شعبہ دائرہ معارف اسلامیہ لاہور، وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی، بھاولپور	۲۲ جون ۱۹۶۰ء
۴۔	مولانا عبدالقدوس ہاشمی کراچی	لائبریرین ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد و ممبر رابطہ عالم اسلامیہ	۶ ستمبر ۱۹۶۰ء
۵۔	ڈاکٹر مولوی محمد شفیع لاہور	صدر شعبہ دائرہ معارف اسلامیہ لاہور	۲۶ جولائی ۱۹۶۱ء
۶۔	مولانا عبدالقدوس ہاشمی، کراچی	لائبریرین ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد	۳ اگست ۱۹۶۱ء
۷۔	مولانا عبدالماجد دریاآبادی دریا آباد (بھارت)	مفسر قرآن و مدیر "صدق" دریا آباد	۵ اکتوبر ۱۹۶۱ء

نمبر شمار	مکتوب نگار	تعارف مکتوب نگار	تاریخ و سنہ
۹۔	ڈاکٹر سید محمد عبداللہ لاہور	پرنسپل اورنٹیل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور صدر شعبہ دائرۂ المعارفِ اسلامیہ لاہور،	۱۸ اکتوبر ۱۹۶۳ء
۸۔	ڈاکٹر مرزا قدیر بیگ	مدیر مسلم نیوز انٹرنیشنل لندن	۱۸ اپریل ۱۹۶۳ء
۱۰۔	ڈاکٹر سید صغیر الحسن المعصومی کراچی	صدر شعبہ تاریخ، سندھ یونیورسٹی حیدرآباد، ڈائرکٹر ادارہ تحقیقات اسلامیہ اسلام آباد	۱۰ اپریل ۱۹۶۴ء
۱۱۔	ڈاکٹر شیخ محمد عنایت اللہ بھاول پور	صدر شعبۂ تاریخ، پنجاب یونیورسٹی لاہور، صدر شعبۂ تاریخ اسلامیہ یونیورسٹی، بھاولپور	۱۶ اپریل ۱۹۶۴ء
۱۲۔	پروفیسر ڈاکٹر محمد رضوان اللہ (علی گڑھ)	صدر شعبۂ دینیات، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ	۱۹۶۴ء
۱۳۔	" " "	" " "	۸ دسمبر ۱۹۶۴ء
۱۴۔	ڈاکٹر سید معین الحق	ڈائرکٹر پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، کراچی	۱۳ نومبر ۱۹۶۵ء
۱۵۔	ڈاکٹر بشیر احمد ڈار کراچی	ڈائرکٹر اقبال اکادمی، کراچی	۷ اپریل ۱۹۶۶ء
۱۶۔	ڈاکٹر عبادت بریلوی لاہور	پرنسپل اورنٹیل کالج، پنجاب یونیورسٹی لاہور	۱۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء

نمبر شمار	مکتوب نگار	تعارف مکتوب نگار	تاریخ دستخط
۱۷۔	ڈاکٹر محمد حمید اللہ (پیرس، فرانس)	بین الاقوامی مستشرق	۳۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء
۱۸۔	محمد اشرف ڈار، لاہور	سکریٹری ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور	۲۵ فروری ۱۹۶۷ء
۱۹۔	ڈاکٹر علاؤ الدین صدیقی (لاہور)	وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی لاہور	۲۵ مارچ ۱۹۶۷ء
۲۰۔	ڈاکٹر سید محمد عبد اللہ (لاہور)	صدر شعبۂ دائرۃ المعارف اسلامیہ، لاہور	۲۰ جون ۱۹۶۲ء
۲۱۔	پروفیسر کرار حسین (کوئٹہ)	وائس چانسلر، بلوچستان یونیورسٹی۔ کوئٹہ	۲۰ اکتوبر ۱۹۷۴ء
۲۲۔	ڈاکٹر فضل الرحمٰن کراچی	ڈائرکٹر ادارہ تحقیقات اسلامی، کراچی	۱۹۷۵ء
۲۳۔	ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی	مرکزی وزیر تعلیم، حکومت پاکستان و وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی، کراچی	۶ جون ۱۹۷۶ء
۲۴۔	ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی	وائس چانسلر، کراچی یونیورسٹی	۸ جون ۱۹۷۶ء
۲۵۔	چودھری عبد العزیز	کلکٹر سنٹرل ایکسائز اینڈ کسٹمز، کراچی	۲۶ نومبر ۱۹۷۶ء
۲۶۔	ڈاکٹر حسن رضا خان	استاد مدرسہ شمس الہدیٰ، پٹنہ، بہار (بھارت)	۲۴ ستمبر ۱۹۷۹ء

نمبر شمار	مکتوب نگار	تعارف مکتوب نگار	تاریخ تحریر
۲۷۔	ڈاکٹر کریم بخش خالد	ڈائریکٹر شعبہ اطلاعات، مطبوعات، حکومت سندھ کراچی	۲۹ر اکتوبر ۱۹۷۹ء
۲۸۔	ڈاکٹر امین اللہ وثیر	ڈائرکٹر جنرل وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان، (اسلام آباد)	
۲۹۔	ڈاکٹر عبدالسلام (لندن)	نوبل پرائز یافتہ عالمی سائنس دان لندن (انگلینڈ)	۲۰ر فروری ۱۹۸۲ء
۳۰۔	ڈاکٹر جاوید اقبال	جج ہائی کورٹ، لاہور فرزند علامہ اقبال،	۲۷ر اپریل ۱۹۸۲ء
۳۱۔	علامہ نور احمد قادری (اسلام آباد)	مؤرخِ پاکستان۔ مبلغ اسلام سفارت خانہ انڈونیشیا، اسلام آباد	۲۷ر اپریل ۱۹۸۲ء
۳۲۔	ڈاکٹر سید عبداللہ (لاہور)	صدر اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ لاہور،	۲۹ر اپریل ۱۹۸۲ء

فُضلاَ و مُحقِقین

(۱)

آل پاکستان انجمن ترقی اُردو
اُردو روڈ، کراچی

مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۵۹ء

مکرمی محمد مسعود احمد صاحب سلامت

آپ کا خط ملا۔ آپ نے ڈاکٹریٹ کے لئے جو موضوع اِنتخاب کیا ہے[1]، بہت خوب ہے۔ اس میں گہرے مطالعہ اور فکر دونوں کی ضرورت ہے آپ کو اب اپنے ادب کا مطالعہ اس خاص نظر سے کرنا پڑے گا؛

ڈاکٹر تاراچند کی کتاب کا ترجمہ آپ کر چکے[2]۔ اچھا کیا شیکسپیر کے ڈراموں کا ترجمہ کرنا چاہتے ہیں[3]۔ ترجمہ کے لئے اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے، اگر شیکسپیر کے ڈراموں کا ترجمہ پوری معنویت کے ساتھ صحیح زبان میں ہو جائے تو اُردو ادب میں قابل قدر اضافہ ہوگا۔

اس لئے آپ کو شیکسپیر کی زبان اور اس کے متعلق جو بعض مستند کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا مطالعہ بڑے غور سے کرنا ہوگا۔

عبد الحق
(بابائے اُردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق)

---

[1] عنوان مقالۂ ڈاکٹریٹ "اُردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر" ۱۹۷۰ء میں مکمل ہوا اور ۱۹۷۱ء میں جس پر سندھ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری ملی۔

[2] ڈاکٹر تاراچند کی انگریزی کتاب کا اُردو ترجمہ "تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات" کے عنوان سے ۱۹۵۸ء میں مکمل ہوا اور ۱۹۶۴ء میں لاہور سے شائع ہوا۔

[3] شیکسپیر کے ڈرامے کا اردو ترجمہ "ویرونا کے دو شریف زادے" کے عنوان سے ۱۹۵۶ء میں مکمل ہوا، بعد میں ترمیم واضافہ کے بعد لاہور سے شائع ہوا۔ (مظہری)

(۲)

پنجاب یونیورسٹی
شعبۂ اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ
یونیورسٹی بلڈنگس ۔ لاہور

۹ر جون ۱۹۶۰ء

عزیز القدر محمد مسعود احمد سلمہٗ

آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۲ر جون موصول ہوا۔ خوشی کی بات ہے کہ ابن الجوزی کا نسخہ آپ کو مل گیا[1]۔ جب آپ پھر لاہور سے گزریں تو یہ نسخہ بادائے قیمت آپ سے لے لوں گا۔ افسوس ہے کہ جونپور نامہ نہ مل سکا۔ خوب ہوا کہ حاجی حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا قلمی نسخہ آپ نے دیکھا۔ رسالہ برہان اب میرے پاس نہیں آتا۔ امید ہے کہ آپ تجربت و عافیت سے وہاں اپنا کام سرانجام دے رہے ہوں گے۔ والسلام مع الاکرام

مخلص، محمد شفیع صدر شعبہ دائرۃ المعارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور

(۳)

پنجاب یونیورسٹی
شعبۂ اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ
یونیورسٹی لائبریری بلڈنگس

۲۲ر جون ۱۹۶۰ء

جناب محمد مسعود احمد صاحب۔ السلام علیکم، مزاج گرامی

صدر محترم آپ کی لاہور میں تشریف آوری کے منتظر ہیں، کیونکہ انہوں نے ابن الجوزی کا نسخہ انقرہ بھجوانا ہے لہٰذا آپ لاہور میں اپنی مراجعت سے جلد مطلع کر دیں تو آپ کی عنایت ہو گی۔ لاہور میں آپ سے ملاقات کا مجھے بھی انتظار ہو گا۔ والسلام

ناصر (نصیر احمد ناصر) سیکریٹری، (سابق وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور)

---

[1] ترکی سے ایک فاضل نے ابن الجوزی کی ایک نایاب تصنیف ڈاکٹر مولوی محمد شفیع مرحوم سے طلب کی تھی، مولوی صاحب نے ڈاکٹر صاحب سے فرمائش کی جو ان دنوں دہلی جا رہے تھے، حسن اتفاق کہ وہاں کتب خانہ رشیدیہ میں ایک نسخہ مل گیا۔ (مظہری)

(۴)

مرکزی ادارۂ تحقیقات اسلامی کراچی سہ شنبہ، ۶ ستمبر ۱۹۶۰ء

عزاسمہٗ تعالیٰ۔ مکرمی و محترمی! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

گرامی نامہ مورخہ یکم ستمبر ملا۔ آپ مجھے اچھی طرح یاد ہیں اور آپ جیسے اہل علم و باذوق دوستوں کو بھول جانا بڑی محرومی ہوگی، مجھے یاد نہیں آتا کہ میں نے شیخ عبدالاول بن علی جونپوری کے رسالہ "المنطوق لمعرفۃ الفروق" کا اردو ترجمہ کہیں دیکھا ہے۔ غالباً ابھی تک اس کا ترجمہ کہیں شائع نہیں ہوا ہے۔ اصل کتاب جیسا کہ آپ نے تحریر کیا ہے، مولانا عبدالعلی آسی مرحوم کے مطبع آسی لکھنؤ میں ۱۳۱۶ھ میں چھپی تھی، اس کا ایک نسخہ کتب خانہ ندوۃ العلمأ لکھنؤ میں شاید ہے۔ میرے ہاں یہ کتاب موجود نہیں، ۲۰، ۲۵ سال پہلے اسے کہیں مطبوعہ یا قلمی دیکھا تھا، اب تو اس کی ضخامت و مشتملات بھی یاد نہیں۔

شیخ عبدالاول صاحب جونپوری، مولانا کرامت علی جونپوری المتوفی ۱۲۹۰ھ صاحب تصانیف مشہورہ کے پوتے تھے اور غالباً ۱۳۲۷ھ تک زندہ تھے یہ نسلاً صدیقی تھے اور شیخ عبدالاوّل کے نام سے مشہور تھے، ان کے خاندان کے لوگ اب مشرقی پاکستان میں کہیں رہتے ہیں۔ رسالہ غالباً ان کی تصنیف ہے، لیکن مجھے اچھی طرح یاد نہیں۔

دوسرے مولانا عبدالاول جون پوری، جو تاریخ میں سید عبدالاول زیدپوری کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا مختصر حال رحمٰن علی بیگ نے تذکرۂ علمائے ہند (مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ۱۹۱۲ء، ص ۱۰۶) میں دیا ہے۔ ان بزرگ کا پورا نام سید عبدالاول زیدپوری بن علاء الدین علی الحسینی ہے۔ چونکہ زیدپور، جونپور کا جزو تھا۔ اس لیے یہ تاریخ میں عبدالاول جونپوری کہلاتے ہیں۔ ان کی وفات ۹۶۸ھ میں بمقام دہلی ہوئی اور حضرت نصیرالدین چراغ دہلی کے قریب مقبرہ میں ان کی قبر ہے۔ کیا یہ رسالہ ان صاحب کی تصنیف ہے؟ اگرچہ یہ امید کی جا سکتی تھی کہ ان کا تذکرہ مولوی عبدالحی صاحب مرحوم کی نزہتہ الخواطر میں ہوگا، مگر نہیں ہے۔

بہرحال کسی قدر روشنی رسالہ پر ڈالیں، بلکہ ابتدائی دو صفحے نقل کر کے بھیج دیں تو کچھ عرض کر سکوں گا۔ مولانا عبدالعزیز میمن کا اب اس ادارہ سے کوئی نہیں رہا ہے

بلکہ وہ ریٹائرڈ ہوگئے ہیں۔ ملاقات ہوئی تو سلام پہنچا دوں گا۔

خدا کرے آپ مع احباب داعزہ بخیر و عافیت رہیں۔ والسلام

مخلص عبدالقدوس ہاشمی

لائبریرین ادارۂ تحقیقات اسلامی

اسلام آباد

(۵)

پنجاب یونیورسٹی

شعبۂ اردو دائرۃ المعارفِ اسلامیہ

یونیورسٹی لائبریری، بلڈنگس، لاہور

۲۶ جولائی ۱۹۶۱ء

مکرمی!

۲۳ جولائی کا عنایت نامہ ابھی موصول ہوا، مخطوطات کے متعلق آپ نے جو اطلاعات بھیجی ہیں، ان کا شکریہ۔ پروفیسر منظور الحق صدیقی غالباً حسن ابدال کے کیڈٹ کالج کے پروفیسر ہوں گے۔

جواہر خمسہ کے متعلق آپ کی تحقیق درست معلوم ہوتی ہے، اگرچہ فارسی یا عربی متن میرے سامنے نہیں ہے، لیکن جو حوالے آپ نے دیئے ہیں وہ اس نتیجے پر پہنچاتے ہیں جو آپ نے نکالا ہے۔

والسلام مع الاکرام

مخلص محمد شفیع،

(صدر شعبۂ اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ

پنجاب یونی ورسٹی لاہور)

(۶)

مرکزی ادارۂ تحقیقات
اسلامی، کراچی

۳؍اگست ۱۹۶۱ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا پوسٹ کارڈ مورخہ ۲۳؍جولائی ۱۹۶۱ء مجھے کل ہی ملا۔ بات یہ ہوئی کہ پتہ اس پر قدیم لکھا تھا اور دفتر تقریباً ایک سال سے بدل کر دوسری جگہ آگیا ہے، جدید پتہ اس خط پر مطبوع ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کا پچھلا خط بھی شاید اسی تبدیلی کا شکار ہو گیا ورنہ میں جواب ضرور دیتا۔

کتاب جواہر خمسہ مصنفہ شیخ محمد غوث گوالیاری کے متعلق عرض ہے کہ غوث العالم حاجی شیخ حمید الدین محمد غوث گوالیاری عہد شیر شاہی کے مشہور اولیائے کبار میں سے تھے، ۱۴؍محرم ۹۷۰ھ بمطابق ۱۴؍ستمبر ۱۵۶۲ء کو یعنی عہد اکبری کے ۷ دیں سال میں بمقام گوالیار انتقال ہوا۔ ان کے مناقب پر ایک کتاب مناقب غوثیہ کے نام سے فارسی میں ان کے ایک معتمد سید فضل اللہ نے لکھی ہے۔

شیخ محمد غوث گوالیاری، تصوف اور سلوک پر متعدد کتابوں کے مصنف ہیں جن میں سے گلزار ابرار اور جواہر خمسہ فارسی میں ہیں، اس کا ایک قلمی نسخہ پشاور یونی ورسٹی کالج کے کتب خانہ میں (۱۰۱۲) قدیم ترتیب پر موجود ہے۔

شیخ محمد غوث گوالیاری، کے ایک معاصر بزرگ تھے خواجہ محمد بن خطیر الدین لطیف، انہوں نے بھی ایک کتاب فارسی میں جواہر خمسہ کے نام سے لکھی ہے جس میں اسمائے حسنیٰ اور زہد و عبادت پر بحث ہے، یہ کتاب ۹۵۶ھ میں تالیف ہوئی تھی یہ کتاب قلمی ہے، جواہر خمسہ کے نام سے تعویذ و ادعیہ کا ایک اردو مجموعہ بھی ہے جو کسی منشی علی حسن کا مرتبہ ہے اور چھپ گیا ہے۔

جواہر خمسہ کے نام سے جو نسخہ نولکشور پریس کا چھپا ہوا ہے، فارسی میں ملتا ہے وہ جعلی ہے، خدا جانے کس شخص کا کارنامہ ہے، محض مقبول بنانے کے لئے اس پر مصنف کا نام شیخ محمد غوث گوالیاری چھاپ دیا گیا ہے۔ سید صبغۃ اللہ البرجی

نے اس کا عربی ترجمہ (جواہر خمسہ غوث گوالیاری) کیا یا نہیں اور کب کیا میری نظر سے یہ عربی کتاب نہیں گزری اس لئے میں کچھ عرض نہیں کرسکتا، لیکن اس قدر تحقیق ہے کہ اصل کتاب عربی میں نہیں، فارسی میں ہے۔

ہمارے کتب خانہ میں جواہر خمسہ یا گلزار ابرار کا کوئی نسخہ موجود نہیں۔ امید ہے کہ آپ ہر طرح بخیریت ہوں گے۔ پیر مجددی صاحب سے ملاقات ہو تو سلام پہنچا دیں۔

والسلام

مخلص عبدالقدوس ہاشمی

لائبریرین کتب خانہ ادارۂ

تحقیقات اسلامی، (کراچی)

(۷)

بسم اللہ

صدق جدید دریاآباد (ضلع بارہ بنکی)

۵ راکتوبر ۱۹۶۱ء

مہربان بندہ وعلیکم السلام

آپ کے مسودہ کی آمد کا مشتاق و منتظر رہوں گا۔ نگار تو میری نگاہ سے مستقل طور پر نہیں گزرتا اور نہ اس کا وہ مقالہ میرے ذہن میں ہے، البتہ مولانا محمد اویس ندوی نگرامی نے اپنے ماہنامہ صبح صادق مرحوم کا خصوصی قرآن نمبر نکالا تھا اس میں اس طرح کی چیزیں تھیں۔ رسالہ تو اب بند ہوچکا ہے . . . . مولانا کو اس کے لئے ندوہ لکھیں مولانا دارالعلوم ندوہ میں شیخ التفسیر ہیں۔ والسلام

عبدالماجد (مفسر قرآن)

(۸)

لندن

۱۸/اپریل ۱۹۶۳ء

مکرمی مسعود صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا عنایت نامہ موصول ہوا۔ جس کے لئے سپاس گزار ہوں۔ میرا مقالہ عرصے سے تیار ہے، لیکن رسالہ کے سلسلے میں اس قدر مصروفیت رہی کہ ابھی تک یونیورسٹی کو پیش نہ

کر سکا۔ اب مستقبل قریب میں وقت ملنے پر پیش کر سکوں گا۔ مقالہ کچھ اچھا نہیں ہے۔ اگر اطمینان اور سکونِ قلب سے لکھا جاتا تو شاید پیش کش کے قابل ہوتا، بہر حال اگر اس مقالے کی خامی کسی کو مزید جستجو پر آمادہ کر دے تو بھی میں اس کو اپنی کامیابی سمجھوں گا۔

ڈاکٹر اقبال کی تقریر[1] شاید سپردِ قلم نہیں ہوئی، کیونکہ اس پر کوئی مواد موجود نہیں ہے۔ شاید ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب[2] نے حضرت مجدد پر کچھ شائع کیا ہوگا۔ عرصہ ہوا انہوں نے لکھا تھا کہ پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی نے ان سے درخواست کی ہے کہ حضرت مجدد کے فلسفیانہ خطوط کا مجموعہ تیار کریں[3]۔ اگر معارف میں طبع شدہ مضامین کی نقل ہو تو ارسال فرمائیے[4]۔ مجھے پڑھ کر بہت خوشی ہوگی۔ آپ کے اس نیک ارادے نے بہت خوشی ہے کہ قرآنِ پاک کے اردو تراجم پر مقالہ تیار کر رہے ہیں۔

مسلم نیوز کے سلسلے میں آپ کے قلمی تعاون کے لئے ممنون ہوں گا۔ اگر کچھ مواد تیار ہے تو ارسال فرمائیے۔ اس لفافے کو میرے نام ذاتی طور پر ارسال کیجیے تاکہ اگر میں لندن میں نہ بھی ہوا تو دفتر سے فوراً میرے پاس بھیج دیا جائے گا۔

شاید مستقبل قریب میں کچھ عرصہ کے لئے سوئٹزرلینڈ، فرانس اور ہالینڈ جاؤں۔

باقی خیریت۔ والسلام

آپ کا مخلص (ڈاکٹر) مرزا قدیر بیگ
(مدیر مسلم نیوز انٹرنیشنل۔ لندن)

---

[1] ڈاکٹر اقبال نے ۱۹۳۰ء میں حضرت مجدد پر تقریر کی تھی، یہاں اسطرف اشارہ ہے۔
[2] ڈائریکٹر ادارۂ تحقیقات اسلامی، کراچی۔
[3] یہ خطوط انگریزی ترجمے کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں۔
[4] معارف (اعظم گڑھ) میں ڈاکٹر صاحب کا طویل مقالہ ۹ اقساط میں شائع ہوا تھا۔ یہاں اس طرف اشارہ ہے۔ (مظہری)

(۹)

یونیورسٹی اورنٹیل کالج، لاہور　　　　　　　۱۸؍اکتوبر ۱۹۶۳ء

مکرمی مسعود صاحب ۔ تسلیم

محبت نامہ کے لئے ممنون ہوں۔

آپ کے پاس غالب کے خطوط کی جو نقلیں موجود ہیں۔ انہیں بہ ذریعہ رجسٹری مجھے بھیج دیجیے تاکہ آپ کے حسب خواہش انہیں اورینٹل کالج میگزین کی اگلی اشاعت میں یکجا چھاپ دیا جائے۔ امید ہے کہ یہ نقلیں جو آپ نے گوالیار سے حاصل کی ہیں مطابق اصل ہوں گی۔ آپ کی تصدیق سے مجھے مزید اطمینان ہو جائے گا۔ طباعت کے بعد میگزین کے چند نسخے اور یہ نقول بہ حفاظت آپ کی خدمت میں بھیج دی جائیں گی۔

آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔　　　　فقط والسلام

خیر طلب، سید عبداللہ
(پرنسپل اورینٹل کالج، لاہور)

(۱۰)

مرکزی ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، کراچی　　　　　　۱۰؍اپریل ۱۹۶۴ء

گرامیٔ قدر جناب مسعود احمد صاحب　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا کارڈ ہوئے محبت لایا! جی ہاں! میں ۱۴؍ستمبر ۱۹۶۳ء سے کراچی سنٹرل اسلامک ریسرچ میں آ گیا ہوں اور بحمد اللہ بخیر و عافیت ہوں۔

لہ میر سید علی غمگین گوالیاری کے نام مرزا غالب کے چند غیر مطبوعہ فارسی خطوط کی نقول رضا محمد حضرت جی مرحوم (ڈائریکٹر غمگین اکیڈمی گوالیار بھارت) نے ڈاکٹر صاحب کو بھجوائی تھیں، جو ——— ڈاکٹر صاحب نے ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب کو بھیج کر اورینٹل کالج میگزین (پنجاب یونی ورسٹی، لاہور) میں غالباً ۱۹۶۴ء میں شائع کرا دی تھیں۔ (مظہری)

سندھ یونیورسٹی والے مجھے حیدرآباد میں چاہتے تھے، مگر بعض وجوہ سے کراچی کو خصوصًا رہائش کے لئے ترجیح دی۔

آپ کا مقالہ جزءً معارف میں دیکھا تھا۔ اللھم زد فزد، یہاں آکر شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے استاد اور استاد الاستاد یعنی شیخ عبد الوہاب المتقی اور شیخ علی المتقی صاحب کنز العمال کے حالات اور غیر مطبوعہ رسائل پر میں نے کچھ کیا ہے اول الذکر شاہ ولی اللہ اکیڈمی "الرحیم" کے لئے اور ثانی الذکر انسٹی ٹیوٹ کے "اسلامک اسٹڈیز"[1] کے لئے تھا۔ انشاء اللہ اردو میں جلد فرصت ملنے پر شائع کروں گا۔ ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب راولپنڈی گئے ہوئے ہیں۔ ان کی کتاب اب تک پریس میں ہے اور منتخبہ مکتوبات کے ایک سو نوے صفحات اب تک طبع ہوئے ہیں۔ انگریزی مقدمہ تو اب تک ان کے پاس ہی ہے۔

شاہ گوالیاری[2] کا انتظار رہے گا۔ یاد آوری کا شکریہ! والسلام

نیاز مند، پروفیسر ڈاکٹر صغیر الحسن المعصومی
(ڈپٹی ڈائریکٹر مرکزی ادارۂ تحقیقات اسلامی، کراچی)

(۱۱)

اسلامک یونیورسٹی، بہاول پور — ۱۶ راپریل ۱۹۶۴ء

عزیز القدر مسعود احمد صاحب سلمٗ

بعد دعوات کے واضح ہو کہ خیریت نامہ آپ کا ملا۔ حالات سے آگاہی ہوئی اور یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کا جو مقالہ معارف میں شائع ہوا تھا وہ الگ بھی چھپ گیا ہے بڑے شوق سے بھیجئے، ممنون ہوں گا۔ اپنے موجودہ فرائض منصبی کے سلسلہ میں اکثر اوقات بہاولپور ہی میں سکونت رکھتا ہوں۔ ہمارے رئیس الجامعہ ڈاکٹر

---

[1] ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کا انگریزی مجلہ

[2] کتاب "شاہ محمد غوث گوالیاری"، مصنفہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد، مطبوعہ میرپور خاص (سندھ) ۱۹۶۴ء (مظہری)

ڈاکٹر حامد حسن بلگرامی صاحب بھی یہیں تشریف فرما ہیں۔

میں کچھ عرصہ سے ETYMOLOGY بعض ان الفاظ کے اشتقاق کے بارے میں کام کر رہا ہوں جو اردو میں عام طور پر مروج ہیں۔ ان میں علمی الفاظ بھی شامل ہیں۔ اپنے کام کا نمونہ تحقیق اللغات کے نام سے ایک رسالہ کی صورت میں شائع کیا ہے، اگر ابھی تک آپ کی نظر سے نہ گزرا ہو تو اس کا ایک نسخہ یہاں سے روانہ کر دوں گا۔

والسلام

خیر اندیش عنایت اللہ

(صدر شعبۂ تاریخ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور)

(۱۲)

۱۹۶۴ء

برادر محترم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

۲۰ نومبر کا گرامی نامہ آج ملا۔ آپ کی شفقت اور اخلاق حسنہ سے بڑا دل خوش ہوتا ہے۔ آج کل اپنے کام کے سلسلہ میں کچھ معارف اور برہان کے پرانے پرچے دیکھ رہا ہوں۔ آپ کے کئی مضامین بھی پڑھنے میں آئے جس کاوش اور پتہ ماری کے ساتھ آپ نے محنت کی ہے اس کی داد آپ کا خود اپنا کام ہے۔ حسن اتفاق سے آج کل ڈاکٹر صاحب بھی آئے ہوئے ہیں ان سے میں نے ان مضامین کی جب تعریف کی تو ایسا محسوس ہوا کہ وہ بھی اپنے اوپر رشک کرنے لگے۔ آپ ڈاکٹر صاحب کو سمجھائیں کہ کچھ علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دیں۔ صرف پیسہ کما لینا کافی نہیں ہے۔ یوں ہی کسی کی تعریف کرنا میرا قطعًا شیوہ نہیں، مگر اس پورے خاندان میں خدا کے فضل سے جو راہ آپ نے اختیار کی ہے وہ تمام برادران میں ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ آپ نے مولوی نہ ہو کر جو مولوی کا حق

لہ ڈاکٹر صاحب کا مقالہ شاہ محمد غوث گوالیاری کے عنوان سے متعدد اقساط میں معارف (اعظم گڑھ) میں شائع ہوا تھا۔ پھر کتابی صورت میں ۱۹۶۴ء میں میرپور خاص سندھ میں چھپا۔

(مظہری)

ادا کیا ہے اس کا اجر انشاء اللہ آپ کو اللہ ضرور دیگا۔

آپ کے مطبوعہ مضامین کا ENGLISH TRANSLATIONS بہت ضروری ہے۔ تاکہ مغربی ممالک میں بھی لوگ اس سے فائدہ اٹھاسکیں۔ ہوسکے تو کینیڈا کا دورہ کر آئیے اس سے آپ کے علوم شرقیہ میں نہ صرف اضافہ ہوگا، بلکہ وہاں بھی علماء آپ سے بہت کچھ حاصل کریں گے۔ ویسے آپ کے تمام مضامین میگل یونی ورسٹی کینیڈا کے اسلامک انسٹی ٹیوٹ میں موجود ہیں۔ جیساکہ احقر کو وہاں کے بہت سے حضرات نے بتایا ہے۔ میں اپنے کام کے مکمل ہونے کے بعد مصر کے وظیفہ پر آئندہ سال جانے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ حضرت مجدد الف ثانی کی ایک بہت پرانی کتاب میری نظر سے گزری ہے مگر اس وقت نام یاد نہیں رہا پھر کسی خط میں لکھوں گا۔ ممکن ہے کہ وہ کتاب آپ کے لئے مفید ثابت ہوسکے۔ یہاں خیریت ہے سب کی خدمت میں درجہ بدرجہ سلام۔

آپ کا نیاز مند، پروفیسر ڈاکٹر احقر رضوان اللہ غفرلہٗ
ڈین وصدر شعبۂ دینیات، مسلم یونی ورسٹی علیگڑھ

(۱۳)

شعبۂ سنی مذہبیات
مسلم یونی ورسٹی
علی گڑھ (بھارت)

۸ دسمبر ۱۹۶۴ء

محترم ومکرم

السلام علیکم!

۴ دسمبر کا والا نامہ ابھی ابھی ملا۔ آپ کے مقالات قابلِ قدر ہی ہیں جو قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں ورنہ آپ کو تو مضمون نگاروں کا حال معلوم ہی ہے۔ آپ اپنے مقالات کے اگر سب ہی آف پرنٹس بھیج دیں تو بہتر ہوگا۔ شاہ غوث صاحب سے متعلق آپ نے کوئی کتاب نہیں بھیجی۔

مجدد الف ثانی کے متعلق کتاب ابھی تک نہیں مل سکی۔ ہمارا سیمینار حال

ہی میں منتقل ہوا ہے، جس کی وجہ سے تمام کتب منتشر ہی ہوگئی ہیں۔ میں اس کتاب کو لائبریری کی ایک الماری میں رکھا ہوا دیکھا تھا سوچا کہ لائبریری سے Issue کروالوں گا، مگر لائبریرین صاحب اس وقت موجود نہ تھے بہرحال جس وقت بھی کامیابی ہوئی ضرور مطلع کروں گا۔

ایک تکلیف دینا چاہتا ہوں، اگر آپ کو فرصت ہو تو اسے ضرور انجام فرمادیں۔ مشکور ہوں گا۔

ختم نبوت پر اگر کوئی تحقیقی، مگر مختصر مقالہ یا ایسی کتاب جس میں عربی فارسی اور انگریزی کتب کے حوالوں سے کوئی اس موضوع پر کتاب ہو تو احقر کو جلد بھیج دیں۔ مگر مقالہ یا کتاب ایسی ہونی چاہیے جس میں حوالے مع صفحات وغیرہ کے موجود ہوں۔

مسئلہ "وتر" پر اگر کوئی مقالہ یا مختصر کتاب "اردو" میں نظر میں ہو تو اس کے متعلق بھی لکھیئے گا۔ مجھے ان دونوں موضوعات پر مواد کی سخت ضرورت ہے۔

اگر ممکن ہو تو جلد آنے کی کوشش فرمائیں۔

(پروفیسر وڈاکٹر) احقر رضوان اللہ غفرلہ
صدر شعبۂ دینیات
مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ

(۱۴)

حق نشاں، ۲۰، نیو کراچی ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی - ۵ ۱۳، نومبر ۱۹۶۵ء

محترمی - السلام علیکم

امید ہے کہ آپ نے مقالہ مکمل کرلیا ہوگا۔ اب ہم کو حکومت کو یہ بتلاتے ہوئے ندامت ہوتی ہے کہ ابھی کتاب کی تکمیل میں وقت درکار ہے آپ کی توجہ اس سے نجات دلا سکتی ہے۔ مجھے آپ سے دو تین باتیں دریافت کرنا ہیں۔

۱۔ مجدد صاحب کے مہابت خان سے تعلقات کا ذکر کہاں ملتا ہے ؟
۲۔ عالمگیر کا مجددی سلسلے میں بیعت ہونے کا ذکر کہاں کیا گیا ہے ؟
۳۔ مجدد صاحب اور شاہ جہاں کے تعلقات کا ذکر کس جگہ ملتا ہے۔

جہاں تک ممکن ہو ایسے حوالہ جات دیجئے جو بالعموم مؤرخوں کی نظر میں درجۂ استناد رکھتے ہوں۔ والسلام

نیازمند (ڈاکٹر) سید معین الحق

(ڈائریکٹر پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، کراچی)

(۱۵)

اقبال اکادمی، پاکستان کراچی ۷/اپریل ۱۹۶۶ء

جناب پروفیسر صاحب السلام علیکم۔

کل جناب مکرمی پیر حسام الدین راشدی صاحب نے آپکی کتاب "شاہ محمد غوث گوالیاری" مطالعہ کیلئے عنایت فرمائی۔ پڑھکر بہت خوشی ہوئی۔ اس خط کے ساتھ میں اقبال اکیڈمی کے نئے پروگرام کی ایک کاپی بھیج رہا ہوں۔ اقبال نے اپنے خطوں میں خواہش کی تھی کہ شاہ محمد غوث گوالیاری کے صوفیانہ افکار پر کام کرنا چاہیئے۔ آپ کی مطبوعہ کتاب تو صرف ان کے حالات زندگی وغیرہ پر ہے۔ ہمیں ان کے افکار پر ایک کتاب لکھوانی ہے۔ اگر آپ اس کے لئے تیار ہوں تو یہ ہماری خوش نصیبی ہوگی۔

مخلص، بشیر احمد ڈار

(ڈائریکٹر اقبال اکادمی، کراچی)

(۱۶)

پنجاب یونیورسٹی، شعبۂ اردو، لاہور ۱۲/اکتوبر ۱۹۶۶ء

عزیز مکرم سلام مسنون

آپ کا خط پہنچا۔ بہت شکر گزار ہوں۔ اس سے قبل آپ کا ایک خط مجھے لندن میں بھی ملا تھا۔ اس کا جواب میں نے کراچی کے پتے پر لکھا تھا۔ اس میں واپسی کی اطلاع

بھی تھی۔ غالباً آپ کو وہ خط نہیں ملا۔

میں جولائی کے مہینے میں وطن واپس پہنچا۔ چند ہفتے بڑی پریشانی میں گزرے۔ موسم بہت خراب تھا۔ ماحول میں بھی بڑی تبدیلی کا احساس ہوا۔ ابھی تک میں اس ماحول کے لئے بڑی حد تک اجنبی ہوں۔ وقت کے ساتھ ساتھ مطابقت پیدا ہو جا

یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ اب آپ کوئٹہ پہنچ گئے ہیں۔ کوئٹہ بڑی ہی خوبصورت جگہ ہے۔ مجھے بہت پسند ہے آپ خوش قسمت ہیں کہ وہاں مستقل طور پر رہیں گے۔ علمی ماحول یقیناً وہاں نہیں ہوگا، لیکن آپ اپنے کالج میں اس قسم کے ماحول کو پیدا کرنے کی کوشش کیجئے۔ ایم۔اے اردو کی جماعتیں تو آپ کے ہاں شروع ہو چکی ہیں تحقیق کی فضا بھی پیدا ہو جائے گی۔ میرا تو ہمیشہ سے یہی خیال ہے کہ کوئٹہ میں ایک باقاعدہ یونیورسٹی ہونی چاہیئے۔ اگر ایسا ہو جائے تو وہاں خاصا اچھا علمی ماحول پیدا ہو سکتا ہے۔

میں نے لندن میں اردو ادب کی کچھ چیزیں تلاش کیں۔ چند چھپ گئی ہیں۔ چند چھپ رہی ہیں۔ جو کتابیں چھپ گئی ہیں ان میں ۱۔ کاظم علی جوان کی شکنتلا۔ ۲۔ مظہر علی خان ولا کی ہفت گلشن اور مادھونل کام کندلا، ۴۔ حیدر بخش حیدری کی مختصر کہانیاں، ۵۔ علی اشک کی گلزار چین اور ۶۔ رسالۂ کائنات جو قابل ذکر ہیں۔

پانچ، چھ کتابیں پریس میں ہیں۔ ایک تنقیدی کتاب "شاعری اور شاعری کی تنقید" حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ میرے پاس ان کتابوں کے نسخے نہیں ہیں۔ ورنہ بھیج دیتا۔ آپ اردو دنیا، کراچی (آرام باغ روڈ) کو لکھ کر اپنے کتب خانے کیلئے منگوا لیجئے۔ اگر وہ لوگ نہ بھیجیں تو مجھے لکھیئے۔ میں یہاں کے کسی کتب فروش کی توجہ دلاؤں گا۔

آپ آج کل کس موضوع پر کام کر رہے ہیں؟

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔

دعاگو عبادت بریلوی

(صدر شعبۂ اردو، پرنسپل اورینٹل کالج
پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور)

(۱۷)

4, RUE DE TOUR
NON 75-PARIS VI

۱۵ رجب ۱۳۸۶ھ، ۳، اکتوبر ۱۹۶۶ء

مخدوم محترم زاد لطفکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کا عنایت نامہ ملا۔ سوائے اس کے کیا عرض کروں: کثر اللہ فینا امثالکم خدا آپ کو دارین میں مسعود فرمائے۔ آپ کے فراہم کردہ قیمتی معلومات کو پورے اظہار تشکر کے ساتھ استعمال کروں گا۔ اس کا وقت کب آئے گا؟ یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

مجھے سب سے زیادہ تکلیف حسد سے ہوتی ہے کسی کی زندگی میں اس کی اگر سوانح عمری لکھی جائے۔ یعنی تعریف کی جائے۔ تو ہم عصروں کو جلن ہوتی ہے۔ تجربہ بتاتا ہے کہ گوشۂ گمنامی (میں) رہیں تو کام کا زیادہ وقت ملتا ہے۔ البتہ دوسروں سے منقطع رہنے سے ایک چیز "حسب ارشاد نبوی" مستثنیٰ ہے۔ خیر الناس من ینفع الناس (سب سے بہتر شخص وہ ہے جو دوسروں کی منفعت کا باعث ہو۔) گویا دوسروں کی خدمت کرنا اپنا ہی کام اپنا ہی فریضہ انجام دینا ہے۔ اس لئے اپنی بساط بھر کسی کی (علمی، مادی وغیرہ) خدمت سے کبھی دریغ نہیں، بلکہ ایسا کرسکوں تو دلی خوشی ہوتی ہے۔ شادیم کہ کارے کردیم۔

آپ سے التماس یہ ہے کہ ایسی زحمت نہ فرمائیں جس سے آپ کا اپنا کام یا کسی اور کا کام متاثر ہو۔ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم خدا نے چاہا تو قیامت تک ہوتے ہی رہیں گے۔ کارِ دنیا کسے تمام نکرد۔ میری کتاب کب چھپے گی؟ کہاں چھپے گی؟ تاحال پتہ نہیں۔ چونکہ اس میں بطور نمونہ ہر زبان میں سورۂ فاتحہ کا ترجمہ بھی شامل ہے۔ اسلئے فوٹوؤں

---

[1] ڈاکٹر صاحب کے پاس پاک وہند اور بیرونی ممالک کے فضلا و محققین کے سینکڑوں خطوط محفوظ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ارادہ کیا تھا کہ "خطوطِ مشاہیر" کے عنوان سے ایک مجموعہ مرتب کیا جائے جس میں مکتوبات کے ساتھ مکتوب نگاروں کے احوال بھی ہوں۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر صاحب نے اپنے خط میں اشارہ کیا تھا کیونکہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے بھی ان کے پاس بہت سے خطوط ہیں۔ (مظہری)

کے شمول سے مصارف بہت ہیں، خاص کر بلادِ مغرب میں۔ بہر حال الخیر فی ما اختارہ اللہ۔

میں حیدر آباد دکن میں پیدا ہوا۔ والدین کے ہاں رہنے سے اس کی ضرورت پیش نہ آئی کہ قبل از وقت تعلیم کو منقطع کر کے تلاش معاش میں لگوں۔ اتفاقاً امتحانی نتائج کی بنا پر جامعہ عثمانیہ میں ایک وظیفہ (اسکالرشپ) ملا۔ اساتذہ اور ذمہ دارانِ جامعہ نے منظور فرمایا کہ جہاں بھی رہوں اس سے استفادہ کر سکتا ہوں۔ اب سے ۳۰، ۴۰ سال پہلے ۷۵ روپے ماہوار بڑی چیز تھے۔

حجاز، شام، مصر اور ترکی کے کتب خانوں میں اس رقم سے ایک سال گزار سکا۔ اس رقم سے اس کے بعد ایک سال جرمنی اور ایک سال فرانس میں بھی گزارا۔ پھر وطن واپسی پر مادرِ علمی جامعہ عثمانیہ ہی کی خدمت کا موقع ملا۔ سفر پر تھا جب شامت اعمال ما صورتِ گاؤ پرستان گرفت: سقوطِ وطن کے بعد بیرون ہی میں اٹک جانا پڑا۔

آپ ہی بتائیے کہ اس میں کون سی بات دل چسپ اور فائدہ بخش ہے؟ باقی علمی زندگی ہر طالب علم اپنے اپنے شعبے میں کام کرتا رہتا ہے۔ ماں کے پیٹ سے کوئی عالم نہیں پیدا ہوتا۔ طلب علم جاری رہے تو من المهد الی اللحد آدمی ہر روز کچھ نہ کچھ سیکھتا رہتا ہے اور یہ روز افزوں اضافہ معلومات رفتہ رفتہ پیرانہ سالی میں اتنے ہو جاتے ہیں کہ نو عمر کو بعض وقت بہت معلوم ہوتے ہیں۔ ورنہ اس معمر "عالم" کو قسم دے کر پوچھئے تو یہی کہے گا۔ معلوم شد کہ ہیچ معلوم نہ شد۔

قرآن مجید نے کتنا اچھا محاورہ استعمال فرمایا ہے:

وفوق کل ذی علم علیم، نیز۔ وقل رب زدنی علماً

نیاز مند محمد حمید اللہ

(۱۸)

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، لاہور

۲۵ فروری ۱۹۶۷ء

مکرمی پروفیسر محمد مسعود صاحب، السلام علیکم

ہمارے ڈائریکٹر جناب شیخ محمد اکرام صاحب ان دنوں علیل ہیں اور اس وجہ سے

آپ کے گرامی نامہ مورخہ ۱۷ فروری کا خود جواب نہ دے سکے، شیخ صاحب کی خواہش ہے کہ آپ ہمیں اپنے مقالہ "قرآن پاک کی اردو تفسیر اور تراجم" کے بارے میں تفصیل سے مطلع فرمائیں۔

ادارہ کے ماہنامہ "ثقافت" کی فروری کے شمارے کی ایک کاپی روانہ خدمت ہے، اگر ممکن ہو تو اپنے اس مقالے میں سے کچھ حصہ "ثقافت" میں شائع کرنے کیلئے بھیج دیں۔ آپ جانتے ہیں کہ علمی رسالوں کے لئے ٹھوس مضامین کی فراہمی ایک خاص کٹھن کام ہے۔ اس لئے یہ استدعا کر رہا ہوں۔ والسلام

نیازمند اشرف ڈار

سیکریٹری ادارۂ ثقافت اسلامیہ لاہور

(۱۹)

آل پاکستان اسلامک اسٹڈیز کانفرنس

پنجاب یونیورسٹی، لاہور ۲۵ مارچ ۱۹۶۷ء

گرامی نامہ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۶۷ء موصول ہوا۔ ہمیں مسرت ہوگی اگر آپ کل پاکستان علوم اسلامیہ کانفرنس ۱۹۶۷ء کے موقع پر "مختلف مکاتیب فکر اور ان کی تفاسیر کے عنوان پر مقالہ پڑھیں۔ کانفرنس ۱۴، ۱۵، ۱۶ اور ۱۷ اپریل ۱۹۶۷ء کو منعقد ہو رہی ہے۔ پروگرام کی مزید تفصیلات سے آپ کو جلد آگاہ کیا جائے گا۔ بہرکیف مقالہ ۵ اپریل تک ہمیں پہنچ جانا چاہیئے۔ والسلام

مخلص، پروفیسر علاؤالدین صدیقی (ستارۂ امتیاز)

سابق وائس چانسلر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

(۲۰)

اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ

پنجاب یونیورسٹی لاہور ۲۰ جون ۱۹۶۷ء

مکرم و محترم السلام علیکم

آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۱۳ جون موصول ہوا۔ شکریہ۔ آپ کا مقالہ "رضا بریلوی"

مل گیا ہے۔ ماشاء اللہ بہت ہی فاضلانہ ہے۔ ایک دفعہ پھر شکریہ۔ البتہ میں اس پر نظر ڈالنے کے بعد تلخیص کروں گا تاکہ دائرۂ معارف اسلامی کے مزاج سے ہم آہنگ ہو جائے

امید ہے آپ کے مزاج بخیر ہوں گے۔ والسلام

مخلص ڈاکٹر سید عبداللہ

صدر شعبۂ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

(۲۱)

وائس چانسلر بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۷۴ء

میرے عزیز محمد مسعود احمد۔ سلام و رحمت

پہلی بات تو یہ ہے کہ میں تم سے بہت شرمندہ ہوں، تمہارا خط آیا۔ اگست کے مہینے میں اور میں نے اب تک جواب نہیں دیا۔ ہوا یہ کہ جس ڈاک میں تمہارا خط آیا تو اس روز محض تمہارا خط ذاتی تھا۔ جس کو میں نے علیحدہ کر لیا اور ایک کتاب میں رکھ لیا اور پھر میں بھول گیا۔ مجھے یہ یاد نہیں تھا کہ تم کس کالج کے پرنسپل ہو۔ کچھ دن کے بعد اتفاق سے اس کتاب کو جب دوبارہ کھولا تو تمہارا خط ملا۔ اس میں اتنی مدت ہو چکی تھی کہ پھر میں نے سوچا کہ اب عید کے موقع پر آں عزیز کو ایک خط ڈالنا زیادہ مناسب رہے گا۔

آئندہ میں احتیاط سے کام لوں گا۔ خدا تمہیں گوناگوں سعادتوں سے نوازے اور جو بزرگوں کی روایت تم تک پہنچی ہے۔ اس کو قائم رکھنے اور آگے بڑھانے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

دعاگو، کرار حسین، وائس چانسلر

بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ

لہ اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (پنجاب یونیورسٹی، لاہور) کے لئے ڈاکٹر صاحب نے امام احمد رضا بریلوی پر ایک مبسوط مقالہ قلمبند کیا تھا، جو دسویں جلد میں شائع ہو گیا ہے۔

(مظہری)

(۲۲)

مرکزی ادارۂ تحقیقات اسلامی کراچی ۱۹۷۵ء

محترمی ! سلام مسنون

حضرت مجدد الف ثانی کے منتخب مکاتیب کا مجموعہ ابھی تک شائع نہیں ہوسکا اور اس کی چھپائی میں اس قدر اغلاط رہ گئی ہیں کہ ان کو از سر نو شائع کرانا ضروری ہے۔ اور فی الحال شائع نہیں ہوسکتا ہے۔

آپ کا مقالہ حضرت مجدد اور اقبال پر جو اقبال ریویو میں شائع ہوا ہے میری نظر سے نہیں گزرا۔ اب میں دیکھوں گا۔ ہمیں مسرت ہے کہ آپ کو "فکر و نظر" پسند آیا۔ اس کے لئے ضرور کوئی مقالہ سپرد قلم فرمائیے۔ ——————— اگر کوئی مقالہ[1] کسی مجلس میں پڑھا گیا ہو، اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اس کو ہم لے لیں گے۔ بشرطیکہ وہ مقالہ کہیں اور نہ چھپا ہوا۔

فقط والسلام

المخلص فضل الرحمٰن

ڈائریکٹر مرکزی ادارۂ تحقیقات اسلامی، کراچی

(۲۳)

زیبا منظر

۱۔ شرف آباد، شہید ملت روڈ کراچی ۶ / جون ۱۹۷۶ء

بسم تعالیٰ ۔ مکرمی سلام مسنون

آپ کا مرسلہ مقالہ خط اور لفافہ تینوں موصول ہوئے۔ میں نے مقالہ کا مطالعہ شروع کیا تھا تو درمیان میں طبیعت کچھ زیادہ خراب ہوگئی تھی۔ کل پھر میں نے اس کا مطالعہ شروع کیا اور پھر ٹھہر گیا اس لئے کہ اس کے متعلق آپ سے زبانی گفتگو بہت ضروری ہے اگر آپ کراچی میں تشریف رکھتے ہوں یا عنقریب آنے والے ہوں تو مجھ سے

---

[1] ڈاکٹر صاحب نے امام احمد رضا خان بریلوی پر ایک مقالہ لکھا تھا جس کا مسودہ نظر ثانی کے محترم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی مرحوم کو بھیجا تھا۔ یہ مقالہ ۱۹۷۹ء میں لاہور سے شائع ہوگیا، یہاں اس مقالے کا ذکر ہے۔ (مظہری)

بالمشافہ گفتگو کر لیجئے میں غریب خانہ پر روز صبح کو ۹ ½ بجے سے ۱۱ بجے تک نیچے کی منزل میں موجود ہوتا ہوں، کسی دن قدم رنجہ فرمائیے اس تحریر کو بہت ضروری تصور کریں۔ والسلام مع الاکرام۔ ساڑھے گیارہ بجے کے قریب میں اوپر چلا جاتا ہوں۔

مخلص اشتیاق حسین قریشی، سابق مرکزی
وزیر تعلیم حکومت پاکستان و وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی

(۲۴)

زیبا منظر
ا۔شرف آباد، شہید ملت روڈ، کراچی ۔۵ ۸/جون ۱۹۷۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم، مکرمی زید عنایتکم!

گرامی نامہ مورخہ ۲/جون موصول ہوا مسلسل خرابیٔ صحت نے اس قابل نہیں چھوڑا کہ خطوط کا فوراً جواب دے سکوں۔ بہر حال آپ اپنا مقالہ بھیج دیں۔ میں شوق سے اس کا مطالعہ کروں گا۔ اور اگر کوئی مشورہ دے سکا تو اس سے دریغ نہیں کروں گا۔ پیش لفظ بھی انشاء اللہ تحریر کر دوں گا۔ والسلام مع الاکرام

مخلص اشتیاق حسین قریشی

(۲۵)

جے۔ایم ۲۷۲۔ایس۔ایم سعید روڈ
نزد نیو ٹاؤن جامع مسجد، کراچی۔ ۲۶/نومبر ۱۹۷۶ء

بخدمت محترمی جناب ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب سلامت باشد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! کافی انتظار کے بعد آپ کا نوازش نامہ آج ۲۱/نومبر کو موصول ہوا، پڑھکر اطمینان ہوا کہ احوال شریف صحیح ہیں۔

آپ نے دورۂ پنجاب کی تفصیلات نہیں لکھیں، یکم نومبر تا ۷/نومبر شاید رخصت لے کر حلقۂ احباب و مریدین سے ملاقات کرنے گئے ہوں، ہو سکے تو سفر اور قیام کی تفصیلات سے آگاہ کریں۔ مجھے آپ کا پہلا عریضہ نہیں ملا اور نہ ہی آپکی حاضری

کا علم ہوا۔ مجھے افسوس ہے کہ دونوں سے محروم رہا۔

آپ نے جو ڈاکٹر قاسم کی رائے کے متعلق لکھا ہے، وہ بجا ہے، میں چند روز میں ان کو خط لکھوں گا تو آپ کا سلام بھی اور آپ کے تأثرات بھی لکھ دوں گا۔ انشاء اللہ العزیز۔! انہوں نے ڈاکٹر جلبانی کا شکریہ بھی لکھنے کو کہا تھا، ان کو لکھا تھا، ان کا جواب بھی چند روز ہوئے آیا تھا، تاخیران کے چچا کی رحلت کے باعث باہر (حیدرآباد سے) جانے سے ہوئی۔

انہوں نے لکھا ہے کہ شاہ ولی اللہ دہلوی کی انگریزی سوانح حیات شیخ محمد اشرف لاہور چھاپ رہا ہے اور وہ چند ابتدائی صفحات کے پروف کی تصحیح کر رہے ہیں۔ حجۃ اللہ البالغہ کا انگریزی ترجمہ بھی ۱۶ ماہ کی محنت کے بعد انہوں نے مکمل کر لیا ہے۔ اب انڈکس اور حواشی پر کام کر رہے ہیں۔ شیخ اشرف ان کو ایک پائی بھی بطور رائلٹی نہیں دے رہا۔

شاہ صاحب کی دوسری تصنیف فوز الکبیر فی اصول التفسیر کا انگریزی مسودہ بھی شیخ اشرف کے پاس ہے، پتہ نہیں کب چھاپتا ہے۔ لہٰذا ڈاکٹر جلبانی نے پوچھا کہ آیا کوئی اور پبلشر تجویز کیا جا سکتا ہے، لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ اگر آپ کی نگاہ میں کوئی موزوں ناشر کراچی، حیدرآباد، لاہور وغیرہ میں ہو تو آپ لکھیں تاکہ ان کا کام منصۂ شہود پر آئے اور محنت ٹھکانے لگے۔

اگر اس دفعہ آتے ہوئے حیدرآباد ٹھہریں تو ان کو بھی مل لیں اور ہو سکے تو شاہ ولی اللہ اکیڈمی سے دو مختصر رسالے ۱: سطعات (فارسی) ۲۔ لمحات (عربی) شاہ صاحب کا میرے لئے خرید لیں۔ شاید دو روپے کے لگ بھگ قیمت ہو گی۔ نیز ڈاکٹر جلبانی صاحب کو کہیں کہ جب وہ شاہ صاحب کا کام کر رہے ہیں تو شاہ ولی اکیڈمی والوں سے کہیں کہ

۱؎ ڈاکٹر قاسم السامرائی کا تعلق لیڈن یونیورسٹی ہالینڈ سے ہے۔

۲؎ ڈاکٹر غلام حسین جلبانی، سندھ یونیورسٹی حیدرآباد، سندھ میں شعبۂ عربی کے صدر رہے ہیں

(مظہری)

وہ ان کو شائع کریں کہ اکیڈمی اسی غرض کے لئے قائم ہوئی ہے۔

[1] آپ کے عنایت کردہ دونوں فوٹو اسٹیٹ مخطوطات مناقب الحضرات اور خلاصۃ المعارف[2] میرے پاس بطور امانت محفوظ ہیں۔ بندہ نے چیدہ چیدہ مطالعہ کیا تھا۔ آپ جب چاہیں واپس لے سکتے ہیں۔ اس دفعہ جب آپ عیدالاضحیٰ پر تشریف لائیں تو بندہ دونوں حاضر خدمت کر دے گا، مطمئن رہیں۔ سیالکوٹ کا پبلشر اگر شائع کرنا چاہے تو بہت عمدہ ہے اگر معتبر آدمی ہے تو بیچے بعد دیگرے مخطوطات اس کو دکھائیں۔ خدا کرے کہ دونوں کے تنقیدی متن چھپ جائیں!

آپ کو سن کر خوشی ہوگی ہمارے کرم فرما ڈاکٹر پیر محمد حسن[3] صاحب ۳ رنومبر کو بذریعہ ہوائی جہاز آ کے تھے، کچھ ملاقاتیں ہوئیں۔

رسالہ قدسیہ بتحقیق[4] پروفیسر ملک محمد اقبال نقشبندی، گورنمنٹ کالج راولپنڈی جو ادارہ پاک ایران پنڈی نے شائع کیا ہے (قیمت ۵۰/- روپے ہے) وہ اپنی کاپی میرے لئے مخصوص کروا کے لے آئے۔ افسوس یہ ہے کہ تصحیح ٹھیک نہیں ہوئی تاہم دیباچہ اور فہارس اچھی ہیں۔ بندہ نے تقریباً ایک سال سے زائد ہوا، ڈاکٹر پیر محمد حسن صاحب کے کہنے پر قوت القلوب کی پہلی دوسری جلدیں برائے اردو ترجمہ بھیجی تھیں، لیکن وہ عربی قاموس العباب کے چکر میں ایسے پھنس گئے ہیں کہ اس طرف توجہ نہ دے سکے۔ لہٰذا ڈاکٹر صاحب قوت القلوب کا وہ نسخہ مجھے واپس دے گئے ہیں۔ ان کی تحقیق شدہ العباب عراق اکیڈمی بغداد (میری تجویز پر) نے شائع کرنا منظور کر لیا ہے۔ پانچ صد عراقی دینار اور ۵۰۰ نسخے رائلٹی ہے۔ وہ بضد ہے کہ سال میں کم از کم دو جز تحقیق کر کے بھیجیں، لیکن ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے کہ ایک جز سے زائد تیار کرنا مشکل ہے، کتاب ۱۲ جلدوں میں ہوگی چونکہ ادب

---

[1] تالیف محمد امین بدخشی، مخطوط انڈیا آفس لائبریری، لندن

[2] تالیف شیخ آدم بنوری، مخطوط انڈیا آفس لائبریری، لندن

[3] شیخ الادب، اسلامیہ یونیورسٹی۔ بہاولپور

[4] تالیف خواجہ محمد پارسا (مظہری)

گئے آدمی ہیں، لہٰذا رجحان ادھر ہے۔ میں نے بمشکل چند تصوّف کی کتابوں کا اردو ترجمہ کروایا ہے یعنی رسالہ قشیریہ، تعرّف اور کتاب اللمع۔ ڈاکٹر رشید جالندھری (جو اَب اسلام آباد انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے ہیں) نے کتاب اللمع کا اردو ترجمہ چھاپنے میں ...... حالانکہ پچھلے ڈائریکٹر نے تین ہزار روپے رقم ادا کر دی تھی ڈاکٹر پیر محمد حسن صاحب کو لکھ کر ساتھ ہی تاکید کر دی تھی کہ ترجمہ فوراً چھپنا شروع ہو جائے۔ تقریباً دو سال ہونے کو آئے ہیں۔ مسودہ ترجمہ کا انسٹی ٹیوٹ میں پڑا ہے۔ ذاتی مفاد کام کرنے نہیں دیتے۔ اس لئے پیر صاحب نے ہمت ہار کر قوت القلوب کا ترجمہ کرنے سے معذرت کی۔

والسلام تابعدار عبدالعزیز
کلکٹر آف کسٹمز اینڈ سنٹرل
ایکسائز، حکومت پاکستان

(۲۶)

از محمد حسن رضا خان
مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ (بھارت) ۲۳ر اکتوبر ۱۹۷۹ء

مکرمی! — سلام عقیدت

آج آپ کو یہ سن کر بے حد خوشی اور بے پناہ انبساط و سرور حاصل ہوگا کہ آپ کا عزیز حسن رضا خان نے پٹنہ یونیورسٹی سے اعلیٰ حضرت کے فقہی مقام پر تحقیق کر کے پی۔ ایچ۔ ڈی حاصل کر لی ہے۔

میں اس سلسلے میں بہت نادم ہوں کہ آپ کے خط کا جواب نہیں لکھ سکا اس کی وجہ صرف اور صرف یہ تھی کہ میں تحقیقی کام میں خانہ بدوش کی زندگی گزار رہا تھا ساتھ ہی مشغولیت اتنی رہی کہ دو سال کے درمیان کسی کے خط کا جواب نہیں لکھ سکا۔ بالکل دنیا سے الگ ہر چیز سے صرفِ نظر کر کے تحقیق میں مشغول ہو گیا۔ آپکی دعا اور بے کراں خلوص کا اظہار پہلے ہی خط میں ہو گیا تھا۔ جس میں آپ نے اپنے زریں مشوروں

سے نوازا تھا۔ میں اس سلسلے میں بے حد ممنونِ کرم ہوں۔ تھیسس کے معاونین میں آ
جناب کا اسم گرامی شامل ہے۔

تھیسس پانچ سو تینتیس صفحات پر ہے۔

EXTERNAL میں ڈاکٹر مختار الدین آرزو، علی گڑھ یونیورسٹی، ڈاکٹر رضوان
علوی، لکھنؤ یونیورسٹی۔ VIVA VOCE میں موجود تھے، مگر اعلیٰ حضرت کا فیضان
اور آپ حضرات کی دعائیں کام آگئیں۔

۹/۱/۷۹ کو ڈگری مل گئی ہے۔ پرسانِ حال سے سلام عرض کریں۔

تشنۂ دعا حسن رضا

مدرسہ شمس الہدیٰ، پٹنہ، بہار

(۲۷)

شعبۂ اشاعت و مطبوعات
محکمۂ اطلاعات، سندھ، کراچی

۱۹/ اکتوبر ۱۹۷۹ء

محترمی۔ السلام علیکم

حسب سابق امسال بھی شاہ عبد اللطیف بھٹائی کے عرس کے موقع پر محکمۂ
اطلاعات سندھ کے شعبۂ مطبوعات کی جانب سے ایک خصوصی مجلّہ شائع کرنے کا
پروگرام بنایا گیا۔ جناب والا نے حضرت بھٹائی کی زندگی و تعلیمات کے سلسلے میں کافی
تحقیق کی ہے جو قابلِ ستائش ہے۔

آپ نے ۱۹۷۸ء میں جو مقالہ بعنوان حیاتِ لطیف (شاعرِ محبت) شائع کرایا [1]

---

[1] سندھ کے مشہور شاعر حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائی پر ڈاکٹر صاحب نے ایک تحقیقی مقالہ لکھا تھا جو مرکزی حکومت کے مجلہ "السیف" (اسلام آباد) میں شائع ہوا تھا پھر کتابی صورت میں ۱۹۷۸ء میں گجرات (پاکستان) سے شائع ہوا۔ اس کے بعد شعبۂ اطلاعات حکومت سندھ نے اپنے ماہنامہ "اظہار" کے خصوصی شمارے شاہ نامہ (کراچی) میں اس کو شائع کیا۔

(مظہری)

تھا وہ ہم اپنے مذکورہ مجلّہ میں شامل کر رہے ہیں امید ہے آپ کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ شکریہ۔ والسلام

مخلص، ڈاکٹر کریم بخش خالد
ڈائریکٹر شعبہ اشاعت ومطبوعات
حکومت سندھ، کراچی

(۲۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکومتِ پاکستان
وزارتِ مذہبی امور۔ اسلام آباد
شعبۂ تصنیف ومراجع

حوالہ نمبر: (۱) اے ڈی ایس/آر۔آر/ ۸۰ مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۰ء

مکرمی ومحترمی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ وزارت مذہبی امور حسب روایت امسال بھی عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک موقع پر ۱۲/ ۱۳ ربیع الاوّل ۱۴۰۱ھ (مطابق جنوری ۱۹۸۱ء) کو اسلام آباد میں قومی سیرت کانفرنس کا انعقاد عمل میں لا رہی ہے۔

وزارت ہٰذا آپ کو اس کانفرنس میں بطور مندوب شرکت کی دعوت دیتی ہے آپ سے التماس ہے کہ ازراہ کرم کانفرنس میں اپنی شمولیت کے بارے میں مطلع فرمائیں۔ مندوبین کی آمد و رفت اور رہائش کے اخراجات سرکاری قواعد کے مطابق ادا کیے جائیں گے۔

کانفرنس کا مفصل پروگرام بعد میں ارسال کیا جائے گا۔ والسلام مع الاکرام

آپ کا مخلص ڈاکٹر ابن اللہ وثیر
(ڈائریکٹر جنرل، وزارتِ امورِ مذہبی اسلام آباد)

(۲۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لندن ۲۰/۲/۸۲

محترمی۔ السلام علیکم

آپ کے عنایت نامے سے مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم کے بارے میں علم ہوا۔[1] ظاہر ہے کہ مولانا کا نظریہ ایک اضافی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے کہ حرکت زمین محوری ستاروں کے بیک گراؤنڈ میں اب زمین سے باہر فوٹوگرافی کے ذریعہ ثابت ہوئی ہے اور حرکت زمین سورج کے گرد مختلف قسم کے دلائل سے جن سے آپ واقف ہیں۔ مجھے مولانا کے خیالات پڑھ کر خوشی ہوگی اور امید کرتا ہوں کہ داخلی اعتبار سے ان کا لکھا ہوا مقالہ مفید ہوگا۔ بہرکیف اگر روانہ فرمائیں تو

INTERNATIONAL CENTRE
FOR THEORITICAL PHYSICS
TRIESTE , (ITALY)

نیازمند ڈاکٹر عبدالسلام
نوبل انعام یافتہ عالمی سائنس دان

---

[1] امام احمد رضا خان بریلوی نے رد حرکت زمین پر ایک مبسوط مقالہ بعنوان فوز مبین در رد حرکت زمین ۱۹۲۰ء تصنیف فرمایا تھا۔ جس کا ابتدائی حصہ ماہنامہ الرضا (بریلی) کے چند شماروں میں شائع ہوا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کے مطبوعہ حصے کا عکس ڈاکٹر عبدالسلام کو بھیجا جانا تھا جس پر انہوں نے آمادگی کا اظہار کیا اور بعد میں مطالعہ کر کے اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔

(مظہری)

(۳۰)

ہائی کورٹ، لاہور
۲۵ر اپریل ۱۹۸۲ء

محترمی ڈاکٹر محمد مسعود صاحب

سلام مسنون!

آپ کی ارسال کردہ کتاب حیات مولانا احمد رضا خان بریلوی موصول ہو گئی، جس کے لئے بیحد ممنون ہوں۔ انشاء اللہ رفتہ رفتہ وقت ملنے پر اسے پڑھوں گا اور استفادہ کروں گا۔ آپ نے نہایت محنت سے کتاب کو شائع کیا ہے اور تحقیق بھی بڑی جانفشانی سے کی ہے۔ میری طرف سے اس کتاب کی تکمیل پر اور اسے مجھے ارسال کرنے پر شکریہ کے علاوہ مبارکباد بھی قبول فرمائیے۔

خیر اندیش جاوید اقبال
(جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال
(فرزند علامہ اقبال، لاہور)

(۳۱)

اسلام آباد — سہ شنبہ، ۲۷ر اپریل ۱۹۸۲ء — ۴۸۶/۹۲

جناب عالی قدر! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کے ایما پر جناب مہتمم اسلامی کتب خانہ (اقبال روڈ، سیالکوٹ) کا ارسال کردہ رجسٹرڈ پارسل مشتمل بر کتاب "حضرت مولانا شاہ احمد خان" مجھے آج موصول ہوا اور یقیناً آپ کے اس نادر عظیم شاہکار کے مطالعہ کی سعادت حاصل کروں گا۔ ویسے بھی جس حسین اہتمام اور دیدہ زیب جلد میں اس کو شائع کیا ہے وہ بھی لائق صد تحسین ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی ذات اقدس کے ہم اہل طریقت وسنت پر بڑے احسانات ہیں۔ وہ برصغیر کی تاریخ اسلامیہ میں نہ صرف یہ کہ عظیم ترین علمائے ربانی میں سے ہیں، بلکہ ان اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں، جن کے روحانی کمالات سے ظلمت کدوں میں اسلام پھیلا اور علوم ومعارف اسلامیہ کے سرچشمہ ہائے فیوض وبرکات جاری ہوئے۔ ان کی

خدماتِ جلیلہ کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے جس قدر بھی اور جس پہلو سے بھی لکھا جائے کم ہے۔ اولیاء اللہ کی خدمت ہی فی الحقیقت اسلام کی سچی خدمت ہے، اس لئے ہر جگہ اسلام، اولیاء اللہ یعنی علمائے ربانی ہی کے ذریعہ پھیلا ہے۔ آپ نے یہ حسین کتاب لکھ کر قومی ادب کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔ جس پر میری مبارکباد قبول فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر دیگا۔ اس سے پہلے بھی آپ کا ایک نادر علمی شاہکار، "اقبال اور حضرت مجدد الف ثانی" مجھے آپ نے ازراہِ کرم گستری ارسال فرمایا تھا۔ وہ بھی بڑی بہترین کتاب ہے اور عظیم علمی کاوش پر دال ہے۔ آپ نے اپنے علمی نوادرات سے یقیناً قومی علم و ادب کے دامن کو مالامال کر دیا ہے۔ آپ ہماری ملت کے گراں قدر سرمایہ ہیں۔ جس پر نہ صرف سندھ بلکہ پورے پاکستان کو فخر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش و خرم رکھے اور ایسے علمی کارناموں کو انجام دیتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

ناچیز قادری

مبلغِ اسلام، مؤرخ پاکستان،

سفارتخانہ انڈونیشیا، اسلام آباد

(۳۲)

اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ

دولز ہال پنجاب یونیورسٹی، لاہور

۲۹ را پریل ۱۹۸۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا ارسال کردہ ارمغان نغز (حیات مولانا احمد رضا خان بریلوی) مجھے موصول ہوا۔ میں اس کرم فرمائی کیلئے آپ کا شکر گزار ہوں۔ کتاب کی سرسری ورق گردانی کی، ماشاءاللہ۔ سبحان اللہ۔ بارک اللہ

کتاب کے مطالعہ سے بہت سی نئی معلومات حاصل ہوئیں، بہت سی غلط فہمیاں دور ہوئیں، بہت سی تاریکیاں دور ہوئیں، آپ نے اپنی اس کتاب سے میرے ایک تازہ منصوبۂ علمی کے لئے قیمتی مواد فراہم کردیا ہے۔ آپ ملاحظہ فرمارہے ہوں گے کہ ہمارے یہاں مؤرخین ادب صرف تخلیقی ادب کی تاریخ لکھتے ہیں اور دینیاتی اور دیگر علوم کے فکریاتی ادب کو نظر انداز کرکے یہ ثابت کرتے ہیں کہ اردو ایک مفلس زبان ہے اور دینیاتی ادب سے تو انہیں چڑ ہے۔ اس لئے ہم نے ایک منصوبہ بنایا ہے جس کا عنوان ہوگا: "اردو میں دینیاتی، فکری اور علمی ادب ۱۸۵۷ کے بعد" اس میں اکابر کا خاص تذکرہ معروضی انداز میں ہوگا اور حق و باطل کی تعیین کا نہ ہوگا۔ ہر شخص کی قلمی خدمات کا جائزہ ہوگا۔ دین کے علاوہ فلسفہ و فکر اور فکری معاشرتی علوم پر رقم شدہ کتابوں اور مصنفوں کو بھی شامل کیا جائے گا۔

بہرحال اس سے قبل بھی میرے پاس اعلیٰ حضرت کے متعلق مواد موجود ہے آپکی کتاب اور اس کی کتابیات سے مفید مواد مل گیا ہے۔ شکر گزار ہوں۔

آپ نے حضرت کی کتابوں کی فہرست دی ہے ان میں ایک رسالے کا نام نہیں۔ "رسالہ در رد فلسفہ قدیم" کیا اس قسم کی دیگر فکریاتی کتابیں بھی آپ کی نظر میں ہیں؟ ہوں تو مجھے مطلع کریں۔

حضرت نے برطانوی استعمار کے خلاف جو کوششیں کیں ان کا بھی کچھ تذکرہ ہو جاتا تو اچھا ہوتا۔ کیونکہ پچھلی صدی دراصل انگریزوں کے غلبے کے خلاف ردعمل کی صدی تھی۔ البتہ بیسویں صدی ہندوؤں سے اشتراک و تعاون کے برعکس الگ مسلم حکومت کے قیام کی صدی ہے۔ اس معاملے میں قدرے تفصیل درج ہو جاتی تو پچھلی صدی کے نقشے کے حوالے سے ہمیں زیادہ معلومات مل جاتیں۔ بہرحال آپ نے جو محنت کی خدا تعالیٰ آپ کو اس کا اجر دیگا۔ والسلام

طالب دعا۔ نیازمند، سید عبداللہ
صدر شعبۂ اردو دائرہ معارف اسلامیہ
دانش گاہ پنجاب، لاہور

برائے حصولِ رضائے مظہریؒ

نذرانۂ عقیدت بخدمت فاضلِ بے مثل، عالمِ باعمل
مجسمۂ رحم و فضل، برادرم ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب

یہ ندا غیب کی ہے "مظہرِ مسعودؒ" ہو تم
سیرت و شکل میں اس دور کے محمود ہو تم

علم کی دنیا میں اللہ نے بخشا وہ عروج
کوئی کہہ سکتا نہیں آج کہ محدود ہو تم

اپنے سینے میں سمیٹے ہوئے ہو بحرِ علوم
شمعِ پُر نور ہو۔ ہاں! ناصحِ موعود ہو تم

فسق و تجہیل کی ہمت کو شکستہ کر کے
علم کی شمع لیے دہر میں موجود ہو تم

مظہری فیض نے وہ شمع فروزاں کر دی
جس نے ظلمات کو للکارا کہ "مردود ہو تم"

مخزنِ شرعِ متیں! منبعِ صد علم و کتاب
حق کی نظروں میں حقیقت ہے کہ مشہود ہو تم

کفر و الحاد کہاں؟ بدعتیں روپوش ہوئیں
تم نے یہ حکم دیا ان کو کہ "مفقود ہو تم"!

راہیں ہموار نظر آتی تھیں گمراہی کی
تم نے خم ٹھونک کے ان سے کہا "مسدود ہو تم"!

نظرِ بد سے بچائے مرے مولا ان کو
یہی سمجھاتے ہیں دنیا کو کہ محمود ہو تم

فقیر حقیر مسلم احمد عفی عنہ مظہری

SENDERS' NAMES.

1. Pir Ilahi Bakhsh
   Karachi, (Pakistan), dated 16-9-1960.
2. Mr. Marian Mole,
   Paris, (France), dated 12-8-1962.
3. Prof. Q. Annemarie Schimmel,
   Bonn (W. Germany), dated 30-1-1963.
4. Mr. C. A. Storey,
   Sussex (U. K.), dated 31-1-1963.
5. Mr. Marian Mole,
   Paris, (France), dated 2-2-1963.
6. Prof. Dr. A. J. Arberry,
   Cambridge (U. K.), dated 2-5-1963.
7. Dr. Freeland Abbott,
   Massachusetts (U. S. A.), dated 15-6-1964.
8. Dr. J. M. S. Baljon,
   Groningen (Holland), dated 9-8-1964.
9. Dr. Yohanan Friedmann,
   Montreal (Canada), dated 8-7-1964.
10. Dr. Peter Hardy,
    London (U. K.), dated 10-4-1969.
11. Dr. J. M. S. Baljon,
    Leyden (Holland), dated 10-2-1973.
12. Dr. Qasim al-Samarrai,
    Leiden (Holland), dated 24-2-1976.
13. Prof. Dr. J. M. S. Baljon,
    Leyden (Holland), dated 24-5-1979.
14. Dr. Babara D. Metcalf,
    Berkeley (U. S. A.), dated 10-1-1980.
15. Dr. Charles J. Adams,
    New York (U. S. A.), dated 23-3-1982.

Pir Ilahi Bakhsh
M.A., Ll.B.

P.I.B. Colony 2,
Karachi.
Dated: 16-9-1960.

Dear Masood Sahib,

Thanks for your letter. There is a small Village near Bhan. It is called Sayedabad. Because Sayed had big Zamedari there and had his Haris settled there. To my knowledge there is no such sect or tribe called Rosh-nai Farqa in the Dadu District. It is for the first time that I have heard about this sect.

However I will again try to find out if there is any such sect in our District or else where in Sind. When I came to know I shall let you know about it.

Any other order,

With Salam,

Yours sincerely,

Sd/-
(PIR ILLAHI BAKHSH)

Fort-du-Flasne,
Jura, August 12,1962

Mohammad Masood,

I am very confused for not having replied to your two letters you kindly addressed me last year. I hope you will excuse me. I am very delighted to make acquaintance with you and to thank you very much for your letters.

You are asking me about my projected studies on the Naqshbandi order, I would like to study the history of this order, their customs and their doctrines at different periods. Before all, I project to give critical editions of some important texts. For some years, I prepared a critical edition of two versions of the Anisut-talibin by Salah B. Mubarak Bukhari, a biography of Baha al-Din Naqshband, as well as of some minor texts concerning that famous Saint. As yet I did not find a publisher that will undertake it; it is indeed very difficult to publish Persian texts while staying in Europe.

I began to work on the biography of Khwaja Ahrar, Silsilat al-arifin, based on the Tehran and Aligarh manuscripts and would like to compare it with the materials contained in the other biography of this Naqshbandi, the Rashahat ain al-hayat. Then I would study Khwajagi Kasani and the penetration of the Naqshbandiya in Ottoman states. But, before all, I would like to study the Mujaddid and

his critic of the theories of Ibn Arabi. It is for that purpose I began to study the Kubrawi Ala al-Dawla Simnani who, some 250 years earlier, likewise opposed the wahdat al-wu-jud and whose mystical doctrine seems very like that of the Mujaddid. I propose to publish some of his works - a treatise has been printed last year - as well as those of some other Kubrawis Four treatieses by Kubra himself are in the press now, and I wish to publish some other ones; and I termined a critical edition of the Tuhfat al-barara by Majd al-Din Baghdadi.

I am very interested in your articles on the Mjuaddid. I have read some Urdu and can read it; I wish to study it more thoroughly. I will see if it will be possible to publish a translation of it here. After returning at Paris next month I will send you the off prints of some of my articles.

Yours' faithfully,

Sd/-

(M. MORE)

Bonn, Lennestr. 42 30-1-1963.

Dear Mr. Ahmed,

Thank you very much for your kind letter informing me about your research work on Urdu translation of the Holy Quran. As soon as the off-prints of my article on Sindhi-Translations are out I shall send you a copy - unfortunately it takes so much time until the off-prints are ready, I am waiting for them since several months.

I think it would be useful for you to contact in connection with your work Professor Dr. M. Hamidullah, Paris VI, 4 Rue de Tournon who is the greatest authority on translation problems, and is, as I know, collecting also Urdu translations. I am sure he will be glad to learn about your work and will help you as far as possible.

With the best wishes for your research work I am

Yours sincerely,

Sd/-
Prof. Dr. Annemarie Schimmel

13 Lawrence Road,
Hove 3,
Susex.
31 January 1963.

Dear Mr. Mas'ud Ahmed,

Very many thanks for the information that you have so kindly sent me about الجواهرالخمسه

I am always glad to receive corrections of that kind, even though I am not always very prompt in acknowledging them.

I have a working knowledge of Urdu and can read without much difficulty the kind of language in which scholars write learned articles. Please, however, do not trouble to send me the article contributed by you to Ma'arif and Burhan I think it will be enough for my purpose, if I make a note of the references in the hope that I may be able to include them in one of my future lists of additions and corrections.

Yours sincerely,

Sd/-

C. A. STOREY

Paris,
2nd February, 1963

Dear Mohammad Masood Ahmad,

Thank you very much for your letters, and excuse me for not having replied as yet to the first two ones. This morning I sent you my edition of the Pseude <u>Kitab al-insan al-kamil of 'Aziz-i-Nasafi</u>, and am hoping it will reach you before long. It will necessitiate some additions, for last October I found some further manuscripts of the Manazil al-Sa'irin at Istanbul, and this allows more definite conclusions that it was possible to draw in my Introduction. So I propose myself to publish in the near future an article on these manuscripts in a periodical.

As for my edition of the Ani'su 't-talibin, I found some further mss. also among them one at Edirne (Adrinople) dated 823 h., some twenty years after its composition. So I am colltionnating these mas; and I did not find a publisher for it. An Iranian friend promised me to occupy himself in finding one in Persia, but as yet there is nothing definite about it.

I am glad you are translating the <u>Risala-i-Futuwwatiyya</u> of Hamadani; and will be obliged to you if you send me it after its publication. As for the sources for the authors biography, the most ancient one is the Khulasat al-Manaqib by Nur al-Din Ja'far Badakhshi.

There are mss of it at Oxford, Berlin, Istanbul, Tashkent and Lahore (at the Punjab University Library). I prepared an edition of it, based on three mss. but did not find an edition for it - it is the same as with the Anisu 't-taliba. Would it not be possible to find an editor for it in Pakistan or India? I likewise prepared an edition of a further biography, Manqabat, al-jawahir, written some fifty or sixty years later by Haider-i Badakhshi, based on two manuscripts. These are not big books, the two to-gether will not make an Anisu't-talibin. I will be grateful to you if you could tell me about these possibilities. If there is a possibility, I shall write an Introduction in English. I would like to edite other tracts of Hammadani in due course.

I did not, as yet make a thorough study of the Mujaddidi literature Ch. Abdul Aziz has sent me, but I hope to do it now. While in Damascus, I acquired some Naqshbandi books in Arabic, Principally about Mawlana Khalid; and I was very glad to find, back in Paris, the Maktubat of Khalid's teacher, Shah Ghulam Ali Dihlawi.

For the time being, I am studying some latter Kubrawis, Kamal-al-Din Khwarazmi and others. There is some material on the Naqshbandiya in these writings also. And from Istanbul I brought some material on early Naqshbandi in the Ottoman states, notably on

Shaikh Ilahi who introduced the triqa at Istanbul early after the conquest.

I am working also on a critical bibliography of the Shaikh 'Ala-al-Dawla Simnani. I found some further mss. of his works at Istanbul, among others a tract in which he enumerates his works in Arabic prior to 714 h. I was glad to find there the Mannazir al-mahadir which I published from a late and poorly conserved mss.

I am really glad to have a correspondence with you, and please excuse me if I did not reply you soon. I would be very obliged to you if you could send me once more the issues of Al-Furqan with your article. It is a pity the registered parcel was presented when there was none at Paris to receive them - myself at Beirut or Istanbul, and my wife in the landside.

Your's faithfully,

(M. MOLE)

Pembroke College,
Cambridge.
2 May, 1963.

Dear Mr. Ahmad,

Thank you for your letter of 24 April. I have hunted, but in vain, for further reference to the Lecture by Sir Mohammad Iqbal on Shaikh Ahmad Sirhindi, and do not think it could have been published in this Country.

Do you know of the distinction which the late Professor R.A. Nicholson drew between 'Pantheism' and what he called 'panentheism' - the term he coined to describe the monistic doctrine of certain Sufis ? I think it has an important bearing on the question of Selfhood.

Yours sincerely,

Sd/-
(A.J. ARBERRY)

Dept. of History
Tufts University,
Medford, Massachusetts
June 15, 1964

Muhammad Masood Ahmed
c/19, 2262 Ghooramal Lane
Hyderabad, (West Pakistan)

Dear M. M. Ahmad,

I have received your letter of June 6 and am forwarding you copies of my articles in the Muslim World on Shah Waliullah.

I know of no scholar in America who has studied the Shaikh Ahmed of Sarhand; you might contact Professor Charles Adams at the Institute of Islamic Studies, McGill University, Montreal, Canada, who is in a better position to have such information than I. I have published an article which deals with Shaikh Ahmad; it was published in the first two issues of Islamic Studies, the quarterly publication of the Indian Institute of Islamic Studies. I hope this information will prove useful to you and I wish you continued success in your study of Shaikh Ahmad of Sarhand.

With all best wishes,

Cordially yours,

Sd/-
Freeland Abbott,
Associate Professor

FA Cmm

know, the 'shocking' tale <u>al-Gurez</u>. Mr.Kashfi's comment on it is: We are not interested in such autobiographical accounts of brothel-visits. Yet, I consider him a good scholar, and I like his scholarly publications!

I asked Brill to send you a complimentary copy of my Modern Muslim Koran Interpretation.

With kindest regards, also to the other dear friends in Hyderabad, your sincerely,

Sd/-
(J.M.S. BALJON)

Montreal, July 8, 1964

Dear Professor Ahmad,

Dr. Adams has asked me to reply to your letter of June 24. The best places to collect material about Shaykh Ahmed Sirhindi are, as far as I know, the libraries of the British Museum and of the India Office in London. Most of the manuscripts relevant to the subject have been catalogued in Storey's Persian Literature and in Rieu's Catalogue of the Persian Manuscripts in the British Museum. A good bibliography of the printed works can be found in the article Ahmad Sirhindi in the new edition of the Encyclopaedia of Islam. I have recently heard that a thesis on the Mujaddid has been submitted to the School of Oriental and African Studies of the University of London by Mirza Qadir Baig and is available at that school's library.

If there is any other service that I may render in this connection, please feel free to call on me.

Your sincerely,

Sd/-

Yohanan Friedmann

School of Oriental &
African Studies,
University of London,
London, W.C.I.
10-4-1969

Professor Muhammad Mas'ud Ahmad,
Government Degree College,
QUETTA.

Dear Professor Ahmad,

Thank you for your letter of 6th April,1969. The particulars of the Fatawa which Dr. Zaidi has told you are to be found in the India Office Library are insufficient for me to be able to trace them without some considerable difficulty. It is not clear whether they are to be found in Government Proceedings or in Urdu lithographed or persian lithographed texts, or whether those by Mufti Mohammad Mazharullah would be readily identifiable.

As presumably Dr. Zaidi has precise information of the location of 'a huge collection' in the India Office Library, might I trouble you to ask him for further particulars ? I doubt very much whether they would be found under some such title as 'the freedom movement of India' I am very willing to find out what I can, but as Dr. Zaidi is obviously referring to something of which he has personal knowledge, it would save much time if he could be asked

to give an indication of where one should start to look. As he should be aware. My teaching duties prevent me from getting to the India Office Library as often as I would like, and it is obviously desirable that I should go straight to the target, so to speak when I do get there.

I shall look forward to hearing from you again,

Yours sincerely,

Sd/-
P. HARDY.

Leyden, 10th Feb, 1973

My dear Dr. M. Masood Ahmad,

It was a great pleasure to receive a letter from you. Certainly, I do remember you very well. Perhaps, there will be also in the near future a possibility to meet each other again.

I am appointed a representative of the Leyden University for the Celebrations of the Lahore Oriental College Centenary. Unfortunately they were postponed last December on account of 'unavoidable circumstances', but there is a chance that they will be held now about the first week of March.. In that case I will combine my trip to Lahore with a visit of some days in Hyderabad to see all the good friends again.

A most interesting and capable study of Shaykh Ahmad Sirhindi (sub-title: An Outline of His Thought and Study of His Image in the Eyes of Posterity) has been published in 1971 by the Jewish scholar Yohanan Friedmann (McGill-Queen's University Press, Montreal and London). It has also an extensive bibliography. It is a very stimulating work, and is a revised version of a Ph. D. thesis submitted to the Institute of Islamic Studies of McGill University in 1966.

To-day I finished an English translation of S. W. A.'s Ta 'Wil al-ahadith. It will be published by Brill. Then I wrote four articles dealing with S. W. A.'s Thought, but the main work I intend

to publish is still not ready. I worked through all the material and I have to write 'only'. But it is hard to find sufficient time, since I am working as Professor of Islamology here at the Leyden University. In Groningen more time was left, when I was there a Reader for Islam and the Religions of India.

Is your thesis on Urdu Translations and commentries of Quran deliverable ? I am really interested in the subject. Do you know of the existence of an Urdu translation of Sirhindi's Maktubat ? I am in need of it, for Urdu is more familiar to me than Persian.

With kindest regards, your sincerely

Sd/-

(J. M. S. BALJON)

Boerhaavelaan 128,
Leiden-Holland
24th February: 1976

My dear Dr. Mohammad Masood Ahmed,

I was very surprised and at the same time very pleased to receive a letter from you friend unexpectedly. I am grateful as well as our 'Abd al-Aziz who introduced me to you and by doing so I have gained new friend in Allah Almighty.

I am again very pleased to learn that you are interested in Sufism and in Shaikh Ahmed Sirhindi and I may be right to assume that your interest is extended as well to include Shaikh Shah Wali Allah, or am I assuming too much ?

As I have just finished writing an article on an article and published by J.M.S. Baljon (Two lists of Prophets, a comparison between Ibn Arabi's Fusus al-Hikam and Shah Wali-Allah' Ta'wil al-Ahadith) in "Nederlands Theologisch Tijdschrift" I shall be glad to hear your opinion about it, I shall send a photo-copy to you and one to Abd al-Aziz.

You asked me if I read Urdu ? I must admit my short-comings not only in Urdu but in Persian as well. I only know Arabic, English, Dutch and some German and Trukish but I wished very much to know persian because only for the fact that many Sufi works are in farsi.

Is it true that Kitab al-Khair al-Kathir of Shah Wali Allah now in the press in Pakistan

My dear Muhammad, I am looking forward to hearing soon from you. Do give best salam to Abd al-Aziz if you write him or see him and may God bless you both.

Yours

Sd/-
Q. al-Samarrai.

Prof: Dr. J. M. S. Baljon,
Plantsoen 73-Leiden
Tel. 071-20826

Leyden, 24-5-1979.

My dear Prof. Masood,

Thank you very much for your kind letter of 18-4-79. Besides, thanks to your good offices I received by sea mail an impressive amount of books most useful for a study of Ahmed Rida Khan's thought. But the consigner, Markazi Majlis-i-Riza did not inclose an invoice. What are the costs ?

It was interesting to hear that it was your personal initiative (and not a question of family tradition) to devote your intellectual pursuits to Ahmad Rida Khan " as a result of a pleasant incident". What was that incident? You make me inquisitive! By education you are a Deobandi, in your scholarly interest an advocate of Ahmad Rida Khan. If the latter does not agree with the Deobandis, whose side do you choose? Now you have drawn my attention to A.R. Kh. I find him mentioned to my surprise quite often. In Hamdard Islamicus, Vol. I. 2, P. 87 Bazmee Ansari refers to your book Fadil Barelawi awr Tark-i-Mawalat. In an unpublished thesis of an American lady Barbara Daly Metcalf, called The Reformist Ulama: Muslim Religious leadership in India, 1860-1900 (University of California, Berkeley, 1974) several pages are devoted to the significance of Ahmad Rida. On p. 346 she tells of him: "To thwart reformist criticism, he claimed that Shah Waliullah had encouraged similar practices

...) like keeping a white chicken, drawing blood on Saturdays, and repeating durud when plucking a flower). many, presumably of the character of amaliyat and ta'wiz . This remark Miss Metcalf bases on information, derived from Abd al-Hakim Khan, Akhtar Shahdjanpuri's A'la Hazrat Ka Fiqhi Maqam, pp. 25-31, i.e. a secondary source. But can you quote to me passage where A.R. Kh. himself says so? And does he mention also in which of S.W.A. he did find these views corroborating his own? It is true that in one of his early writings al (Qawl al-djamel) S.W.A. seems not averse from such-like practices, being still under the impact of his father, Abd al-Rahim who e.g. by the end of his life donated his son two hairs of the Prophet. But later on S.W.A. became increasingly critic of institutions like visiting the tombs of Mo'in al-Din Hasan Sidjzi and Salar Mas'ud. He brackets such customs with worshipping handmade things and invocating al-lat and al-Uzza (see Tafhimat-i Ilahiyya Vol. 11, p. 45).

It is not me, but an intelligent student of mine, drs. J. ter Hear who makes a study of Sirhindi's Maktubat. In the end he will publish his findings in a thesis. One of his problems is: Are the Maktubat published in a chronoligal order? If so, then you may trace a particular development in his thought. Further, does he adapt his views to the level of education of the addressee, so that he expresses himself more cautious if the addressee is of a

Power intellectual level? I would like to hear your opinion in this matter (unfortunately, as a rule, we know so little about the addressees themselves).

Western scholars who know Urdu and are at the same time interested in Islam are very few, indeed, Miss Metcalf is one of them. Then of course, Prof. W. C. Smith and Prof. Annemarie Schimmel (Lenne - strasse 42, BONN, West Germany), and Prof. Bausani in Italy.

With many salams,

Yours sincerely,

Sd/-
(J. M. S. BALJON)

It is said that at the end of the nineteenth century Ahmad Rida issued a fatwa of takfir against the Deobandis, because they insulted both God and the Prophet.

UNIVERSITY OF CALIFORNIA BERKLEY
CENTER FOR SOUTH AND
SOUTHEAST ASIA STUDIES.

Berkeley California 92720
January 10, 1980.

Dear Dr. Mohammad Masood Ahmed:

Thank you very much for your note of last fall. I was in Philadelphia during that period and have only now returned to Berkeley. I am very distressed that you did not get my reply to your earlier letter. I was sincerely overwhelmed with gratitude for your generosity in sharing your learning with me and I was very pleased to have such careful comments from someone so well informed. I did send a reply to you from here and do not know it could have gone astray. I am very sorry for that and must now send you my very belated thanks.

Thank you also for the two new references you sent to me. If I am able at some point to get back to the subcontinent I will certainly check them out. I am especially interested in your news about the center at Aligarh.

I was also pleased to learn that you had completed a substantial research article on Ahmed Rida Khan I am very sorry that my own

schedule for the next several months would make it impossible for me to translate it. I hope that it will be translated, for it would be a very valuable addition to an important subject.

Thank you again very much for your helpfulness. I hope this letter finds you well.

Sincerely yours,

Sd/-
BARBARA D. METCALF.

P.O. Box 13,
Jay, New York
U.S.A. 12941
March 23, 1982.

Dear Dr. Muhammad Mas'ud Khan:

Your letter of January 5 reached me only a few days ago. I am on leave from my university in the present year, and in consequence the delivery of mail is slow. I trust you will understand.

Prior to receiving your letter I had not heard the name of Ahmad Rida Khan of Bareili, nor to my knowledge is there any mention of him in any Eurppean language publication that I have read. From your account of him, however, it appears that he was a highly productive and creative man whose life and thought should be properly investigated. I was very pleased to learn that you have taken up this interesting task, and I look forward to the result of your studies when they are completed.

In principle there would be a great deal of interest in associating someone with an interest in Ahmad Rida Khan with the Institute of Islamic Studies at McGill University. In the past we from time to time have invited distinguished scholars with such research projects to spend one or more years with us in Montreal. In more recent times, however, practical

considerations have brought an end to such activities. There is something of crisis of higher education in North America because of the out back of Government support to colleges and universities, and almost everywhere, McGill included, programs are being reduced or eliminated. The Institute, therefore, no longer has any funds of any kind that it can use for project such as you describe, as interesting and as valuable as it might be. You may be sure that it is sad for us as well as you that such an answer has to be given to your inquiry.

May I take this opportunity to wish you well with your work on Ahmed Rida Khan. I trust that someday we may have the pleasure of meeting so that I may learn more of this important man.

Sincerely,

Sd/-

Charles J. Adams
Director, Islamic Studies
McGill University.

پانچواں باب

اشاریات

۱ کتب

۲ رسائل

۳ اخبارات

۴ متفرقات

حوالے

(ان کتب و رسائل اور اخبارات کی فہرست جن میں ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی تصانیف سے استفادہ کیا گیا ہے، یا ان کی کتابوں پر تبصرہ کیا ہے یا ان کا ذکر کیا گیا ہے یا جن سے اس کتاب کی تدوین میں مدد لی گئی ہے۔)

(الف)

کتب!

مصنف	تصنیف	مقام طباعت	سنہ طباعت
سنہ ۱۹۶۲ء			
(۱) رضا محمد جعفر نجفی	مخزن الاسرار	مطبوعہ لکھنؤ	سنہ ۱۹۶۲ء
(۲) معین الحق، ڈاکٹر	اخبار رنگین	مطبوعہ کراچی	سنہ ۱۹۶۲ء
سنہ ۱۹۶۳ء			
(۳) حفیظ ملک، ڈاکٹر	مسلم نیشنلزم ان انڈیا اینڈ پاکستان	مطبوعہ واشنگٹن	سنہ ۱۹۶۳ء
سنہ ۱۹۶۴ء			
(۴) عبدالشکور، پروفیسر	شاہ غمگین	مطبوعہ لکھنؤ	سنہ ۱۹۶۴ء
سنہ ۱۹۶۵ء			
(۵) محمد طاہر فاروقی، پروفیسر	پاکستان میں اردو	مطبوعہ پشاور	سنہ ۱۹۶۵ء
(۶) پروفیسر وائی۔ ایس طاہری	تحفۃ الخواص (ترجمہ اردو درۃ الغواص للحریری)	مطبوعہ حیدرآباد، سندھ	سنہ ۱۹۶۵ء
سنہ ۱۹۶۶ء			
عبدالسلام، ڈاکٹر	اردو رباعیات	مطبوعہ لکھنؤ	سنہ ۱۹۶۶ء

مصنف	تصنیف	مقام طباعت	سنہ طباعت
۸۔ سلطان جہانہ، پروفیسر	پاکستانی یونیورسٹیوں کے ادبار	سندھ یونیورسٹی حیدرآباد	۱۹۶۶ء
۱۹۶۸ء			
۹۔ انعام الحق کوثر، ڈاکٹر	بلوچستان میں اُردو،	مطبوعہ لاہور	۱۹۶۸ء
۱۹۶۹ء			
محمد مسعود احمد، ڈاکٹر	تذکرہ مظہر مسعود،	مطبوعہ کراچی	۱۹۶۹ء
۱۹۷۰ء			
۱۰۔ عبدالجمیل اسلام اختر	سندھ میں اُردو مطبوعات،	مطبوعہ لاہور	۱۹۷۰ء
۱۲۔ محمد اسلم، پروفیسر	تاریخی مقالات،	مطبوعہ لاہور	۱۹۷۰ء
۱۳۔ محمد بہاؤ الدین قاسمی	تذکرہ اسلاف،	مطبوعہ لاہور،	۱۹۷۰ء
۱۹۷۱ء			
۱۴۔ محمد عارف رضوی	اختتامیہ فاضل بریلوی اور ترک موالات،	مطبوعہ لاہور	۱۹۷۱ء
۱۹۷۳ء			
۱۵۔ اشتیاق حسین قریشی، ڈاکٹر	علماء اِن پالیٹیکس،	مطبوعہ کراچی	۱۹۷۳ء
۱۶۔ عبدالحق سرہندی، پروفیسر	جن ڈوراسیاڈیہہ،	مطبوعہ حیدرآباد	۱۹۷۳ء
۱۹۷۴ء			
۱۷۔ انور علی، سید	ریلیجن دی سائنس آف لائف،	مطبوعہ کراچی	۱۹۷۴ء
۱۸۔ محمد موسیٰ امرتسری، حکیم	حاشیہ باغی ہندوستان،	مطبوعہ لاہو	۱۹۷۴ء
۱۹۔ گل محمد فیضی،	آزادی کی ان کہی کہانی،	مطبوعہ لاہور	۱۹۷۴ء
۱۹۷۵ء			
۲۰۔ رحیم بخش شاہین، پروفیسر	اوراقِ گم گشتہ	مطبوعہ لاہور	۱۹۷۵ء

مصنف	تصنیف	مقام طباعت	سنہ طباعت
۲۱۔ شمس بریلوی، مولانا	مولانا احمد رضا خان کے نعتیہ کلام کا تحقیقی و ادبی جائزہ مشمولہ حدائق بخشش،	مطبوعہ کراچی	۱۹۷۵ء
۲۲۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، مولانا	یاد اعلیٰحضرت،	مطبوعہ کراچی	۱۹۷۵ء
۲۳۔ محمد منشا تابش قصوری، مولانا	اغثنی یا رسول اللہ،	مطبوعہ کراچی	۱۹۷۵ء
۲۴۔ نور محمد قادری، سید	اعلیٰ حضرت کی سیاسی بصیرت	مطبوعہ لاہور	۱۹۷۵ء
۲۵۔ نور محمد قادری، سید	اعلیٰحضرت کی شاعری پر ایک نظر "	"	" ۱۹۷۶ء
۲۶۔ خلیل اشرف قادری، مولانا	طمانچہ	مطبوعہ ساہیوال	۱۹۷۶ء
۲۷۔ عبدالحکیم اختر، مولانا	رسائل رضویہ	مطبوعہ لاہور	۱۹۷۶ء
۲۸۔ جمیل احمد سرقپوری، صاحبزادہ	مسلک مجدد،	شرق پور	۱۹۷۶ء
۲۹۔ عبدالرشید، میاں	اسلام برعظیم پاک و ہند میں	مطبوعہ لاہور	۱۹۷۶ء
۳۰۔ محمد حنیف آزہر	نائب غوث،	مطبوعہ لاہور	۱۹۷۶ء
۳۱۔ محمد سلیمان آظہر	مولانا احمد رضا خاں بریلوی اور تحریکِ آزادی برصغیر	مطبوعہ لاہور	۱۹۷۶ء
۳۲۔ محمد صادق قصوری	اکابر تحریک پاکستان،	مطبوعہ لاہور	۱۹۷۶ء
۳۳۔ محمد صادق قصوری	تکملہ تذکرہ نقشبندیہ مؤلفہ نور بخش توکلی،	مطبوعہ لاہور	۱۹۷۶ء
۳۴۔ محمد فاروق القادری پروفیسر سید	تحریک پاکستان اور علماء	مطبوعہ لاہور	۱۹۷۶ء
۳۵۔ محمد مقبول احمد قادری	رپورٹ مرکزی مجلس رضا لاہور برائے سال ۱۳۹۵-۶ء	مطبوعہ لاہور	۱۹۷۶ء

سنہ طباعت	مقام طباعت	تصنیف	مصنف
۱۹۷۶ء	لاہور	تذکرۂ اکابر اہل سنت	۳۶۔ عبدالحکیم شرف قادری
	سندھ یونیورسٹی حیدرآباد	مسلمانوں کی قرآنی خدمات میں سندھ کا حصہ	۳۷۔ احمد اقبال قاسمی، پروفیسر
	لاہور	انسائیکلوپیڈیا پاکستان	۳۸۔ زاہد حسین انجم
۱۹۷۷ء	لاہور	امام احمد رضا اکابر کی نظر میں	۳۹۔ زاہد القادری، ابوسعید
۱۹۷۷ء	مطبوعہ لاہور	تذکرۃ المحدثین	۴۰۔ غلام رسول سعیدی، مولانا
غیر مطبوعہ	لاہور	مآثر المعاصرین	۴۱۔ محمد اقبال مجددی، پروفیسر
۱۹۷۷ء	کراچی	تذکرۂ مسعود (مشمولہ سیرت مجدد الف ثانی)	۴۲۔ محمد عارف، پروفیسر سید
۱۹۷۷ء	لاہور	مختصر رپورٹ مرکزی مجلس رضا	۴۳۔ مقبول احمد قادری
۱۹۷۷ء	مطبوعہ لاہور	فاضل بریلوی کے معاشی نکات	۴۴۔ محمد رفیع اللہ صدیقی، پروفیسر
۱۹۷۷ء	گجرات	امام احمد رضا بریلوی اکابر کی نظر میں	۴۵۔ زاہد القادری، ابوسعید
۱۹۷۷ء	مطبوعہ لاہور	انوارِ رضا	۴۶۔ شرکت حنفیہ
۱۹۷۷ء	دہلی	حضرت مجدد اور ان کے ناقدین	۴۷۔ ابوالحسن زید فاروقی

۱۹۷۸ء

سنہ طباعت	مقام طباعت	تصنیف	مصنف
۱۹۷۸ء	لاہور	اقبال و احمد رضا	۴۸۔ رشید محمود، راجا
۱۹۷۸ء	مطبوعہ لاہور	افکار شاہ ولی اللہ	۴۹۔ قاضی جاوید
۱۹۷۸ء	لاہور	سات ستارے	۵۰۔ محمد حسین بدر، حکیم
۱۹۷۸ء	لاہور	مقامع الحدید	۵۱۔ محمد حنیف رہبر
۱۹۷۸ء	لاہور	خزینۂ کرم	۵۲۔ نور احمد مقبول

مصنف	تصنیف	مقام طباعت	سنہ طباعت
۵۳- احمد رضا خان، مولانا	الفضل الموہبی (معربہ افتخار احمد، مولانا)	لاہور	۱۹۷۸ء
۵۴- محمد فیض احمد اویسی، مولانا	امام احمد رضا اور علمِ حدیث،	لاہور	۱۹۷۸ء
۵۵- محمد صدیق فانی	امام احمد رضا	ملتان	۱۹۷۸ء
۵۶- محمد عبدالحکیم شرف قادری، مولانا	کُل پاکستان سنّی کانفرنس ملتان کے پسِ منظر کا اجمالی تعارف،	لاہور	۱۹۷۸ء
۵۷- حامد علی قادری،	حیاتِ طیبہ،	کراچی	۱۹۷۸ء
۵۸- محمد وارث جمال	امام شعر و ادب،	الٰہ آباد	۱۹۷۸ء
۵۹- محمد عبدالحکیم شرف قادری، مولانا	مقدمہ تجلیۃ السلم،	لاہور	۱۹۷۸ء
۶۰- SYED ANWAR ALI: REAL ACHIEVEMENTS OF HUMAN LIFE, KARACHI,			1978

۱۹۷۹ء

مصنف	تصنیف	مقام طباعت	سنہ طباعت
۶۱- انوار احمد:	مقدمہ الشہاب الثاقب،	لاہور	۱۹۷۹ء
۶۲- نور محمد قادری	اقبال کا آخری معرکہ	لاہور	۱۹۷۹ء
۶۳- ظاہر شاہ میاں قادری	سیرتِ مصطفیٰ،		۱۹۷۹ء
۶۴- شجاعت علی قادری، مولانا	مجدّد الامۃ،	کراچی	۱۹۷۹ء
۶۵- محمد صادق قصوری	اکابر تحریک پاکستان (حصّہ دوم)	لاہور	۱۹۷۹ء
۶۶- احمد رضا خان، مولانا	تجلیۃ السلم فی مسائل نصف العلم،	بریلی	۱۹۷۹ء
۶۷- حامد علی قادری	حیاتِ طیبہ،	کراچی	۱۹۷۹ء

مصنف	تصنیف	مقام طباعت	سنہ طباعت
۶۸۔ مصباح الحسن، مفتی	کانگریسی مسلمان	لاہور	۱۹۷۹ء
۶۹۔ فضل حق خیرآبادی	تحقیق الفتویٰ،	لاہور	۱۹۷۹ء

۱۹۸۰ء

۷۰۔ ظاہر شاہ میاں قادری	اعلیٰحضرت صداقت کے آئینے میں،	پشاور	۱۹۸۰ء
۷۱۔ محمد حسن جان فاروقی	طریق النجات،	لاہور	۱۹۸۰ء
۷۲۔ خواجہ رضی حیدر،	کوہِ غم	کراچی	۱۹۸۰ء
۷۳۔ محمد صدیق ہزاروی	تعارف علمائے اہل سنت،	لاہور	۱۹۸۰ء
۷۴۔ غلام مصطفیٰ مصطفوی	مجدّدِ ملت	لاہور	۱۹۸۰ء
۷۵۔ شاہجہاں خانم	ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے نام ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کے خطوط (مونوگراف برائے ایم، اے سندھ یونیورسٹی)	حیدرآباد	۱۹۸۰ء
۷۶۔ محمد صدیق ہزاروی	دو نامور مجاہد،	لاہور	۱۹۸۰ء
۷۷۔ ادبیات پاکستان	پاکستانی اہل قلم کی ڈکشنری،	اسلام آباد	
۷۸۔ محمد جلال الدین قادری	ابوالکلام کی تاریخی شکست	لاہور	۱۹۸۰ء
۷۹۔ ابوالخیر محمد زبیر	بزم جاناں	لاہور	۱۹۸۰ء
۸۰۔ غلام مصطفیٰ خان،	اردو میں قرآن و حدیث کے محاورات،	اسلام آباد	۱۹۸۰ء
۸۱۔ محمد عبدالستار قادری	مرآۃ التصانیف	لاہور	۱۹۸۰ء

۱۹۸۱ء

۸۲۔ حسن رضا خان، ڈاکٹر	فقیہ اسلام،	پٹنہ	۱۹۸۱ء
۸۳۔ ابوالرضا گلزار حسین	مقدمہ تمہید ایمان (سندھی ترجمہ)	لاہور	۱۹۸۱ء
۸۴۔ افتخار احمد قادری	فضائل قرآن	الہ آباد	۱۹۸۱ء

مصنف	تصنیف	مقام طباعت سنہ طباعت

سنہ ۱۹۸۲ء

۸۵۔ ابوالحسن زید فاروقی HAZRAT MUJADDID AND HIS CRITICS.

۸۶۔ ترجمہ میرزاہد علی قادری لاہور سنہ ۱۹۸۲ء

۸۷۔ محمد اسحاق قریشی، پروفیسر پاک و ہند کی عربی نعتیہ شاعری، پنجاب یونیورسٹی، لاہور سنہ ۱۹۸۲ء

۸۸۔ شجاعت علی قادری، مفتی من ھو احمد رضا لاہور سنہ ۱۹۸۲ء

۸۹۔ امام احمد رضا، کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم، لاہور سنہ ۱۹۸۲ء

۹۰۔ ڈاکٹر الٰہی بخش اختر اعوان، عرفانِ رضا الٰہ آباد سنہ ۱۹۸۲ء

۹۱۔ علی محمد قریشی، ڈاکٹر تعارف مجلس فیض رضا، لاہور سنہ ۱۹۸۲ء

۹۲۔ سلیم فاروقی، اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی اور رسوم محرم الحرام، کراچی سنہ ۱۹۸۲ء

۹۳۔ امام احمد رضا جد الممتاز علی رد المحتار، جلد اول حیدرآباد دکن سنہ ۱۹۸۲ء

۹۴۔ فیض احمد اویسی، علامہ امام احمد رضا اور علم حدیث، مطبوعہ لاہور

۹۵۔ آر۔ بی۔ مظہری مولانا احمد رضا خاں بریلوی، حیدرآباد (مقالہ ایم۔ فل سندھ یونیورسٹی) سندھ سنہ ۱۹۸۲ء

سنہ ۱۹۸۳ء

۹۶۔ بدرالدین سرہندی حضرات القدس، جلد دوم مطبوعہ لاہور سنہ ۱۹۸۳ء (مقدمہ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں)

۹۷۔ اعجاز الحق قدوسی اقبال اور علمائے پاک و ہند مطبوعہ لاہور

۹۸۔ سید ریاست علی قادری خطبہ استقبالیہ امام احمد رضا کانفرنس، مطبوعہ کراچی سنہ ۱۹۸۳ء

مصنف	تصنیف	مقام طباعت	سنہ طباعت
۹۹- محمد ریاض شاہد	تحریک پاکستان	مطبوعہ لاہور	۱۹۸۳ء
۱۰۰- آر، بی۔ مظہری	امام احمد رضا دنیائے صحافت میں	مطبوعہ لاہور	۱۹۸۳ء
۱۰۱- ڈاکٹر انعام الحق کوثر	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک بلوچستان میں	مطبوعہ لاہور	۱۹۸۳ء
۱۰۲- حسنین رضا خاں	امام احمد رضا کے ایمان افروز وصایا	مطبوعہ الہ آباد	۱۹۸۳ء
۱۰۳- صوفی محمد اکرم	تعارف امام احمد رضا	مطبوعہ الہ آباد	۱۹۸۳ء
۱۰۴- احسان الٰہی ظہیر	البریلویہ	مطبوعہ لاہور	۱۹۸۳ء

۱۹۸۴ء

مصنف	تصنیف	مقام طباعت	سنہ طباعت
۱۰۵- سید ریاست علی قادری	خطبۂ استقبالیہ علامہ محمد اختر رضا خاں الازہری	کراچی	۲۹ اپریل ۱۹۸۴ء
۱۰۶- علامہ محمد خالد فاخری	مجلہ تعارف مآثر عالم گیری ترجمہ اردو	مطبوعہ کراچی	اپریل ۱۹۸۴ء
۱۰۷-	لسٹ سندھ سول سرونٹ	مطبوعہ کراچی	۱۹۸۴ء
۱۰۸- رکن الدین شاہ	مولود محمود	مطبوعہ لاہور	
۱۰۹-	پروونشل سینیارٹی لسٹ گریڈ ۱۹	مطبوعہ کراچی	۱۹۸۴ء
۱۱۰- شرافت احمد شرافت نوشاہی	شریف التواریخ، جلد سوم۔		۱۹۸۴ء
۱۱۱- عبد الغنی تائب	تعارف امام احمد رضا	مطبوعہ لاہور	۱۹۸۴ء
۱۱۲- نور محمد قادری	سید احمد بریلوی کے فسانۂ جہاد کی حقیقت	مطبوعہ لاہور	۱۹۸۴ء
۱۱۳- میاں اخلاق احمد	تذکرہ حضرت شاہ عنایت قادری	مطبوعہ لاہور	۱۹۸۴ء
۱۱۴- محمد یٰسین مصباحی	امام احمد رضا اور ردِّ بدعات و منکرات	مطبوعہ دہلی	۱۹۸۵ء

۱۱۵۔ عبدالستار خاں نیازی اتحاد بین المسلمین لاہور ۱۹۸۴ء

۱۱۶۔ پروفیسر غلام سرور مشائخ کرام اور تحریک پاکستان (انگریزی) مقالہ ڈاکٹریٹ پنجاب یونیورسٹی، لاہور ۱۹۸۵ء

(ب)

رسائل

جریدہ	مقام اشاعت	شمارہ
۱۹۶۱ء الفرقان	لکھنؤ	شمارہ ستمبر ۱۹۶۱ء
۱۹۶۴ء		
(۲) اورنٹیل کالج میگزین	لاہور	شمارہ فروری ۱۹۶۴ء
(۳) عقیدت	دہلی	شمارہ جولائی و اگست ۱۹۶۴ء
(۴) الرحیم	(حیدرآباد، سندھ)	شمارہ جون ۱۹۶۴ء
۱۹۶۵ء		
(۵) معارف	اعظم گڑھ	شمارہ فروری ۱۹۶۵ء
(۶) منادی	دہلی	شمارہ ۱۹۶۵ء
۱۹۶۶ء		
(۷) برہان	دہلی	شمارہ فروری ۱۹۶۶ء
(۸) منادی	دہلی	شمارہ دسمبر ۱۹۶۶ء
۱۹۶۸ء		
(۹) رپورٹ پنجاب یونیورسٹی، (برائے سال ۱۹۶۷ء و ۱۹۶۸ء)	لاہور	۱۹۶۸ء
۱۹۷۱ء		
(۱۰) رضوان	لاہور	شمارہ اپریل و مئی ۱۹۷۱ء
(۱۱) عرفات	لاہور	شمارہ اپریل و مئی ۱۹۷۱ء
(۱۲) حنفی	لاہور	شمارہ مئی ۱۹۷۱ء
(۱۳) فیضِ رضا	لائل پور	شمارہ مئی ۱۹۷۱ء
(۱۴) رضائے حبیب	گجرات	شمارہ جون ۱۹۷۱ء

	جریدہ	مقام اشاعت	شمارہ
(۱۵)	فکر و نظر	اسلام آباد	شمارہ جولائی ۱۹۷۱ء
(۱۶)	ترجمانِ اہل سنت	کراچی	شمارہ جولائی ۱۹۷۱ء
(۱۷)	ستّارہ	لاہور	شمارہ جولائی ۱۹۷۱ء
(۱۸)	الحبیب	لاہور	شمارہ جولائی و اگست ۱۹۷۱ء
(۱۹)	اسرار و حکمت	لاہور	شمارہ ستمبر و اکتوبر ۱۹۷۱ء
(۲۰)	فیض الاسلام	راولپنڈی	شمارہ ستمبر ۱۹۷۱ء
(۲۱)	کتاب	لاہور	شمارہ ستمبر و اکتوبر ۱۹۷۱ء
(۲۲)	العلم	کراچی	شمارہ اکتوبر و دسمبر ۱۹۷۱ء
(۲۳)	رضائے مصطفٰے	گوجرانوالہ	شمارہ ۱۹۷۱ء
	۱۹۷۲ء		
(۲۴)	مہر و ماہ	لاہور	شمارہ ۱۹۷۲ء
(۲۵)	ضیائے حرم	لاہور	شمارہ ستمبر ۱۹۷۲ء
	۱۹۷۳ء		
(۲۶)	رشاد	سیالکوٹ	شمارہ جنوری ۱۹۷۳ء
(۲۷)	انوار الصوفیہ	قصور	شمارہ دسمبر ۱۹۷۳ء
(۲۸)	رضائے مصطفٰے	گوجرانوالہ	شمارہ دسمبر ۱۹۷۳ء
(۲۹)	فیضِ رضا	لائل پور	شمارہ دسمبر ۱۹۷۳ء
	۱۹۷۴ء		
(۳۰)	ضیائے حرم	لاہور	شمارہ جنوری ۱۹۷۴ء
(۳۱)	ترجمانِ اہل سنت	کراچی	شمارہ جنوری ۱۹۷۴ء
(۳۲)	فیض الاسلام	راولپنڈی	شمارہ فروری ۱۹۷۴ء
(۳۳)	فکر و نظر	اسلام آباد	شمارہ مارچ ۱۹۷۴ء

جریدہ	مقام اشاعت	شمارہ
(۳۴) منارہ	کراچی	شمارہ اگست ۱۹۷۴ء
(۳۵) ترجمان اہل سنت	کراچی	شمارہ نومبر ۱۹۷۴ء
(۳۶) انوارالصوفیہ	قصور	شمارہ دسمبر ۱۹۷۴ء
(۳۷) رضائے مصطفٰے	گوجرانوالہ	شمارہ دسمبر ۱۹۷۴ء

۱۹۷۵ء

(۳۸) المعارف	لاہور	شمارہ جنوری، فروری ۱۹۷۵ء
(۳۹) ترجمانِ اہل سنت	کراچی	شمارہ جنوری، فروری ۱۹۷۵ء
(۴۰) الحسن	پشاور	شمارہ ۱۰ر فروری ۱۹۷۵ء
(۴۱) سیّارہ ڈائجسٹ	لاہور	شمارہ اپریل ۱۹۷۵ء
(۴۲) ضیائے حرم	لاہور	شمارہ مئی ۱۹۷۵ء
(۴۳) اُردو ڈائجسٹ	لاہور	شمارہ اپریل ۱۹۷۵ء
(۴۴) رضائے مصطفٰے	گوجرانوالہ	شمارہ جون ۱۹۷۵ء
(۴۵) رضائے حبیب	گجرات	شمارہ جون ۱۹۷۵ء
(۴۶) انوارالصوفیہ	قصور	شمارہ مئی/جون ۱۹۷۵ء
(۴۷) اُردو	کراچی	" اپریل/جون ۱۹۷۵ء
(۴۸) ترجمانِ اہلِ سنت	کراچی	" جولائی ۱۹۷۵ء
(۴۹) ضیائے حرم	لاہور	شمارہ اگست ۱۹۷۵ء
(۵۰) عرفات	لاہور	شمارہ ستمبر/اکتوبر ۱۹۷۵ء

۱۹۷۶ء

(۵۱) الدعوة الاسلامیہ	بریڈفورڈ	شمارہ جنوری ۱۹۷۶ء
(۵۲) الرشید	لاہور	شمارہ فروری/مارچ ۱۹۷۶ء
(۵۳) المیزان	بمبئی	شمارہ مارچ ۱۹۷۶ء

شمارہ	مقام اشاعت	جریدہ
مارچ ۱۹۷۶ء	کراچی	(۵۴) ترجمانِ اہلِ سنت (کراچی)
شمارہ یکم مئی ۱۹۷۶ء	لاہور	(۵۵) شاہکار انسائیکلوپیڈیا
شمارہ جولائی ۱۹۷۶ء	کراچی	(۵۶) فاران
شمارہ جولائی ۱۹۷۶ء	اسلام آباد	(۵۷) فکرونظر
شمارہ اکتوبر ۱۹۷۶ء	کراچی	(۵۸) ترجمانِ اہلِ سنت
شمارہ نومبر ۱۹۷۶ء	مبارکپور	(۵۹) اشرفیہ
شمارہ اپریل جون ۱۹۷۶ء	لاہور	(۶۰) مجلۂ تحقیق
شمارہ نومبر ۱۹۷۶ء	لاہور	(۶۱) ضیائے حرم
۱۹۷۶ء	لاہور	(۶۲) کیلنڈر جامعہ نظامیہ رضویہ
		۱۹۷۷ء
شمارہ فروری ۱۹۷۷ء	لاہور	(۶۳) کتاب
شمارہ فروری، مارچ ۱۹۷۷ء	گکھڑ	(۶۴) سلطان العارفین
شمارہ مئی و جون ۱۹۷۷ء	مبارکپور	(۶۵) اشرفیہ
شمارہ اکتوبر، نومبر ۱۹۷۷ء	محمدی شریف	(۶۶) الجامعہ
		۱۹۷۸ء
شمارہ مارچ ۱۹۷۸ء	براؤن شریف	(۶۷) فیض الرسول
شمارہ مارچ ۱۹۷۸ء	لائل پور	(۶۸) فیضان
شمارہ اپریل ۱۹۷۸ء	لاہور	(۶۹) کتاب
شمارہ مئی ۱۹۷۸ء	فیصل آباد	(۷۰) فیضان
شمارہ جون ۱۹۷۸ء	کراچی	(۷۱) قومی زبان
شمارہ جولائی ۱۹۷۸ء	بصیر پور	(۷۲) نور الحبیب
شمارہ اگست ۱۹۷۸ء	براؤن شریف	(۷۳) فیض الرسول

جریدہ	مقام اشاعت	شمارہ
(۷۴) ترجمانِ اہل سنت	کراچی	شمارہ ستمبر ۱۹۷۸ء
(۷۵) نور الحبیب	بصیر پور	شمارہ ستمبر ۱۹۷۸ء
(۷۶) نور الحبیب	بصیر پور	شمارہ اکتوبر ۱۹۷۸ء
(۷۷) رضوان	لاہور	شمارہ اکتوبر ۱۹۷۸ء
(۷۸) اعلیٰ حضرت	بریلی	شمارہ ستمبر و اکتوبر ۱۹۷۸ء
(۷۹) ترجمانِ اہل سنت	کراچی	شمارہ دسمبر ۱۹۷۸ء
(۸۰) دہلی (سالنامہ)	کراچی	۱۹۷۸ء
(۸۱) صریرِ خامہ (سالنامہ)	(سندھ یونیورسٹی حیدر آباد)	۱۹۷۸ء
(۸۲) ترجمان جمعیت (سالنامہ)	کراچی	۱۹۷۸ء
(۸۳) ہمدرد اسلامکس (انگریزی)	کراچی (جلد ۱، شمارہ ۲)	۱۹۷۸ء
۱۹۷۹ء		
(۸۴) فیضان	فیصل آباد	شمارہ جون ۱۹۷۹ء
(۸۵) ضیائے حرم	لاہور	شمارہ ستمبر ۱۹۷۹ء
(۸۶) زندگی	لاہور	شمارہ دسمبر ۱۹۷۹ء
۱۹۸۰ء		
(۸۷) رضائے مصطفیٰ	گوجرانوالہ	شمارہ جنوری ۱۹۸۰ء
(۸۸) عزمِ نو (اسلامی نظام تعلیم نمبر)	لاہور	شمارہ جنوری تا جون ۱۹۸۰ء
(۸۹) نور الحبیب	بصیر پور	شمارہ مئی ۱۹۸۰ء
(۹۰) اعلیٰ حضرت	بریلی	شمارہ جون ۱۹۸۰ء
(۹۱) کالج بلیٹن گورنمنٹ کالج	مٹھی	شمارہ نومبر ۱۹۸۰ء
(۹۲) مینارۂ نور	کراچی	شمارہ نومبر ۱۹۸۰ء

جریدہ	مقام اشاعت	شمارہ
سنہ ۱۹۸۱ء		
(۹۳) الاشرف	کراچی	شمارہ اپریل سنہ ۱۹۸۱ء
(۹۴) العارف	لاہور	شمارہ شعبان سنہ ۱۴۰۱ھ
(۹۵) فیض الاسلام	راولپنڈی	شمارہ ستمبر سنہ ۱۹۸۱ء
(۹۶) کتاب	لاہور	شمارہ مئی سنہ ۱۹۸۱ء
(۹۷) استقامت	کانپور	شمارہ مئی جون سنہ ۱۹۸۱ء
(۹۸) استقامت	کانپور	شمارہ جولائی سنہ ۱۹۸۱ء
سنہ ۱۹۸۲ء		
(۹۹) سوئے منزل	راولپنڈی	شمارہ مئی سنہ ۱۹۸۱ء
(۱۰۰) الاشرف	کراچی	شمارہ اگست سنہ ۱۹۸۲ء
(۱۰۱) الاشرف	کراچی	شمارہ ستمبر سنہ ۱۹۸۲ء
(۱۰۲) الجامعہ	محمدی شریف	شمارہ سنہ ۱۹۸۲ء
(۱۰۳) ترجمان اہل سنّت	کراچی	نومبر و دسمبر سنہ ۱۹۸۲ء
(۱۰۴) رضائے مصطفےٰ	گوجرانوالہ	نومبر سنہ ۱۹۸۲ء
(۱۰۵) اشرفیہ	مبارک پور	نومبر سنہ ۱۹۸۲ء
(۱۰۶) استقامت	کانپور	نومبر و دسمبر سنہ ۱۹۸۲ء
سنہ ۱۹۸۳ء		
(۱۰۷) استقامت	کانپور	جنوری سنہ ۱۹۸۳ء
(۱۰۸) فیض الرسول	براؤں شریف	جنوری سنہ ۱۹۸۳ء
(۱۰۹) تاجدارِ کائنات	رام پور	جنوری سنہ ۱۹۸۳ء
(۱۱۰) اشرفیہ	مبارک پور	جنوری سنہ ۱۹۸۳ء
(۱۱۱) سنّی دُنیا	بریلی	فروری سنہ ۱۹۸۳ء

جریدہ	مقام اشاعت	شمارہ
۱۹۸۳ء		
(۱۱۲) استقامت	کانپور	فروری ۱۹۸۳ء
(۱۱۳) الاشرف	کراچی	جولائی ۱۹۸۳ء
(۱۱۴) فیض	شیرگڑھ	ستمبر ۱۹۸۳ء
(۱۱۵) الاشرف	کراچی	اکتوبر ۱۹۸۳ء
(۱۱۶) فیض	شیرگڑھ	دسمبر ۱۹۸۳ء
(۱۱۷) اسلامک آرڈر (انگریزی)	ڈربن (جنوبی افریقہ)	اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۳ء
۱۹۸۴ء		
(۱۱۸) سنّی دنیا	بریلی	اپریل و مئی ۱۹۸۴ء
(۱۱۹) تعارفی لٹریچر کنزالایمان کیسٹ	کراچی	۱۹۸۴ء
(۱۲۰) الدراسات الاسلامیہ	اسلام آباد	مارچ واپریل ۱۹۸۴ء
۱۹۸۵ء		
(۱۲۱) فیضان المشائخ	چکوال	سالنامہ ۱۹۸۵ء
(۱۲۲) فیض	شیرگڑھ	اپریل ۱۹۸۵ء
(۱۲۳) الدعوۃ	کراچی	اپریل تا مئی ۱۹۸۵ء
(۱۲۴) سیّارہ ڈائجسٹ	لاہور	جنوری ۱۹۷۰ء
(۱۲۵) فیضان	لاہور	جون ۱۹۷۹ء
(۱۲۶) الاشرف	(کراچی)	اگست ۱۹۸۵ء

(ج) اخبارات

اخبار	مقام اشاعت	شمارہ
۱۹۵۳ء الہام	بہاولپور	۷ اکتوبر ۱۹۵۳ء
۱۹۵۷ء		
سندھ یونیورسٹی گزٹ	حیدرآباد (سندھ)	۱۳ جولائی ۱۹۵۷ء
۱۹۵۸ء		
سندھ یونیورسٹی گزٹ	حیدرآباد (سندھ)	۱۹۵۸ء
جنگ	کراچی	۱۳ جولائی ۱۹۵۸ء
ڈان	کراچی	۱۲ جولائی ۱۹۵۸ء
۱۹۶۴ء انجام	کراچی	۲۲ جون ۱۹۶۴ء
جدید	لکھنؤ	۲۵ دسمبر ۱۹۶۴ء
۱۹۷۱ء		
جسارت	کراچی	۲۲ مئی ۱۹۷۱ء
نوائے وقت	لاہور	۲۲ مئی ۱۹۷۱ء
المدینہ	کراچی	۱۰ جون ۱۹۷۱ء
	(شمارے ۱، ۲، ۵، ۶، ۷)	
کوہستان	لاہور	۱۵ جولائی ۱۹۷۱ء
حریت	کراچی	۹ اگست ۱۹۷۱ء
نظریۂ پاکستان	لائل پور	۲۷ اگست ۱۹۷۱ء
الہام	بہاول پور	۷ نومبر ۱۹۷۱ء
پاک جمہوریت	لاہور	۱۹۷۱ء
۱۹۷۲ء نوائے ملت	مردان	جنوری ۱۹۷۲ء

اخبار	مقام اشاعت	شمارہ
۱۹۷۲ء		
مشرق	(پشاور/لاہور)	۳۰ر جنوری ۱۹۷۲ء
تعمیرِ وطن	لاہور	۹ر فروری ۱۹۷۲ء
۱۹۷۳ء		
الہام	بہاول پور	۳۰ر اکتوبر ۱۹۷۳ء
خبرنامہ اسلامک انٹرنیشنل	کراچی	۲ر نومبر ۱۹۷۳ء
۱۹۷۴ء		
تاجر	کراچی	۲۲ر جنوری ۱۹۷۴ء
نوائے ملت	مردان	۱۷ر فروری ۱۹۷۴ء
نوائے وقت	لاہور	۱۴ر مارچ ۱۹۷۴ء
امروز	لاہور	۱۰ر نومبر ۱۹۷۴ء
۱۹۷۵ء		
مشرق	کراچی	۱۱ر مارچ ۱۹۷۵ء
نوائے وقت	لاہور	۱۴ر مارچ ۱۹۷۵ء
الہام	بہاول پور	۱۴ر مارچ ۱۹۷۵ء
الہام	بہاول پور	۱۲ر اپریل ۱۹۷۵ء
الہام	بہاول پور	۲۹ر اپریل ۱۹۷۵ء
الہام	بہاول پور	۵ر مئی ۱۹۷۵ء
الہام	بہاول پور	جون ۱۹۷۵ء
الہام	بہاول پور	یکم جون ۱۹۷۵ء
الہام	بہاول پور	۲۱ر جون ۱۹۷۵ء
الہام	بہاول پور	۱۴ر اگست ۱۹۷۵ء

اخبار	مقام اشاعت	شمارہ
المجاہد	کانپور	یکم اگست ۱۹۷۵ء
۱۹۷۶ء		
نوائے وقت	لاہور	۲۷ر اکتوبر ۱۹۷۶ء
نوائے وقت	لاہور	۶ر فروری ۱۹۷۶ء
الہام	بہاول پور	۱۴ر مئی ۱۹۷۶ء
الہام	بہاول پور	۷ر جولائی ۱۹۷۶ء
الہام	بہاول پور	۷ر جولائی ۱۹۷۶ء
الہام	بہاول پور	۷ر اگست ۱۹۷۶ء
الہام	بہاول پور	۱۷ر اگست ۱۹۷۶ء
نوائے وقت	لاہور	۲۷ر اکتوبر ۱۹۷۶ء
۱۹۷۷ء		
الہام	بہاول پور	۷ر جنوری ۱۹۷۶ء
جنگ	کراچی	۱۲ر فروری ۱۹۷۶ء
جنگ	کراچی	۱۹ر فروری ۱۹۷۶ء
صداقت	کراچی	۲۰ر اگست ۱۹۷۶ء
۱۹۷۸ء		
جنگ	کراچی	۱۱ر فروری ۱۹۷۸ء
افق	کراچی	۵ تا ۱۱ر فروری ۱۹۷۸ء
افق	کراچی	۱۸ر تا ۲۳ر جولائی ۱۹۷۸ء
افق	کراچی	۲۲ر تا ۳۰ر جولائی ۱۹۷۸ء
جنگ	کراچی	۲۰ر اگست ۱۹۷۸ء
افق	کراچی	۲۹ر اگست تا ۹ر ستمبر

اخبار	مقام اشاعت	شمارہ
نوائے وقت	لاہور	شمارہ ۱۵ نومبر ۱۹۷۸ء
الہام	بہاول پور	۷ دسمبر ۱۹۷۸ء
۱۹۷۹ء		
افق	کراچی	۲۲ تا ۲۸ جنوری ۱۹۷۹ء
۱۹۸۰ء		
افق	کراچی	۲۲ جنوری ۱۹۸۰ء
افق	کراچی	۲۹ جنوری ۱۹۸۰ء
افق	کراچی	۱۳ فروری ۱۹۸۰ء
افق	کراچی	۱۳ مارچ ۱۹۸۰ء
ڈان	کراچی	۱۲ جولائی ۱۹۸۰ء
جنگ	کراچی	۱۴ نومبر ۱۹۸۰ء
جنگ	کراچی	۲۷ مارچ ۱۹۸۰ء
افق	کراچی	۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء
اعلان	کراچی	۳ مئی ۱۹۸۰ء
۱۹۸۲ء		
جنگ	کراچی	۵ مئی ۱۹۸۲ء
امروز	لاہور	۱۲ مارچ ۱۹۸۲ء
نوائے وقت	لاہور	۱۴ مارچ ۱۹۸۲ء
جنگ	کراچی	۱۹ مارچ ۱۹۸۲ء
امروز	لاہور	۹ اپریل ۱۹۸۲ء
جنگ	کراچی	۱۶ اپریل ۱۹۸۲ء
آوازِ سندھ	دادو	۶ مئی ۱۹۸۲ء

اخبار	مقام اشاعت	شمارہ
جنگ	کراچی	۶ر جون ۱۹۸۲ء
نوائے وقت	لاہور	۱۰ر جون ۱۹۸۲ء
جنگ	کراچی	۱۹۸۲ء
الہام	بہاول پور	۷ر نومبر ۱۹۸۲ء
انقلاب	بمبئی	۱۵ر نومبر ۱۹۸۲ء
آزاد ہند	کلکتہ	۱۶ر نومبر ۱۹۸۲ء
بلٹز	بمبئی	۲۰ر نومبر ۱۹۸۲ء
قومی آواز	دہلی	۱۹۸۲ء
نوائے وقت	لاہور	نومبر ۱۹۸۲ء
صبح نور	سیالکوٹ	۹ر دسمبر ۱۹۸۲ء
جنگ	کراچی	۱۰ر دسمبر ۱۹۸۲ء
المنبر	فیصل آباد	۱۱ر دسمبر ۱۹۸۲ء
جنگ	کراچی	۲۴ر دسمبر ۱۹۸۲ء
۱۹۸۳ء		
الہام	بہاول پور	۱۴ر جنوری ۱۹۸۳ء
ڈان	کراچی	اپریل ۱۹۸۳ء
جنگ	کراچی	۱۲ر جون ۱۹۸۳ء
جنگ	لاہور	۲۴ر جون ۱۹۸۳ء
مشرق	لاہور	۲۴ر جون ۱۹۸۳ء
مشرق	کراچی	۲۵ر جون ۱۹۸۳ء
مشرق	کوئٹہ	۲۵ر جون ۱۹۸۳ء
جنگ	کراچی	۲۵ر جون ۱۹۸۳ء

اخبار	مقام اشاعت	شمارہ
مشرق	پشاور	۲۶ر جون ۱۹۸۳ء
نوائے وقت	ملتان	۲۶ر جون ۱۹۸۳ء
نوائے وقت	کراچی	۲۶ر جون ۱۹۸۳ء
نوائے وقت	راولپنڈی	۲۶ر جون ۱۹۸۳ء
پاکستان ٹائمز	لاہور	۲۶ر جون ۱۹۸۳ء
نوائے وقت	لاہور	۲۷ر جون ۱۹۸۳ء
پاکستان ٹائمز	لاہور	۵ر جولائی ۱۹۸۳ء
جنگ	کراچی	۵ر اگست ۱۹۸۳ء
جنگ	کراچی	۳۰ر ستمبر ۱۹۸۳ء
امروز	لاہور	۳۰ر ستمبر ۱۹۸۳ء
مشرق	لاہور	۳۰ر ستمبر ۱۹۸۳ء
پاکستان ٹائمز	لاہور	۳۰ر ستمبر ۱۹۸۳ء
نوائے وقت	لاہور	یکم اکتوبر ۱۹۸۳ء
جنگ	کراچی	۱۶ر اکتوبر ۱۹۸۳ء
مشرق	لاہور	۲۶ر نومبر ۱۹۸۳ء
۱۹۸۴ء		
استقلال پاکستان	لاہور	۱۵ر جنوری ۱۹۸۴ء
جنگ	کراچی	۱۷ر جنوری ۱۹۸۴ء
الہام	بہاولپور	۱۴ر اپریل ۱۹۸۴ء
الہام	بہاول پور	۱۴ر اگست ۱۹۸۴ء
الہام	بہاول پور	۷ر ستمبر ۱۹۸۴ء
نوری مجاہد	کلکتہ	۱۱ر ربیع الثانی ۱۴۰۵ء

متفرقات!

✿ ۱۹۵۸ء اور ۱۹۶۶ء کے درمیان ایس، اے، ایل گورنمنٹ کالج میرپور خاص (تھرپارکر، سندھ) کے سالنامہ "لطیف" کے اردو سیکشن کے انچارج رہے اور علمی و تحقیقی مضامین شائع کئے؛

✿ اسی زمانے میں آویزاں مجلہ "فانوس" کے بانی اور نگراں رہے اور بڑی کامیابی کے ساتھ یہ مجلہ رواں دواں رہا؛

✿ ۱۹۶۸ء میں گورنمنٹ ڈگری کالج، کوئٹہ (بلوچستان) کے سالنامہ "چلتن" کے اردو سیکشن میں مفید اور علمی مضامین شامل کئے؛

✿ ۱۹۷۳ء میں گورنمنٹ کالج ٹنڈو محمد خاں (سندھ) سے ایک علمی مجلہ "الکریم" کے نام سے جاری کرایا اور اس میں علمی مقالات و مضامین شامل کرائے؛

✿ ۱۹۸۱ء میں کل پاکستان پندرھویں صدی ہجری کانفرنس منعقدہ مکلی (ٹھٹھہ۔ سندھ) میں شرکت کی؛

✿ ۱۹۸۱ء میں کل پاکستان تعلیمی کانفرنس منعقدہ کراچی (پاکستان) میں شرکت کی؛

✿ ۱۹۸۲ء میں کل پاکستان، بنگلہ دیش اور بھارت مقابلہ مضمون نویسی (برائے امام احمد رضا ایوارڈ) کا واحد جج مقرر کیا گیا؛

✿ ۱۹۸۳ء میں کل پاکستان مقابلہ مضمون نویسی (برائے مجدد الف ثانی ایوارڈ) کا واحد جج مقرر کیا گیا؛

✿ ۱۹۸۳ء میں کل پاکستان، بنگلہ دیش اور بھارت مقابلہ مضمون نویسی (برائے امام احمد رضا ایوارڈ) کا واحد جج مقرر کیا گیا؛

✿ ۱۹۸۳ء میں وزارت امور مذہبی، حکومت پاکستان کی طرف سے اسلام آباد میں منعقدہ سیرت کانفرنس (۱۸،۱۹ دسمبر ۱۹۸۳ء) میں شرکت کی اور

مندرجہ ذیل عنوان پر مقالہ پڑھا؛
"حضور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت دھندۂ نظام معیشت"

* فروری ۱۹۸۳ء وزارت امور مذہبی، حکومت پاکستان کی فرمائش پر ائمہ مساجد کے لئے ایک خطبہ جمعہ (اردو) میں مرتب کرکے بھیجا؛
* ۱۹۸۳ء میں وزارت امور مذہبی نے سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر انگریزی کتابوں کے انعامی مقابلے کا جج مقرر کیا؛
* ۱۹۸۳ء میں مدینہ قرآن کمیٹی لاہور کی فرمائش پر عجائب القرآن پر پیش لفظ کا آغاز کیا۔ اس قرآن کا پہلا پارہ ۴۰۰ عربی رسم الخطوں میں لکھا گیا ہے بقیہ ۲۹ پارے ۱۰ رسم الخطوں میں لکھے جا رہے ہیں۔ پہلے پارے کا وزن تقریباً ایک من ۱۵ سیر ہے جب کہ پورے قرآن کا وزن ایک ٹن سے زیادہ ہوگا۔ قرآن کی تاریخ میں یہ قرآن اپنی نظیر آپ ہے۔
* ۱۹۸۳ء میں آل انڈیا ریڈیو کی بیرونی عربی نشریات میں ڈاکٹر محمد رضوان اللہ (ڈین صدر شعبۂ دینیات، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) نے مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی کے حالات اور علمی خدمات پر عربی میں مقالہ پڑھا۔ جس میں ڈاکٹر مسعود احمد کی خدمات کو خوب سراہا ہے؛
* ایشیا، امریکہ، افریقہ، یورپ وغیرہ کے متعدد فضلاء نے اپنے مضامین اور کتابوں میں ڈاکٹر مسعود احمد کی کتابوں اور مقالات کے حوالے دیئے ہیں؛
* ۱۹۸۳ء میں گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ (سندھ) سے ایک سالنامہ "الہاشم" کے نام سے جاری کرایا اور اس میں علمی اور ادبی مقالات شامل کئے؛

آل پاکستان مقابلہ مقالہ نگاری برائے مجدد الف ثانی ایوارڈ ۱۹۸۴ء کے لئے جج مقرر کیا گیا؛

* وزارت تعلیم حکومت سندھ نے گورنمنٹ گرلز کالج ٹھٹھہ کے قیام کے لئے

۱۹۸۴ء میں رابطہ ممبر نامزد کیا۔
* سندھ یونیورسٹی، جام شورو کی طرف سے شعبۂ اردو کے لئے برائے سال ۱۹۸۴ء لغایت ۱۹۸۷ء بورڈ آف اسٹڈیز کا ممبر نامزد کیا گیا۔
* مرکزی وزارت تعلیم حکومت پاکستان ۱۹۸۴ء میں نیشنل کمیٹی (برائے اصلاح نصاب اردو) کا ممبر نامزد کیا اور اس کے سہ روزہ اجلاس منعقدہ ۱۹ - ۲۲ مئی ۱۹۸۴ء بمقام جام شورو (سندھ) میں شرکت کی۔
* حکومت پاکستان کے کیبنٹ سکریٹریٹ، کیبنٹ ڈویژن نے ۲۸ نومبر ۱۹۸۴ء کو اردو کو بحیثیت ذریعہ تعلیم اختیار کرنے سے متعلق کمیٹی کا صوبہ سندھ سے ممبر منتخب کیا۔
* علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی (اسلام آباد) کی دعوت پر سیرت طیبہ پر نصابی کتاب (برائے بی۔اے) کے لئے ۱۹۸۵ء میں ایک یونٹ قلم بند کیا۔

چین کے لئے مسلم فضلاء کے پاکستانی وفد میں شمولیت کے لئے وزارت تعلیم حکومت سندھ نے جولائی ۱۹۸۵ء میں ڈاکٹر مسعود احمد کا نام تجویز کیا۔
دنیا کی مختلف یونیورسٹیوں کے ریسرچ اسکالروں نے اپنے علمی منصوبوں کی تکمیل کے لئے ڈاکٹر محمد مسعود احمد سے مشورے لئے ہیں اور برابر لے رہے ہیں۔ مثلاً

۱۔ برکلے یونیورسٹی، امریکہ
۲۔ کولمبیا یونیورسٹی، امریکہ
۳۔ لیڈن یونیورسٹی، ہالینڈ
۴۔ نیوکاسل یونیورسٹی، انگلینڈ
۵۔ ویسٹ ویلز یونیورسٹی، افریقہ
۶۔ جبل پور یونیورسٹی، بھارت
۷۔ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ (بھارت)

۸۔ پٹنہ یونیورسٹی، بھارت
۹۔ کراچی یونیورسٹی، پاکستان
۱۰۔ سندھ یونیورسٹی، پاکستان
۱۱۔ پنجاب یونیورسٹی، پاکستان
۱۲۔ استانبول ریسرچ سنٹر، ترکی

مندرجہ ذیل اداروں اور کتب حوالہ میں ڈاکٹر صاحب کا علمی ریکارڈ محفوظ ہے

(۱) لائبریری آف کانگریس ـــــ واشنگٹن!
(۲) نیشنل کمیشن آف ہسٹاریکل اینڈ کلچرل ریسرچ، گورنمنٹ آف پاکستان، اسلام آباد یونیورسٹی، اسلام آباد
(رائٹرس رجسٹر)
(۳) نیشنل بک کونسل آف پاکستان ـــــ لاہور
(۴) ورلڈ ڈائریکٹری آف مسلم اسکالرز، اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد
(۵) اکادمی ادبیات پاکستان۔ اسلام آباد
(۶) دائرۃ المعارف، حیدرآباد، دکن!

تاثرات!

(از علامہ عبدالمجید مصباحی، بمبئی ــــ (بھارت)

ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد صاحب ایک ایسی عدیم النظیر، گراں قدر شخصیت کا نام ہے جو مجمع الصفات ہے ــــ جہاں وہ ڈاکٹر اور پروفیسر ہیں، وہیں باوقار عالم و فاضل بھی ــــ اگر ایک طرف علوم اسلامیہ اور فنونِ ادبیہ پر یدطولیٰ رکھتے ہیں تو دوسری طرف علوم جدیدہ کے اندر طرۂ امتیاز بھی ــــ تحقیق و تبحیث کے میدان میں منفرد و بے مثال ــــ کردار و عمل میں اسلاف کرام کا نمونہ؛

آپ کی شخصیت ایک ایسی واضح اور کھلی ہوئی کتاب ہے جس سے علم و ادب کے رازہائے سربستہ حل ہوتے چلے جاتے ہیں ــــ مسائل کی ــــ موشگافیاں ہوتی ہیں ــــ رموز و نکات اس طرح کھلتے ہیں جیسے عقل خود انھیں ناخن تدبیر سے سلجھا رہی ہو ــــ علم و عمل اور حکمت و دانائی کا درس ملتا ہے ــــ جب وہ قلم اٹھاتے ہیں تو علم و ادب کے دامن پر الفاظ و معانی کی ایسی گلکاریاں ہوتی ہیں جو آنکھ کے لئے وجہ بصیرت، دماغ کے لئے افزائش علم، ذہن کے لئے مشعلِ راہ ــــ بلاشبہ ڈاکٹر صاحب کی عظیم شخصیت ایک ایسا مینارۂ نور ہے جس سے منزل کی طرف رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے؛

(مقدمۂ موج خیال، مطبوعہ بمبئی ۱۹۸۴ء، ص ۳)

جہانِ مسعود

(ضمیمہ)

۱۹۸۵ء میں "جہانِ مسعود" کی کتابت کے بعد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی مزید تصانیف، مقالات و مضامین، مختلف کتب و رسائل میں ڈاکٹر صاحب کے حوالے، علماء، دانشوروں اور پروفیسروں کے جو تاثرات سامنے آئے وہ اس ضمیمے میں شامل کیے جا رہے ہیں۔

مظہری

تصنیفات

تعارفِ رضویات ــــ کراچی ــــ ۱۹۸۶ء

مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے حالات و افکار پر مختلف مصنفین کی ۲۰ کتابوں پر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے جو پیش لفظ، مقدمے، ابتدائیے، افتتاحیے وغیرہ لکھے ان کو جناب ریاست علی قادری ڈائریکٹر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (کراچی) نے "تعارف رضویات" کے نام سے مرتب کیا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ یہ کتاب ۱۹۸۷ء تک ادارۂ مذکور کی طرف سے شائع ہو گی۔

رہبر و رہنما ــــ کراچی ــــ ۱۹۸۶ء

مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے حالات و افکار پر ایک جامع و مختصر مقالہ جو خصوصی طور پر جامعات و کلیات کے طلبہ کے لئے لکھا گیا ہے اور اس میں مولانا بریلوی کی ۳۲ نادر تصانیف کے عکس بھی شامل کئے گئے ہیں۔ یہ مقالہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نہایت اہتمام سے شائع کر رہا ہے۔

جس کا انتظار تھا ــــ کراچی ــــ ۱۹۸۶ء

یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہو گی۔ پہلے حصّہ پر مختلف ادیان کی مذہبی کتابوں میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو پیش گوئیاں ہیں اور جن کا اشارہ قرآن کریم میں بھی موجود ہے ان کو جمع کیا جائے گا اور اصل عبارتوں کے عکس بھی شامل کئے جائیں گے۔ دوسرے حصّے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کے متعلق تفصیلات ہوں گی اور مکہ معظمہ، مدینہ منورہ کے ان مقامات مقدسہ کے نادر عکس بھی شامل ہوں گے جو آپ سے نسبت رکھتے ہیں۔ تیسرے حصّے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص خاص تعلیمات کا ذکر ہو گا۔ یہ کتاب زیر ترتیب ہے۔ سرہند پبلی کیشنز، کراچی شائع کرے گی۔ انشاء اللہ!

مقالات و مضامین

عنوان مقالہ	نام جریدہ یا اخبار	مقام اشاعت	سنہ اشاعت
۱۔ حیات امام احمد رضا	قومی آواز	دہلی	۱۹۸۳ء
۲۔ ماہ و سال	مشمولہ، احمد رضا اور انکے مخالفین مولفہ مولانا بدرالدین قادری	لاہور	۱۹۸۵ء
۳۔ امام احمد رضا اہل علم و کی نظر میں	معارف رضا	کراچی	۱۹۸۵ء
۴۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت دین حق کی شرط اول ہے	استقامت (احمد عربی نمبر)	کانپور	مئی ۱۹۸۵ء
۵۔ کنز الایمان پر پابندی کیوں؟	ترجمان اہل سنت (بنگلہ)	چاٹگام	اکتوبر ۱۹۸۵ء
۶۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور نظام معیشت	اسریٰ	حیدر آباد (سندھ)	اکتوبر ۱۹۸۵ء
۷۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی	تحقیقی مقالہ برائے پاکستان ہجرہ کونسل	اسلام آباد	۱۹۸۶ء
۸۔ سلطان العلماء حضرت سید مہر علی شاہ گولڑوی	تبیان،	کراچی	اکتوبر ۱۹۸۶ء
	ضیائے حرم	لاہور	جنوری ۱۹۸۷ء
۹۔ مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی	تحقیقی مقالہ برائے "بیس بڑے مسلمان" مرتبہ محمد صادق قصوری	لاہور	
۱۰۔ علامہ احمد سعید کاظمی تاثرات و مشاہدات	ضیائے حرم	لاہور	نومبر ۱۹۸۶ء
۱۱۔ دعائے خلیل	تحقیقی مقالہ برائے بین الاقوامی سیرت کانفرنس	اسلام آباد	نومبر ۱۹۸۶ء

اخبارات

۱۔ جنگ	کراچی	۸ر نومبر ۱۹۸۵ء
۲۔ الہام	بہاول پور	۱۴ر اپریل ۱۹۸۶ء
۳۔ جنگ	کراچی	۲۷ر ستمبر ۱۹۸۶ء

تأثرات

مولانا عبدالمجید خاں الرضوی المصباحی، رکن المجمع العلمی، بمبئی

(۱) (بھارت)

ماہر رضویات ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد صاحب دہلوی مدظلہٗ ایک ایسی عدیم النظیر گراں قدر شخصیت کا نام ہے جو مجمع الصفات ہے، جہاں ڈاکٹر اور پروفیسر ہیں وہیں باوقار عالم و فاضل بھی، اگر ایک طرف علوم اسلامیہ اور فنون ادبیہ میں یدطولیٰ رکھتے ہیں تو دوسری طرف علوم جدیدہ کے اندر طرۂ امتیاز بھی ـــــ تحقیق تبحیث کے میدان میں منفرد و بے مثال، کردار و عمل میں اسلاف کرام کا نمونہ اور شبستان رضا کے لعل شب زندہ چراغ ہیں!

آپ کی شخصیت ایک ایسی واضح اور کھلی ہوئی کتاب ہے جس سے علم و ادب کے رازہائے بستہ حل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ مسائل کی موشگافیاں ہوتی ہیں، رموز و نکات اس طرح کھلتے ہیں جیسے عقل خود انھیں ناخن تدبیر سے سلجھا رہی ہو علم و عمل اور حکمت و دانائی کا درس ملتا ہے ـــ جب وہ قلم اٹھاتے ہیں تو علم و ادب کے دامن پر الفاظ و معانی کی ایسی گلکاریاں ہوتی ہیں جو آنکھ کے لئے وجہ بصیرت، دماغ کے لئے افزائش علم، ذہن کے لئے مشعل راہ ـــ بلاشبہ ڈاکٹر صاحب کی عظیم شخصیت ایک ایسا مینارۂ نور ہے جس سے منزل کی طرف رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

(پیش لفظ موج خیال مطبوعہ بمبئی ۱۹۸۴ء ص۳)

(۲)

ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں اپنے والد ماجد سے بیعت ھیں اور حضرت مولانا مفتی محمد محمود الوری دامت برکاتہم القدسیہ سے اجازت و خلافت حاصل کی۔ ڈاکٹر صاحب نہایت خوش طبع اور ظریف انسان ہیں، زندگی اور حرارت ان کی مجلس کا طرۂ امتیاز ہے۔ اخلاق و اخلاص، علم و حلم، خدمت انسانیت، پاکیزگی کردار، بصیرت دینی، اصابت فکری، مستقبل شناسی، دور اندیشی، بالغ نظری، سرفرازی و ارجمندی، اعلیٰ ظرفی و بلند خیالی، حق گوئی و بے باکی اور حق آگاہی، وجاہت علمی، شرافت نسبی، جذبۂ تعمیر و ترقی، صفت درویشی، علم نوازی، روشن دماغ اور حساس قلب کے مالک ہیں۔ الحمد اللہ دنیائے سنیت کے مطلع پر آفتاب و ماہتاب بنکر چمک رہے ہیں اور پوری فضا کو علم و ادب، شریعت و روحانیت سے معمور کر رہے ہیں۔ (ایضاً، ص ۵)

(۳)

ڈاکٹر صاحب نے زمانۂ طالب علمی (۱۹۵۷ء) ہی سے مضمون نگاری کا سلسلہ شروع کر دیا تھا، ہندو پاک کے رسائل و جرائد و اخبارات میں مضامین لکھتے رہے اور اس وقت بھی مقبولیت کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا۔ سندھ یونیورسٹی کے مضمون نگاری کے مقابلے میں حصہ لیا اور پہلا انعام حاصل کیا۔ مختلف کتابوں کے ترجمے کئے اور ان پر مبسوط مقدمے بھی لکھے ــــ آپ کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین، مقدمے اور تبصرے دو سو سے متجاوز ہیں۔ ادب، تاریخ سیرت و سوانح اور اسلامیات کے موضوعات پر آپ کی علمی و فنی کاوشیں ہیں۔ انداز نگارش اتنا دلکش مؤثر، سائنٹیفک اور پر کشش ہوتا ہے جس میں حسن و جمال، پاکیزگی و درخشانی، انداز اسلوب میں سلیم الفطرۃ طبع مومنانہ کی عاشقانہ جولانی ایک ایک جملے اور ایک ایک حرف میں جھلمل کرتی نظر آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی علمی و فنی نگارش کا غلغلہ کراچی و لاہور اور دہلی و لکھنؤ سے گزر کر دیار فرنگ و ارض حجاز تک پہنچ گیا ہے۔ (ایضاً، ص ۵-۶)

پروفیسر ڈاکٹر ابو العلیٰ خلیل الرحمٰن مہر، حیدر آباد (سندھ)

آپ کے کردار کی عظمت کی لوگ قسم کھا سکتے ہیں، آپ جیسے با اصول انسان اس زمانے میں بہت ہی کم ہونگے ـــــ مجھے وہ واقعہ یاد ہے جب ٹھٹھ کے ایک ڈپٹی کمشنر نے یوم اقبال کے موقع پر دعوت دی تو اس کھانے کو آپ نے اس احتمال سے نہ کھایا کہ کسی غریب پر ظلم کر کے روپیہ پیسہ حاصل کیا گیا ہو ـــ مجھے آپ کے کردار کی وہ عظمت بھی یاد ہے جب جناب حبیب اللہ نیازی (ایس، پی ٹھٹھ) آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے کہا کہ وہ آپ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے ہیں کوئی حکم ہو تو آپ انھیں دیں وہ آپ کے پیر چھونے اور دعا حاصل کرنے آئے تھے لیکن آپ نے انھیں کوئی حکم نہیں دیا ـــــ آپ کے کردار کی عظمت کا کوئی ایک واقعہ ہو تو میں تحریر کروں ـــــ آپ کی ذات گرامی تو سرتا پا کردار ہی کردار ہے ـــــ!

زیر دستوں پر آپ کی مہربانیاں بھی بہت ہیں اور یہ مہربانیاں بڑے اچھے واقعات پر مشتمل ہیں لیکن خط کی طوالت کے خوف سے ان کو یہاں بیان نہیں کر رہا ہوں ـــ آپ پر پوری کتاب لکھی جا سکتی ہے اگر اللہ نے مجھے توفیق دی تو اپنے کسی مضمون میں ان کا ضرور ذکر کروں گا ـــــــ

ڈاکٹر مسعود حسین عالی وقار   اولیاء اللہ میں ان کا شعار
مرد مومن، پیر راسخ آپ ہیں   وقت کے شیخ المشائخ آپ ہیں

(مکتوب پروفیسر ڈاکٹر خلیل الرحمٰن مہر، حیدر آباد سندھ)
محررہ ۳۱ مئی ۱۹۸۵ء

امیر البیان میر حسان الحیدری، صدر المجمع العلمی العربی، پاکستان

آپ اہل سنت کے ایک مایۂ ناز اہل قلم اور نابغۂ روزگار صاحب علم ہیں، آپ کی ایک دو تخلیقات نظر سے گزری ہیں جو آپ کی عظمت و فضیلت کے لئے شاہد

عادل ہیں۔

(مکتوب امیر البیان بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد)
مورخہ ۸ / اکتوبر ۱۹۸۵ء

سیّد محمد طاہر الحسن، معتمد خصوصی علامہ سید سلیمان ندوی لائبریری کراچی

آپ ایک ذی استعداد محقق ہونے کے ساتھ اسلوب نگارش کا سادہ مگر پُرمغز گوہر بے بہا رکھتے ہیں۔ آپ کے علمی اور تحقیقی کاموں کو اہل علم طبقے میں بنظر استحسان دیکھا جاتا ہے ۔۔۔ آپ کا دامن تحریر قوی دلائل سے مرصع ہوتا ہے، سادہ و دل نشیں اسلوب نگارش آپ کی تحریر کا خاصہ ہے اور کیوں نہ ہو آپ اس عظیم ہستی کے نور بصر ہیں جہاں شریعت و طریقت باہم بغلگیر ہو گئے تھے ۔۔۔

(مکتوب سید محمد طاہر الحسن بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد ۱۴/ اکتوبر ۱۹۸۵ء)

پروفیسر سید عبد القادر۔ حیدرآباد دکن

میں بلا خوف لومۃ لائم آں محترم شب زندہ دار کو "حاضر القلم"، "مستحضر المضمون" کا لقب دیتا ہوں ویسے آپ الولد سرّ لابیہ ہیں ۔۔۔ آپ کا علمی مرتبہ ارفع و اعلیٰ اور فقید المثال ہے ۔۔۔ زور قلم بے پناہ دلچسپیوں کا حامل ہے۔ مولانا کے قلب میں سوز و گداز ہے۔ اشہب تحریر کے ایک دلنواز شہ سوار ہیں ۔ ع اللہ کرے زور قلم اور زیادہ!

آپ کی نگاہِ عمیق، نظر دل نواز، خیالات مرتفع ارفع تر، منزّہ تر، ندرت تر ۔؎ ہے آدمی بجائے خود ایک محشر خیال
ہم انجمن سمجھتے ہیں خلوت ہی کیوں نہ ہو

ڈاکٹر مسعود احمد اس گھر کے چشم و چراغ ہیں جہاں انوار، باران رحمت کی طرح نور افشاں رہے ہوں ۔۔۔ اس فرزند جلیل نے ایسے ایسے گوہر آبدار سے دامن بھر لئے ہیں کہ قرآن، مطالعۂ قرآن سے دامن انوار بھر لئے ہیں۔

دُر افشانی نے تیری ابر نیساں کر دیا ۔۔۔ دل کو روشن کر دیا، آنکھوں کو بینا کر دیا

رشد و ہدایت میں راہ یاب کردیا اور کثیر التصانیف نے ایک نئے دنیائے ادب کو زلزلہ ربا کردیا مشہور فرانسیسی فلسفی برگساں نے کہا ہے کہ:۔

"INTUTION IS A HIGHER FORM OF INTELLECT"

"عقل کی اعلیٰ ترین شکل ہے الہام" ـــــ اس روشنی میں ڈاکٹر صاحب کو دیکھیں تو مضامین عالیہ کی اُن کے قلب پر ایرادہ انوار کا بس ظہور ہی ہے۔
وبالليل هم يهجعون کے وہ خوگر ہیں ـــ!

ڈاکٹر صاحب ایسے زور آور علم، فرزندِ مظہر اللہ ہیں ـــــ اس وقت اور لادینی دور میں دیکھا گیا کہ نوجوان طبقہ پروانوں کی طرح آپ کے رسائل، کتب مضامین، خود شناسی اور خود دانی کے تحت ٹوٹ کر مطالعے میں مصروف پائے جارہے ہیں اور اپنی شناخت کو تابناک بنا رہے ہیں ـــــ زندگی سے زندگی کے دیپ جلا رہے ہیں ـــ

آپ نے علم و ادب کے رازہائے سربستہ حل کئے ہیں، مسائل کی موشگافیاں کی ہیں، آسمان و زمین کے تانے بانے ملا دیئے ہیں ـــــ زندگی گزارنے کا سلیقہ اوروں کو دیا چاہتے ہیں ـــــ دلی، کراچی، لاہور، بمبئی، رام پور، حیدرآباد دکن کے تشنگانِ علم بہرہ یاب ہو رہے ہیں ـــــ تحقیق و تدقیق، تدوین و ترتیب کاری شباب پر ہے اور پریس اشاعت و طباعت میں سرگرم اور دورِ فراموشی، سلف صالحین کے کارناموں، تصانیف، تالیف سے یوماً فیوماً مزین ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۸۵ء

(مکتوب پروفیسر سید عبدالقادر بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

(۲)

پاکیزگی کردار اور بصیرت تامہ کے حامل ہیں ؎ دل لہو ہو تو دیدہ وری آتی ہے قدرت سے شرافت حسبی اور نسبی سے بطریقۂ محمود سرفراز ہیں ـــــ علم نوازی اور روشن دماغی میں یکتائے زمانہ ہیں ـــــ ڈاکٹر صاحب نے

مختلف کتب کے تراجم کیے، مبسوط مقدمے لکھے، انداز نگارش دلچسپ اور دلنشین ہے جو منجذب روحِ قاری ہوا کرتا ہے ــــ آپ کی علمی کاوشیں طرب نواز ہیں جن کا شہرہ کراچی، لاہور، دلی اور مکہ سے گزر کر دیارِ فرنگ تک پر پرواز پاچکا ہے ع۔ چلو کہ اپنی محبت سبھی کو بانٹ آئیں

ڈاکٹر محمد مسعود صاحب کو باللیل ہم پھجون اور قلیل النوم کا طرۂ امتیاز حاصل ہے ــــ اللہ سے دعا ہے کہ ہمارے نوجوان آپ کی اتباع میں وقت کے قدر شناس بن جائیں :۔

ع ہر نفس بقیامت شمار خواہد بود

اپنی حیات کو جہت اور سمت دیں اور اپنی ادبی و عملی زندگی کو تابناک بنائیں۔

(ایضاً)

(۳)

برطانیہ میں ترقی پسند تحریک کے صدر فارغ بخاری نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں کہا ہے (انجمن ترقی پسند مصنفین کی عالمی کانفرنس۔لندن)۔

"آج کا یہ اجلاس تاریخ ادب کا ناقابلِ فراموش باب ہے، آج ادب کے نئے باب رقم کرنے کی ضرورت ہے ــــ امن اور عظمت انسان کے اقدار کو جتنا آج تخلیقی مضمون و موضوع بنانے کی ضرورت ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھی۔"

ممبر یورپین پارلیمنٹ نے کہا :۔

"آنے والا دور دنیا بھر میں ہر طرح کی غلامی سے آزادی کا دور ہوگا۔"

علی سردار جعفری نے کہا :۔

"اس تحریک نے نہ صرف ادب پر اثر ڈالا بلکہ اس نے آرٹ اور فن کی مختلف اصناف کو متاثر کیا۔"

عاشور کاظمی (سکریٹری جنرل) نے کہا :۔

"ترقی پسند ادیبوں نے زندگی اور ادب کے بارے میں تخلیقی نظریہ بنایا دی

طور پر دیا، زندگی کے درپیش مسائل کو بھی ادب کا موضوع بنایا جائے''۔

اب میں بیشمار کتب خانوں کے ریسرچ اسکالر کے درد دل کو منکشف کردوں تو یہی بات اظہار میں آ دے گی کہ اپنے ادب اور تحریر و تخلیقات میں ڈاکٹر مسعود احمد صاحب فرش سے عرش تک' عرش سے فرش تک —— تہذیب' ادب اور ترقی پسندانہ جذبۂ شناشتگی میں درجۂ علیہ پر پہنچانے کے لئے ماہی بے تاب بنے ہوئے ہیں —— آٹھوں پہر یہی جذبہ مستولی رہتا ہے —— انھوں نے 'موج خیال' میں دلنواز انداز میں نوجوانوں کو للکارا ہے اور ادب نوازی سے درس ہائے عبرت کا ایک دریا بہا دیا ہے —— پس وہ جو ادب برائے ادب کے بعد' ادب برائے حیات و مسائل حیات کا استعمال اپنی تحریرات میں پھیلا دیا ہے وہ ہر آئین لائق عمل اور قابل پذیرائی ہے —— کیا عجب ہے کہ قلب پر علمنا الاسماء کلھم کے تحت ہم پر اور قاری پر پردہ ہائے راز کا انکشاف ہو اور ہم علمنی شلی ما احسن تادیبی کے گوہر نایاب ایسے بن جائیں کہ عند الضرورت وایدناہ بروح القدس ہو سکیں اور انزل جنودا لم تروھا کا زمانہ ہم کو ثابت و مصداق بنادے! (ایضاً)

محمد رفیق، جنرل سکریٹری' مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور

مفتی اعظم دہلی' حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی (۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء) کا پاکستان کے موجودہ اہل سنت پر یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ ان کے نامور فرزند پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب مد ظلہ العالی اور قبلہ مفتی اعظم کے مرید باصفا علامہ عبد الحکیم خاں اختر شاہجہاں پوری نے اس گئے گزرے زمانے کے اندر قلمی میدان میں اہل سنت و جماعت کی لاج رکھی ہوئی ہے۔ دونوں حضرات ہر دشواری کا مردانہ وار مقابلہ کر کے مدتوں سے خدمت دین میں لگے ہوئے ہیں اور شب و روز مشین کی طرح کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں حضرات کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت سے نوازے' آمین!

(مقدمہ امام اعظم مجدد الف ثانی کی نظر میں مصنفہ مولوی عبد الحکیم اختر شاہجہاں پوری' مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء)

سیّد ریاست علی قادری، ڈائریکٹر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی

پروفیسر صاحب کی شخصیت اہلِ علم وفن کے لئے مثالی حیثیت رکھتی ہے اور ان کا قلم بہت محتاط، حقیقت سے قریب تر اور دلائل و شواہد کے انبار سے پوری طرح لیس ہے۔

(معارفِ رضا، ۱۹۸۵، کراچی، ص ۹)

محمّد ایوّب خاں صاحب، سرگودھا

ڈاکٹر صاحب موصوف دہلی کی شاہی مسجد فتحپوری کے شاہی خطیب قبلہ مولانا مفتی مظہر اللہ صاحب کے چشم و چراغ ہیں اور آپ کا نہ صرف کراچی بلکہ پاک و ہند کے دانشوروں میں بہت بلند مقام و مرتبہ ہے۔ بلکہ ڈاکٹر صاحب موصوف متعدد بیش بہا کتب کے مصنف بھی ہیں۔

(مکتوب محمد ایوب خاں صاحب بنام جناب عابد حسین صاحب چیرمین کاٹن ایکسپورٹ کارپوریشن آف پاکستان، کراچی۔ مورخہ ۱۷ر فروری ۱۹۸۶ء)

پروفیسر ضیاء الدین احمد، پرنسپل گورنمنٹ کالج، مٹھی[1] (ضلع تھرپارکر، سندھ)

مٹھی آنیوالا کوئی بھی شخص آپ سے اجنبی نہیں رہ سکتا، لگتا ہے گاہے آپ کی یاد دہانی کوئی نہ کوئی کراتا رہتا ہے۔ لوگ آپ سے بڑی محبت اور عقیدت رکھتے ہیں خاص طور پر مسلم طبقہ ــــ بہت سے ہندو بھی بڑے خلوص و احترام سے آپ کا ذکر کرتے ہیں۔ بڑی خوشی ہوتی ہے ــــ کرشن[2] جگانی تو اتنے خوش تھے یہ سن کر کہ آپ بھی افتتاح کے موقع پر تشریف لائیں گے، بس مت پوچھئے، کاش آپ بھی آئے ہوتے۔ آپ نے اپنی شرافت و محبّت کے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں بقول ایک اور ہندو دوست کے "دو مسلمان ایسا ہی دیکھا وہ مولانا مسعود صاحب تھے"۔

---

[1] مٹھی ضلع تھرپارکر، سندھ کا ایک سرحدی شہر جہاں ڈاکٹر صاحب نے کالج قائم کیا۔ [2] کرشن جگانی، برہمن ہندو مٹھی کے سابق پرنسپل۔

ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں! ـــ یہ تو پروردگار کی دین ہے ـــ جس جگہ بھی آپ کا نام آتا ہے الحمد للہ ہم بھی آپ کے حوالے سے کچھ سربلند ہوتے محسوس کرتے ہیں۔ ہماری کالج ہاسٹل کی افتتاحی تقریب آپ کی دعا سے بہت اچھی رہی۔ تمام کام بخیر و خوبی تکمیل تک پہنچا ـــ ڈائریکٹر صاحب[۱] کافی خوش ہوئے۔ ـ انھوں نے بھی اپنی تقریر کا بڑا حصہ آپ کی یاد کی نذر کیا ـــ یہاں آنے کے لئے آپ کا استخارہ کرنا، قرآن کریم کا حوالہ دینا، آپ کی ہمت و استقامت، آپ کے توکل کا بیان ـــ واقعہ یہ ہے کہ آپ نہیں ہوتے ہوئے بھی موجود تھے۔ اب بھی یہاں کے لوگوں کا یہ عالم ہے ؎

ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ برکف
بہ امید آں کہ روزے بہ شکار خواہی آمد

اِس صنم خانے میں وفا کی یہ گرم بازاری کرشمۂ الٰہی ہے اور کیا کہوں؟

(مکتوب پروفیسر ضیاء الدین احمد، پرنسپل گورنمنٹ کالج مٹھی۔ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۸۶ء بنام ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

مولانا محمد لیاقت رضا نوری، ناظم اعلیٰ دار العلوم رضویہ غریب نواز،

رضا نگر، جانسہ پورہ، اُجین (مدھیہ پردیش) بھارت:

آپ کی تمام تصانیف دل کے منتہی گوشوں سے فقیر مطالعہ کرتا ہے اور تمام تصانیف کی تعریف و توصیف ناقابلِ تحریر و بیان ہے ـــ فقیر آپ کے لئے دعا گو ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ رسول محترم کے صدقے اور اعلیٰ حضرت کے طفیل میری زندگی آپ کو وقف فرما دے اور آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ حیاتِ خضری عطا فرما دے۔ آمین ثم آمین!

مکتوب بنام پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مورخہ ۶ شعبان ۱۴۰۷ھ
از اُجین (مدھیہ پردیش) بھارت

---

[۱] پروفیسر آفتاب احمد خاں، ڈائریکٹر تعلیمات حیدرآباد ڈویژن، (مظہری)

پروفیسر غیاث الدین قریشی، نیو کاسل (انگلستان)

آپ کی علمی اور تحقیقی کاوشیں قابل داد ہیں۔ میں آپ کے کام کرنے کے ٹھوس انداز سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ ماشاء اللہ!

(مکتوب پروفیسر غیاث الدین قریشی بنام پروفیسر محمد مسعود احمد)
مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۸۶ء

شیخ عبید بن عثمان العمودی مکتبۃ القلم حیدر آباد دکن

آپ کا طرز تحریر، انداز استدلال، طریقۂ تفہیم، وسعت علمی، اور بیان بیباک کے میں اور میرے ساتھی معترف اور فریفتہ ہیں۔ ابھی تک دل ہی دل میں آپ کے بلندیٔ قلم کو سلام کیا کرتے تھے لیکن آج ہم اسی نذرانہ کو اس عریضہ کے ذریعہ وسیلہ بنا کر پیش خدمت کر رہے ہیں۔

(مکتوب بنام پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، از حیدر آباد دکن (بھارت)
مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۸۶ء)

مصنفہ کی دوسری تصانیف

۱۔ مکاشفات الاسرار ——————— ۱۹۸۰ء

سلسلۂ قادریہ کے عظیم بزرگ اور شاعر حضرت میر سید علی غمگینؔ دہلوی کی ۱۷۰۰ سے زیادہ عارفانہ اردو رباعیات کا مجموعہ (مخزونہ انڈیا آفس لائبریری لندن) جس کو آر بی مظہری نے فاضلانہ مقدمے کے ساتھ مدوّن کر کے سندھ یونیورسٹی حیدرآباد سندھ میں ۱۹۸۰ء میں پیش کیا جس پر انھوں نے ایم اے میں فرسٹ ڈویژن حاصل کیا۔

۲۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی —— حالات و ادبی خدمات ۱۹۸۳ء

یہ تحقیقی مقالہ ۱۹۸۳ء میں سندھ یونیورسٹی (حیدرآباد سندھ) میں پیش کیا گیا جس پر آر۔ بی مظہری کو ایم فل کی ڈگری دی گئی۔ اس مقالے میں انھوں نے مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے حالات اور ادبی خدمات کے علاوہ ان کی ۶۷۰ تصانیف کا تفصیلی ذکر کیا ہے

۳۔ امام احمد رضا دنیائے صحافت میں ——— ۱۹۸۳ء

مولانا احمد رضا خاں بریلوی پر بیسویں صدی عیسوی میں جو مقالات و مضامین لکھے گئے خصوصاً گزشتہ بیس برسوں میں جو قابل ذکر کام ہوا ہے آر بی مظہری نے کمالِ عرق ریزی اور جانکاہی کے ساتھ ان ۴۸۶ مقالات و مضامین کی ایک جامع فہرست کتابی صورت میں مرتب کردی جو محققین کے لئے ایک قیمتی ذخیرہ ہے۔ مرکزی مجلس رضا لاہور نے یہ کتاب شائع کردی ہے۔